حکومت مغربی پاکستان

قرطاس ابیض

۱۹۶۴—۶۵ء

جس میں مالیاتی اور ترقیاتی جائزہ شامل ہے

فہرست

سلسلہ نمبر	موضوع	صفحہ
۱	تعارف	۱
۲	بجٹ ایک نظر میں	۳
۳	**باب ۱**	۱۱
	صوبائی انضمام کے وقت سے مالیاتی معاملات	
۴	**باب ۲**	۱۶
	(۱) سرکاری قرضہ	۱۸
	(۲) قرضے اور پیشگیاں	۲۷
۵	**باب ۳**	۳۶
	حساب محاصل	۴۶
	(۱) تاریخی پس منظر	
	(۲) ترمیم شدہ اعداد برائے ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ء	
	(۳) تخمینہ جات برائے ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء	
	حساب سرمایہ	۴۷
	(۱) ترمیم شدہ اعداد برائے ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ء	
	(۲) تخمینہ جات برائے ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ء	
۶	**باب ۴**	۵۲
	ترقیاتی پروگرام	۵۴
	تعمیراتی پروگرام	۵۹

سلسلہ نمبر	موضوع	صفحہ
۷	باب ۵	۶۰
	علاقائی ترقیات	۶۲
	حصّہ ۱ ۔ صوبائی سکیمیں	۶۳
	حصّہ ۲ پنجاب	۶۴
	حصّہ ۳ کراچی	۶۵
	حصّہ ۴ بہاول پور	۶۵
	حصّہ ۵ پشاور	۶۶
	حصّہ ۶ سندھ	۶۶
	حصّہ ۷ بلوچستان	۶۶
۸	باب ۶	۷۰
	پانی اور بجلی	۷۲
۹	باب ۷	۸۸
	زراعت	۹۰
۱۰	باب ۸	۱۱۴
	تعمیر مکانات و آبادکاری	۱۱۶
۱۱	باب ۹	۱۲۰
	صنعت	۱۲۲
۱۲	باب ۱۰	۱۲۷
	تعلیم	۱۲۹
۱۳	باب ۱۱	۱۴۳
	صحتِ عامہ	۱۴۵
۱۴	باب ۱۲	۱۵۹
	حمل و نقل اور مواصلات	۱۶۱
۱۵	باب ۱۳	۱۶۷
	معاشرتی بہبود	۱۶۹
	افرادی طاقت اور روزگار	

فہرست گراف

سلسلہ نمبر	عنوان گراف
۱	خالص بقایا ۔ ذرائع اور وسائل کی پیشگیاں اور خوراک کی پیشگیاں۔ (باب ۱)
۲	ریلوے کے ذرائع اور وسائل ۔ (باب ۱)
۳	اہم مدات کے لحاظ سے محاصل سے ادائی۔ ۱۹۵۶ ۔ ۵۷ء سے ۱۹۶۳ ۔ ۶۴ء تک (باب ۳)
۴	اہم مدات کے لحاظ سے مد محاصل سے واجب الادا رقوم ۱۹۵۶ ۔ ۵۷ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء (باب ۳)
۵	محاصل کی وصولیات اور اخراجات ۔ ۱۹۵۶ ۔ ۵۷ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء (باب ۳)
۶	سالانہ ترقیاتی پروگرام ۔ ۱۹۶۰ تا ۶۱ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء (باب ۴)
۷	مجموعی ترقیاتی پروگرام۔ ۱۹۶۰ تا ۶۱ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء (باب ۴)
۸	مالی امداد کے ذرائع سے ترقیاتی اخراجات ۔ (باب ۴)
۹	سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سکٹر وار رقمی تعینات ۔ (باب ۴)
۱۰	سالانہ ترقیاتی پروگرام ۔ صوبائی اسکیمیں ۔ (باب ۵)
۱۱	سکٹر وار رقمی تعینات ۔ سابق پنجاب میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۔ (باب ۵)
۱۲	سالانہ ترقیاتی پروگرام پنجاب ریجن
۱۳	سکٹر وار رقمی تعینات ۔ لاہور ڈویژن میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۔ ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۱۴	سکٹر وار رقمی تعینات ۔ ملتان ڈویژن میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۔ ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۱۵	سکٹر وار رقمی تعینات ۔ راولپنڈی ڈویژن میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۔ ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۱۶	سکٹر وار رقمی تعینات ۔ سرگودھا ڈویژن میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۱۷	سالانہ ترقیاتی پروگرام کراچی ریجن
۱۸	سالانہ ترقیاتی پروگرام کراچی ڈویژن ۔ ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء

سلسلہ نمبر	عنوان گراف
۱۹	سالانہ ترقیاتی پروگرام بہاول پور ریجن ۔
۲۰	سالانہ ترقیاتی پروگرام سابق ریاست بہاول پور ۔ ۱۹۶۲ء ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۲۱	سالانہ ترقیاتی پروگرام پشاور ریجن
۲۲	سکٹروار رقمی تعینات ۔ سابق صوبہ سرحد میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۲۳	〃 〃 ۔ پشاور ڈویژن میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۲۴	〃 〃 ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۲۵	سالانہ ترقیاتی پروگرام علاقہ سرحد
۲۶	سکٹروار رقمی تعینات ۔ سرحدی علاقوں میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۲۷	سالانہ ترقیاتی پروگرام علاقہ سندھ ۔
۲۸	سکٹروار رقمی تعینات ۔ سابق سندھ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۲۹	〃 〃 حیدرآباد ڈویژن میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۳۰	〃 〃 خیرپور ڈویژن میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۳۱	سالانہ ترقیاتی پروگرام بلوچستان ڈویژن ۔
۳۲	سکٹروار رقمی تعینات ۔ سابق بلوچستان میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۳۳	〃 〃 کوئٹہ ڈویژن میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء

سلسلہ نمبر	عنوان گراف
۳۴	سکٹر وار رقمی تعینات ۔ قلات ڈویژن میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۔ ۱۹۶۲ ۔ ۶۳ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۳۵	سالانہ ترقیاتی پروگرام ۔ ڈویژن وار ۔ ۱۹۶۳ ۔ ۶۴ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء (باب ۵)
۳۶	پانی اور بجلی ۔ (باب ۶)
۳۷	آبپاشی پر مجموعی سرمایہ کاری ۔ ۱۹۵۶ ۔ ۵۷ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء
۳۸	زراعت ۔ زراعت کے سکٹر پر مد محاصل سے خرچ ۔ ۱۹۵۶ ۔ ۵۷ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء (باب ۷)
۳۹	تعمیر مکانات و آبادکاری ۔ ۱۹۶۱ ۔ ۶۲ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء (باب ۸)
۴۰	صنعت ۔ (باب ۹)
۴۱	تعلیم ۔ (باب ۱۰)
۴۲	تعلیم و تربیتی سکٹر پر خرچ از مد محاصل ۔ (باب ۱۰)
۴۳	ترقیاتی پروگرام کے تحت ہیلتھ سکٹر کے لیے مختص کردہ سرمایہ ۔
۴۴	ہیلتھ سکٹر پر مد محاصل سے اخراجات ۔ ۱۹۵۵ ۔ ۵۶ء تا ۱۹۶۴ ۔ ۶۵ء (باب ۱۱)
۴۵	ہیلتھ سکٹر سے متعلقہ شعبوں کی سرگرمیوں کے درمیان ترقیاتی اخراجات کی تقسیم ۔ (باب ۱۱)
۴۶	مواصلات ۔ (باب ۱۲)
۴۷	معاشرتی بہبود ، افرادی طاقت اور روزگار ۔ (باب ۱۳)

فہرست کیفیت نامہ جات

سلسلہ نمبر	عنوان
۱	بجٹ ایک نظر میں
۲	کیفیت نامہ بابت سود جو ذرائع اور وسائل کی پیشگیوں اور نیشنل بنک آف پاکستان و حبیب بنک سے لی ہوئی غذائی پیشگیوں پر ادا کیا گیا۔ (باب ۱)
۳	خاکہ ا۔ب۔ج ۔ (باب ۲)
۴	کیفیت نامہ متعلقہ آمدنی محاصل ۔ (باب ۳)
۵	محاصل سے واجب الادا اخراجات ۔ (باب ۳)
۶	حساب محاصل ۔ باب ۳)
۷	حساب سرمایہ ۔ (باب ۳)
۸	سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۴ء۔۶۵ء کا ضلع وار۔ ڈویژن وار اور ریجن وار تجزیہ۔ (باب ۵)
۹	مجمل نقشہ ۔ (باب ۵)
۱۰	مغربی پاکستان میں زیر فصل رقبہ۔ (باب ۷)
۱۱	مغربی پاکستان میں فصلوں کی پیداوار۔ (باب ۷)
۱۲	صنعتی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان ۔ ڈبلیو پی آئی ڈی سی پراجکٹس / شرکائے کار کی حالت ۔
۱۳	ڈبلیو پی آئی ڈی سی ۔ تقابلی کیفیت نامہ بابت برآمدات ۔ (باب ۹)
۱۴	تعلیمی اداروں کے سالانہ تخمینہ جات ۔ (باب ۱۰) ۱۹۵۴ء-۱۹۵۵ء تا ۱۹۶۴ء-۱۹۶۵ء
۱۵	یونیورسٹیوں کے نام ترقیاتی اخراجات ۔ (باب ۱۰)
۱۶	تعلیمی اداروں کو رسمی عطیات ۔ (باب ۱۰)

تعارف

اس قرطاسِ ابیض کا مقصد ۱۹۶۴-۶۵ء کے میزانیہ کے لیے شماریاتی پس منظر اور وضاحتی معلومات فراہم کرنا ہے - سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے قرطاسِ ابیض کے مشمولات کی داغ بیل بھی اجمالاً سال ۱۹۶۳-۶۴ء میں پیش کردہ نمونے پر ڈالی گئی ہے -

میزانیے میں خاص زور ترقیاتی پروگرام کے تعمیلی پہلو پر دیا گیا ہے - سال ۱۹۶۴-۶۵ء بہت اہم ہے کیونکہ یہ دوسرے پنج سالہ منصوبے کا آخری سال ہے - ذیل میں سیکٹر وار محکمانہ اخراجات کا خلاصہ پیش ہے :-

سیکٹر	۱۹۶۰-۶۱ء ترمیم شدہ تخمینہ جات	۱۹۶۱-۶۲ء ترمیم شدہ تخمینہ جات	۱۹۶۲-۶۳ء ترمیم شدہ تخمینہ جات	۱۹۶۳-۶۴ء ترمیم شدہ تخمینہ جات	۱۹۶۴-۶۵ء مجوزہ تخمینہ جات	تخصیص منصوبہ
زراعت	۱۱،۱۰	۱۱،۴۴	۱۵،۰۵	۱۹،۵۹	۳۱،۹۸	
پانی اور بجلی	۴۳،۷۰	۵۲،۳۶	۶۰،۱۷	۵۵،۲۸	۷۲،۷۸	
صنعت وحرفت	۰،۴۰	۱،۲۷	۸،۹۳	۶،۹۶	۱۱،۰۳	
حمل ونقل اور مواصلات	۴،۴۰	۵،۱۲	۳۳،۸۷	۲۶،۴۱	۳۶،۹۰	
تعمیر مکانات اور بحالیات	۲،۴۰	۲،۳۹	۹،۸۶	۱۳،۶۱	۱۹،۶۰	
تعلیم وتربیت	۴،۰۰	۵،۹۷	۱۰،۹۹	۱۲،۴۸	۱۵،۱۶	
صحت	۲،۰۰	۲،۲۹	۳،۲۳	۴،۲۹	۷،۲۸	
افرادی قوت اور معاشرتی	۰،۰۵	۰،۱۰	۰،۲۱	۰،۳۰	۰،۷۲	
تعمیراتی پروگرام	—	—	—	۱۰،۰۰	۱۵،۰۰	
میزان	۶۷،۰۵	۸۲،۳۱	۱۴۲،۳۱	۱۴۸،۹۲	۲۱۰،۴۵	۶۲۳،۰۰

زیر نظر قرطاس ابیض میں صوبے کی مالی حالت اور ترقیاتی پروگرام کے بارے میں مفصل معلومات کے علاوہ زرعی پیداوار کی بابت اعداد و شمار بھی شامل ہیں ۔ صوبے کی عام معاشی سرگرمیوں پر زیادہ معلومات فراہم کرنے کی غرض سے قرطاس ابیض کا دائرہ ہر سال بتدریج وسیع کیا جائے گا ۔

لاہور :۔ ۱۱ر جون ۱۹۶۴ء

(وی ۔ اے ۔ جعفری)
سی ۔ ایس ۔ پی ۔
معتمد حکومت مغربی پاکستان
محکمہ مالیات

بجٹ ایک نظر میں

(روپے ہزاروں میں)

	۱۹۶۴-۱۹۶۵	۱۹۶۳ —— ۱۹۶۴		۱۹۶۲-۱۹۶۳
	تخمینہ میزانیہ	ترمیم شدہ تخمینہ	تخمینہ میزانیہ	حسابات
میزانیہ محاصل				
وصولیات				
کسٹم	۴,۱۴,۰۰	۳,۹۱,۰۰	۴,۰۹,۰۰	۴,۱۰,۰۰
محصولات مرکزی آبکاری	۵,۱۰,۰۰	۵,۱۰,۰۰	۴,۴۰,۰۰	۴,۳۳,۷۸
کارپوریشن ٹیکس	۳,۶۱,۸۰	۲,۷۵,۸۲	۲,۶۰,۸۲	۲,۲۸,۰۰
کارپوریشن ٹیکس کے ماسوا محصول آمدنی	۱۰,۴۶,۱۸	۱۰,۱۱,۱۱	۹,۰۰,۵۸	۸,۰۰,۸۴
(بشمول وصولیات تحت مارشل لا)				
محصول فروخت	۲۳,۳۸,۹۹	۲۲,۰۱,۵۴	۱۷,۵۶,۰۲	۱۶,۷۷,۳۷
مالیہ اراضی (خالص)	۷,۸۱,۹۰	۷,۴۶,۳۸	۷,۴۴,۹۸	۱۴,۵۴,۶۸
صوبائی آبکاری	۳,۶۲,۲۳	۳,۶۵,۳۰	۳,۵۵,۷۱	۳,۵۴,۶۴
اسٹامپ	۴,۶۵,۷۶	۴,۰۰,۷۲	۳,۴۳,۵۰	۴,۵۸,۵۷
جنگلات	۳,۳۴,۶۵	۳,۰۳,۰۱	۲,۹۳,۱۱	۲,۰۳,۵۹
ایکٹ موٹر گاڑیاں کے تحت وصولیاں	۳,۹۴,۹۷	۳,۷۷,۴۳	۳,۴۰,۸۴	۳,۰۶,۴۱
دیگر محصولات و واجبات	۸,۹۶,۴۱	۷,۱۷,۵۳	۶,۶۶,۸۰	۵,۵۶,۵۲
ریلوے (خالص آمدنی)	..	..	..	..
آب پاشی (خالص آمدنی)	۱۳,۷۶,۲۴	۱۳,۸۳,۳۴	۱۴,۴۰,۰۴	۵,۱۳,۰۴
خدمت قرضہ	۱۷,۵۵,۳۷	۱۵,۹۷,۰۲	۱۵,۸۶,۰۴	۹,۴۷,۴۸
دیوانی نظم و نسق	۱,۷۳,۴۵	۲,۸۲,۱۲	۲,۹۷,۴۵	۱,۶۳,۶۷

رفاہی محکمے	۶,۹۲,۰۸	۴,۳۱,۶۴	۴,۶۰,۱۱	۴,۵۴,۶۰
تعمیراتِ دیوانی ومتفرق ترقیات عامہ	۱,۳۳,۵۰	۹۰,۸۳	۱,۰۴,۳۳	۱,۱۰,۲۲
متفرق	۲,۷۵,۲۳	۲,۷۵,۲۳	۲,۶۷,۸۲	۳,۵۲,۱۱
مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے مابین شرکتی رقوم اور متفرق تسویات	۳۲,۸۱,۸۶	۲۸,۹۲,۶۱	۱۴,۷۶,۵۳	۲۲,۲۳,۰۱
غیر معمولی مدات	۸,۲۹,۱۰	۹,۷۷,۷۶	۱۲,۵۸,۲۶	۷,۰۹,۳۹
دیگر مدات	۴۹,۲۴	۴۹,۷۱	۵۱,۳۷	۵۴,۹۲
کل وصولیات	۱,۶۴,۷۲,۹۶	۱,۵۲,۸۰,۱۱	۱,۳۴,۵۲,۳۱	۱,۲۵,۱۲,۸۵

بجٹ ایک نظر میں

(روپے ہزاروں میں)

	۱۹۶۴ - ۶۵	۱۹۶۳ - ۶۴		۱۹۶۲ - ۶۳
	تخمینہ میزانیہ	ترمیم شدہ تخمینہ	تخمینہ میزانیہ	حسابات
اخراجات				
محاصل پہ براہ راست بار	۶,۱۹,۴۹	۵,۹۵,۹۱	۶,۶۵,۶۳	۶,۸۴,۳۵
آبپاشی (بلاشمول سود)	۷۹,۹۷	۷۷,۴۴	۷۶,۹۸	۱,۱۳,۲۷
خدمات قرضہ (مع تجارتی محکموں کے صرف سرمایہ پہ سود	۲۲,۴۶,۸۴	۱۹,۴۲,۵۹	۱۹,۲۱,۸۱	۶,۷۴,۴۷
انتظام عمومی	۶,۵۲,۸۰	۶,۱۱,۸۵	۵,۹۳,۴۰	۵,۶۹,۶۹
پولیس	۱۱,۴۹,۵۷	۱۰,۹۸,۸۰	۱۰,۷۹,۹۱	۱۱,۱۷,۵۹
سرحدی علاقے	۱,۸۷,۸۳	۱,۶۱,۳۹	۱,۷۴,۴۳	۱,۲۸,۲۰
تعلیم	۲۶,۴۰,۵۶	۲۳,۰۰,۷۶	۲۳,۳۸,۷۲	۲۰,۳۷,۶۵
خدماتِ صحت	۷,۲۱,۶۸	۶,۵۰,۴۰	۷,۰۵,۷۵	۶,۹۳,۸۲
زراعت	۳,۵۵,۵۴	۳,۰۳,۱۳	۳,۰۳,۵۳	۴,۴۰,۲۷
بیطاری	۱,۰۸,۸۳	۱,۰۲,۷۵	۱,۰۷,۲۰	۱,۰۲,۲۴
صنعت و حرفت	۱,۰۴,۶۰	۹۲,۸۰	۹۳,۷۳	۸۸,۴۳
ترقیاتی اخراجات	۴۶,۱۴,۵۵	۳۳,۸۳,۲۵	۲۵,۶۴,۳۹	۱۵,۷۲,۱۱
تعمیرات دیوانی و متفرق ترقیاتِ عامہ	۷,۲۲,۱۶	۶,۰۹,۰۹	۵,۸۴,۲۴	۵,۷۹,۴۲
متفرق	۷,۰۹,۱۷	۶,۳۴,۱۱	۶,۴۰,۶۵	۷,۰۵,۱۴
دیگر مدات	۵,۶۳,۰۳	۵,۱۱,۰۹	۵,۱۸,۶۵	۴,۶۱,۶۹
کل اخراجات	۱,۵۴,۷۶,۶۲	۱,۳۰,۷۵,۳۶	۱,۲۲,۶۹,۰۲	۹۹,۶۸,۳۳
فاضل	۹,۹۶,۳۴	۲۲,۰۴,۷۵	۱۱,۸۴,۲۹	۲۵,۴۴,۵۳

بجٹ ایک نظر میں

(روپے ہزاروں میں)

	۱۹۶۴ - ۶۵	۱۹۶۳ - ۶۴	
	تخمینہ میزانیہ	نظر ثانی شدہ تخمینہ	تخمینہ میزانیہ
میزانیۂ سرمایہ			
ترقیاتی اخراجات			
(ا) صرفِ سرمایہ (جملہ)			
کارہائے نمک	۶,۰۰	۱۱,۹۰	۱۸,۹۰
پاکستان ویسٹرن ریلویز (بمطابق ریلوے بجٹ)	۲۵,۰۰,۱۳	۲۳,۷۰,۵۲	۲۱,۷۰,۳۵
آبپاشی	۱۵,۷۶,۳۰	۱۲,۸۳,۴۳	۱۳,۸۵,۴۳
ترقی صحتِ عامہ	۶,۱۶,۹۱	۲,۷۶,۷۰	۳,۵۶,۹۰
زراعتی ترقی و ریسرچ	۸,۲۶,۸۶	۴,۳۰,۹۹	۴,۹۲,۷۲
صنعتی ترقی	۴,۴۵,۲۵	۴,۵۶,۲۲	۸,۴۶,۹۹
ترقیات ٹاؤن	۴,۳۰,۹۴	۱,۲۸,۶۰	۱,۲۹,۵۰
کارہائے دیوانی	۲۹,۸۵,۶۶	۱۸,۷۱,۴۵	۳۳,۳۳,۸۵
دیگر کارہائے صوبائی	—	—	—
(ب) قرضہ جات و پیشگیاں منجانب صوبائی حکومت			
واپڈا	۵۰,۳۷,۷۰	۳۷,۷۶,۶۳	۵۳,۷۴,۰۰
کراچی ملک بورڈ	۱۰,۵۳	۱۱,۰۲	—
لاہور ملک بورڈ	۲۴,۰۹	—	—
پاکستان ویسٹرن ریلویز	۱۴,۳۹,۲۳	۱۲,۶۵,۰۸	—

تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی	۳۰,۰۰	۶۵,۰۰	۶۵,۰۰
زرعی ترقیاتی کارپوریشن	۶,۹۳,۲۵	۴,۷۹,۱۴	۶,۸۲,۲۳
کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی	۲,۹۰,۰۰	۶,۷۸,۰۰	۶,۹۷,۰۰
مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن (چھوٹی صنعتوں کا ڈویژن)	۷۹,۶۸	۱,۱۱,۴۰	۱,۶۶,۱۸
امداد باہمی ترقیاتی بورڈ	۶۶,۵۰	۳۴,۱۶	۲۴,۱۶
زراعت پیشہ افراد	۱,۳۰,۰۰	۱,۲۷,۳۴	۱,۲۰,۰۰
لوکل باڈیز	۹۱,۳۲	۵۶,۳۷	۷۔,۶۷
دیگر ترقیاتی قرضہ جات	۱,۵۹,۰۰	۹۳,۰۰	۹۱,۰۰
کل ترقیاتی خرچ	۱,۷۴,۳۹,۴۵	۱,۳۵,۲۶,۹۵	۱,۶۰,۸۱,۸۸

بجٹ ایک نظر میں

(روپے ہزاروں میں)

	۱۹۶۴ - ۶۵	۱۹۶۳ - ۶۴	
	تخمینۂ میزانیہ	نظر ثانی شدہ تخمینہ	تخمینۂ میزانیہ
جمع - غیر ترقیاتی اخراجات	۱,۴۲,۶۰-	۵,۲۰,۸۴	۳,۹۷,۰۰
جمع - مدات ہنگامی خرچ	۱۲,۰۰,۰۰	۶,۶۵,۰۰	۱۰,۰۰,۰۰
منہا - ترقیاتی اخراجات کے لیے اغلب قلت	۳۰,۰۰,۰۰-		
کل ادائیگیاں	۱,۵۴,۹۶,۸۵	۱,۴۷,۱۲,۷۹	۱,۷۴,۴۸,۸۸
رقوم مہیا کردہ —			
فاضلہ بحد محاصل	۹,۹۶,۳۴	۲۲,۰۴,۷۵	۱۱,۸۴,۲۹
مستقل قرضہ (خالص)	۴,۶۲,۳۱	۱,۹۸,۸۹	۹۶,۸۹-
رواں قرضہ (خالص)	—	—	—
بیرون ملک سے حاصل کردہ قرضہ (خالص)	۱۸,۳۲-	۸,۹۳-	—
مرکزی حکومت سے قرضے (خالص)	۸۹,۵۹,۲۱	۹۲,۱۹,۷۳	۱,۰۵,۴۴,۳۲
قرضوں اور پیشگیوں کی بازیابی —			
زرعی قرضے	۸۶,۱۷	۸۴,۰۷	۱,۰۶,۲۰
واپڈا (غیر ملکی قرضے)	۱,۴۱,۷۷	۶۳,۳۱	۱,۳۹,۵۸
روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ (غیر ملکی قرضے)	—	—	۱,۶۰,۰۰
پاکستان ویسٹرن ریلویز (غیر ملکی قرضے)	۲,۲۱,۰۶	۱,۸۷,۵۹	۲,۸۱,۲۲
تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی	۷۴,۳۳	۴۸,۸۷	۶۹,۳۹

دیگر قرضدار	۴۶,۹۹	۵۸,۴۲	۷۳,۷۵
حساب سرمایہ پر وصولیاں اور بازیابیاں	۲۱,۱۸,۹۶	۱۷,۰۹,۱۱	۱۳,۸۱,۱۱
ماسوائے مرکزی حکومت سے امدادی رقوم کے			
مرکزی حکومت کی جانب سے امداد اور سرمایہ کاری	۵,۲۷,۴۶	۱۱,۲۶,۹۷	۱۲,۶۰,۴۸
قرضے کی تخفیف یا قرضے سے گریز کے لیے تصرف	۳۹,۱۵	۱,۳۷,۲۴	۷,۱۸,۰۴
غیر سرمایہ بند قرضہ (خالص)	۲,۲۰,۶۱	۲,۰۸,۰۹	۱,۹۹,۵۴
مدات امانت و ترسیلات (خالص)	۸,۰۱,۷۳	۸۵,۲۳	۷,۴۹,۹۱
استفادہ نقد بقایا	۸,۱۹,۰۸	۶,۱۰,۵۵-	۶,۷۷,۹۴
کل وسائل	۱,۵۴,۹۶,۸۵	۱,۴۷,۱۲,۷۹	۱,۷۴,۴۸,۸۸

باب ۱

صوبائی انضمام کے قیام کے وقت سے

مالی معاملات

باب ۱

۱۔ محاسبے کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق تاریخ انضمام سے ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء کے آخر تک صوبائی حکومت کی مالیاتی کارکردگی کا مختصر خاکہ ذیل میں درج ہے :-

	۱۹۵۵-۱۹۵۶ء تا ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء
	کروڑ روپے میں
وصولیات محاصل	۶ء۳۸
اخراجات محاصل	۵ء۴۸
فاضل	ء۹۰
(۱) اخراجات سرمایہ -	
(الف) براہ راست سرمایہ کاری	۲ء۴۸
(ب) قرضہ جات	۱ء۰۰
(۲) متفرق معاملات سرمایہ و امانات	
(الف) ہنگامی خرچ	ء۰۱
(ب) معلقات	ء۱۲
(ج) ترسیلات	ء۱۱
میزان خرچ حساب سرمایہ	۳ء۷۲
(۳) فراہمی سرمایہ از ـــــ	
(۱) فاضلہ محاصل	ء۹۰
(۲) عوامی قرضہ	۲ء۳۱
(۳) تجارتی فاضلۂ مملکت	ء۰۸

(۴) متفرق وصولیات سرمایہ

(الف) غیر سرمایہ بند قرضہ	۰۹ء
(ب) امانات و پیشگیاں	۲۹ء
(ج) نقد بقایاجات کی وصولی	۰۵ء
	۳ء۷۲

۲ - مندرجہ بالا فہرست کے ملاحظے سے ظاہر ہوگا کہ قرضہ عامہ کے تحت کل حاصل شدہ قرضہ جات ۱۳۱ء۲۲ کروڑ روپے ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس خود مختار اداروں کو براہ راست سرمایہ کاری کی مہیا کردہ رقوم اور قرضہ جات ۸ء۴۳ لاکھ روپے ہوتے ہیں - بیش اخراجات سرمایہ کے لیے رقم کی فراہمی محولہ بالا وسائل سے ہوئی ہے۔

۳ - سالِ رواں میں مجموعی طور پر حالت کافی روبہ اصلاح ہے کیونکہ رواں قرضے پر سودی اخراجات ۱۹۶۱ - ۱۹۶۲ء میں ۶۴ لاکھ روپے اور ۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ء میں ۷ء ۳۱ لاکھ روپے سے گھٹ کر مالی سالِ رواں میں صرف ۱۲ لاکھ روپے کے متوقع سودی اخراجات تک آ گئے ہیں۔

مالی سالِ رواں کے دوران میں صوبائی حکومت کے ذرائع اور وسائل کی حالت گرافوں کی صورت میں ظاہر کی گئی ہے۔

باب ۲

۱- سرکاری قرضہ

۲- قرضے اور پیشگیاں

باب ۲
حصہ (۱)

سرکاری قرضہ

صوبے کی طرف سے برداشتہ قرضے کی غایت محض صوبائی ترقیاتی پروگرام میں سرمایہ کاری رہا ہے۔ قرضداری میں اضافہ ترقیات کی رفتار میں سرعت اور معاشیاتی و معاشرتی میدانوں میں پبلک کی طرف سے سرمایہ کاری کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ظاہر کرتا ہے۔

۲۔ تین اصل ذرائع جن سے صوبے نے قرضے حاصل کئے یہ ہیں:۔

(ا) مرکزی حکومت

(ب) کھلی مارکیٹ

(ج) غیر ملکی قرض دہندہ ایجنسیاں۔ غیر ملکی قرضے بالعموم بتوسط مرکزی حکومت حاصل کئے گئے۔

۳۔ دوسرے پلان کی مدت کے دوران میں سرکاری قرضے میں اضافہ حسبِ ذیل نقشے میں دکھایا گیا ہے:۔

تاریخ	روپے کروڑوں میں
۳۰ جون ۱۹۶۰ء	۲۲۵٫۷۴
۳۰ جون ۱۹۶۱ء	۱۲۹٫۹۲
۳۰ جون ۱۹۶۲ء	۱۶۵٫۷۵
۳۰ جون ۱۹۶۳ء	۲۵۸٫۷۹
۳۰ جون ۱۹۶۴ء (تخمینہ شدہ)	۳۵۳٫۳۹
۳۰ جون ۱۹۶۵ء (تخمینہ شدہ)	۴۵۰٫۲۰

جیسا کہ حسب بالا سے ظاہر ہے واجب الادا قرضے میں ۱۹۶۰ - ۶۱ میں نہایت کمی واقع ہوئی تھی جو فنانس کمیشن کی سفارشات کا نتیجہ تھا۔ جن کے مطابق مرکزی حکومت واجب الادا قرضے (ماسوائے غیر ملکی قرضہ) میں ۵۰ فیصد کمی کرنے پر راضی ہوئی تھی۔

۴۔ صوبے کے تخمینہ شدہ واجب الادا قرضوں کی تفصیلات بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۶۴ء حسبِ ذیل ہیں :۔

	(روپے کروڑوں میں)
(ا) مرکزی حکومت سے موصول شدہ قرضہ جات	
(۱) مجموعی قرضہ *	۷۴٫۸۵
(۲) ترقیاتی قرضے ۱۹۶۱ - ۶۲ *	۲۸٫۶۸
(۳) قرضہ برائے زرعی ترقیاتی منصوبہ ۱۹۶۱ - ۶۲ **	۳٫۰۰
(۴) ترقیاتی قرضہ ۱۹۶۲ - ۶۳ء *	۴۲٫۶۹
(۵) پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے اثاثے کی حکومت پاکستان کے ترقیاتی قرضے * میں منتقلی کے سلسلے میں قرضہ	۳۷٫۶۰
(۶) سی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے واپڈا کو منتقل شدہ منصوبوں کے لئے قرضہ	۷٫۱۷
میزان (ا)	۱۹۳٫۹۹
(ب) غیر ملکی ایجنسیوں سے وصول شدہ قرضہ جات روپیہ (بتوسط مرکزی حکومت)	
(۱) غیر ملکی قرضہ ۱۹۶۰ - ۶۱ (امریکی امداد)	۲٫۴۵
(۲) امریکی امدادی قرضہ ۱۹۶۲ - ۶۳	۶٫۸۴
میزان (ب)	۹٫۲۹
(ج) مارکیٹ قرضہ	۴۰٫۵۱
میزان (ج)	۴۰٫۵۱
میزان قرضہ جات روپیہ	۲۴۳٫۷۹

---

* یہ قرضہ جات نقد قرضے ہیں جو مرکزی حکومت نے زرعی سیکٹر کے ماسوا دیگر منظور شدہ ترقیاتی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے دیئے تھے۔

** یہ قرضہ جات نقد قرضے ہیں جو مرکزی حکومت نے زرعی سیکٹر میں ترقیاتی سکیموں کے لئے دیئے تھے۔

(د) غیر ملکی قرضہ جات زرمبادلہ ٭	
(۱) غیر ملکی قرضہ جات (جو ۳۰ جون ۱۹۶۱ تک موصول ہوئے) ٭	۱۱،۴۰
(۲) غیر ملکی قرضہ (سامان وغیرہ) برائے ٭	
(i) شادی وال پراجکٹ	۰،۰۶
(ii) گراؤنڈ واٹر پراجکٹ	۰،۷۸
(iii) تونسہ پراجکٹ	۰،۰۱
میزان (د)	۱۲،۲۵
نئے قرضہ جات جو سال ۶۴-۱۹۶۳ کے اختتام تک متوقع ہیں۔	
(ا) داخلی نقد قرضہ	۶۶،۱۵
(ب) امریکی امدادی قرضہ	۸،۰۰
(ج) غیر ملکی قرضہ٭	۲۳،۲۰
میزان قرضہ جات نو	۹۷،۳۵
میزان کل سرکاری قرضہ جات	۳۵۳،۳۹

٭ غیر ملکی قرضہ جات سے وہ قرضے مراد ہیں جو مرکزی حکومت صوبائی حکومت کو نقدی، اشیا اور سامان وغیرہ کی شکل میں مختلف منصوبوں کے لئے دیتی ہے۔ مختلف خودمختار ادارے جو غیر ملکی قرضہ براہِ راست حاصل کرتے ہیں وہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری میں نہیں ہوتے بلکہ یہ ادارے ان قرضہ جات کی بازادائی خود کرتے ہیں۔ صوبائی بجٹ میں صرف ان قرضوں کے سود اور اصل کی بازادائی کی رقوم دکھائی جاتی ہیں جو معاہدات قرضہ کے مطابق صوبائی حکومت کے توسط سے بازواجب الادا ہوتے ہیں۔ مختلف خودمختار اداروں کی طرف سے واجب الوصول ادائیگیاں مطابق مد وصولی میں بطور محاصل دکھائی جاتی ہیں۔

۵۔ ۷۴،۸۵ کروڑ روپے کی رقم کا تجزیہ جو صوبائی مجموعی قرضہ تا اختتام جون ۱۹۶۱ کو ظاہر کرتی ہے، تجزیہ ذیل میں درج ہے :۔

	روپے
۱۔ مرکزی علاقہ محاسبی (سابق پنجاب و حکومت مغربی پاکستان کو قرضہ جات)	۲,۰۷,۱۴,۶۲,۵۸۸٫۱۳
۲۔ شمالی علاقہ (سابق شمال مغربی سرحدی صوبہ	۵,۸۸,۱۷,۰۶۶٫۲۹
۳۔ جنوبی علاقہ (سابق سندھ)	۲,۲۱,۲۲,۴۷۸٫۵۹
۴۔ بہاول پور	۴,۴۶,۱۷,۵۴۶٫۵۰
۵۔ بلوچستان ریاستوں کی یونین	۱,۳۱,۴۴,۹۷۰٫۰۰
۶۔ غیر ملکی امدادی قرضہ ۱۹۵۹-۶۰ (مد ا میں شامل نہیں)	۹۱,۶۶,۰۰۰٫۰۰
میزان	۲,۲۱,۹۳,۳۰,۶۴۹٫۵۱
منہا۔ قرضہ جات جو گرانٹ میں تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔	۱۷,۱۸,۳۳,۲۸۰٫۰۰
منہا۔ آبپاشی کے رابطوں پر اخراجات	۲۸,۵۲,۱۳,۷۱۳٫۰۰
منہا۔ قرضہ قبل تقسیم	۱۲,۳۵,۵۲,۲۶۳٫۷۹
منہا۔ غیر ملکی قرضہ جات	۱۲,۴۵,۹۱,۰۴۵٫۱۹
میزان منہائیاں	۷۱,۰۱,۹۰,۳۰۱٫۹۸
خالص واجبات	۱,۵۰,۹۱,۴۰,۳۴۷٫۵۳
یعنی	۱,۵۰,۹۱,۴۰,۳۴۸٫۰۰
مزید تسویہ بجانب محاسبہ	۱,۴۰,۵۰,۰۰۰٫۰۰
میزان ترمیم شدہ واجبات	۱,۵۲,۳۱,۹۰,۳۴۸٫۰۰
* نصف رقم بطور مجموعی قرضہ سمجھی جائے	۷۶,۱۵,۹۵,۱۷۴٫۰۰

* نصف قرضے فنانس کمیشن کی سفارشات پر نافذ کردہ صدارتی حکم ۲۳ کے تحت مرکزی حکومت نے قلم زد کر دیئے ہیں۔

بقایا جات سود برائے مدت معلق کا نصف — ۵،۵۰،۰۰،۰۰۰.۰۰
(اندازاً)*

کل قرضہ	۸،۱۲،۶۵،۹۵،۱۷۴.۰۰
بازادائی بدوران ۱۹۶۱-۶۲ تا ۱۹۶۳-۶۴ء	۶،۸۰،۶۳،۳۱۳.۰۰
متوقع بقایا بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۴ء	۷۴،۸۵،۳۱،۳۶۱.۰۰

* یہ رقم تخمینی ہے اور محکمہ محاسبہ کی طرف سے مدت متعلق کے سود کی صحیح رقم مہیا ہونے پر اس میں تبدیلی ہونے کا امکان ہے۔

۴۔ زیادہ قرضہ ہونے کی وجہ سے سود کی ادائی ایک بھاری بوجھ بن جاتی ہے۔ جس کی ادائیگی محاصل سے کی جاتی ہے۔ مالی سال رواں کے لئے مرکزی قرضہ جات پر سود کے ترمیم شدہ تخمینے ۵.۵۲ کروڑ روپے کے ہیں۔ مرکزی قرضہ جات اور قرضہ جات مارکیٹ پر سود کی ادائی کا سال آئندہ کا تخمینہ بالترتیب ۱.۷۹ کروڑ اور ۱.۸۳ کروڑ ہے۔ تفصیلات ذیلی نقشہ میں درج ہیں:۔

(ہندسے کروڑوں میں)

	رقم قرضہ	سود برائے ۱۹۶۳-۶۴	سود برائے ۱۹۶۴-۶۵
۱۔ قرضہ جات مارکیٹ	۴۰.۵۱	۱.۷۶	۱.۸۳
(الف) ۲۔ مرکزی حکومت کے قرضے			
داخلی نقد قرضے	..	..	..
مجموعی قرضہ	۷۴.۸۵	-۰.۷۸	-۰.۸۶
ترقیاتی قرضہ ۶۱-۶۲ء	۲۸.۶۸	۱.۳۶	۱.۳۶
قرضہ برائے زرعی ترقیاتی منصوبے ..	۳.۶	۰.۱۴	۰.۱۴
ترقیاتی قرضہ ۱۹۶۲-۶۳ء	۴۲.۶۹	۲.۰۳	۲.۰۳
قرضہ پی آئی ڈی سی	۳۷.۶۰	۱.۹۲	۱.۷۹
ترقیاتی قرضہ ۱۹۶۳-۶۴ء	۷۳.۱۵	۱.۲۲	۳.۳۳

۱	۲	۳	۴
ترقیاتی قرضہ ۱۹۶۴-۶۵	۵۸٫۲۵	-	۱٫۶۶
واپڈا کو پی آئی ڈی سی کے منتقل شدہ منصوبوں سے قرضہ	۷٫۱۷	۱٫۵۳	۰٫۲۶
میزان	..	۷٫۴۲	۹٫۷۱
ب۔ امریکی امدادی قرضہ جات روپیہ			
قرضہ برائے ۱۹۶۱-۶۲ء	۲٫۴۵	۰٫۱۲	۰٫۱۲
قرضہ برائے ۱۹۶۲-۶۳ء*	۶٫۸۴	۰٫۳۲	۰٫۳۲
قرضہ برائے ۱۹۶۳-۶۴*	۸٫۰۰	۰٫۱۸	۰٫۳۸
میزان	..	۰٫۶۲	۰٫۸۲
ج۔ غیر ملکی قرضہ جات (سامان وغیرہ)			
۱۹۶۰-۶۱ تک موصول شدہ قرضہ جات	۱۱٫۴۰	۰٫۵۰	۰٫۵۰
قرضہ جات برائے ۱۹۶۲-۶۳	۰٫۸۵	۰٫۰۴	۰٫۰۴
میزان	..	۰٫۵۴	۰٫۵۴
د۔ قرضہ جات غیر ملکی زر مبادلہ			
قرضہ جات برائے ریلوے +	..	۲٫۰۰	۲٫۵۵
برطانوی قرضہ جات برائے ڈبلیو۔ پی۔ آر۔ ٹی۔ سی	..	..	٫۰۲

* مرکزی حکومت نے ترقیاتی قرضہ ۱۹۶۱-۶۲ کیلئے سود کی شرح ۴٫۷۵ فیصد مقرر کی ہے

+ (وہ قرضہ جات جو مرکزی حکومت نے راست طور پر حاصل کئے ہیں اور جن کی رقوم کا اندراج کیا جارہا ہے نہیں دکھائی گئی ہیں۔)

جرمن قرضہ برائے ڈبلیو۔ پی آر ٹی سی	..	..	۰٫۰۸
غیر ملکی قرضہ جات (بتوسط حکومت مغربی پاکستان)		۰٫۱۰	۰٫۱۰
واپڈا کو غیر ملکی قرضہ (واپڈا کے لئے حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے بازادائی)	..	۰٫۰۶	۰٫۱۲
میزان	..	۲٫۱۶	۲٫۹۳
دیگر مدات			
مغربی پاکستان کی ریلوں میں مرکزی حکومت کی طرف سے سرمایہ اندازرقوم کی واپسی	..	۴٫۷۸	۴٫۷۹
مرکزی حکومت کے قرضہ جات پر سود	..	۱۵٫۵۲	۱۸٫۷۹

مندرجہ بالا کے علاوہ غیر سرمایہ بند قرضہ جات کے سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینوں کے مطابق ۰٫۵۵ کروڑ کی رقم کی ادائیگی کی توقع ہے۔ اس رقم کی سال آئندہ کی گنجائش ۰٫۶۳ کروڑ ہے۔

مغربی پاکستان کی ریلوں کے مد محفوظ فرسودگی پر سود کی ادائی سے متعلق ترمیم شدہ تخمینوں میں ۰٫۰۷ کروڑ کی ایک رقم مہیا کی گئی ہے۔ آئندہ سال کے لئے رقمی گنجائش اس مد میں ۰٫۲۶ کروڑ روپے ہے۔

مفصلہ بالا سودی اخراجات کے علاوہ خدمات قرضہ کے لئے سال رواں کا ترمیم شدہ تخمینہ ۰٫۳۱ کروڑ ہے۔ اس مد کے تحت سال آئندہ کے لئے ۰٫۴۸ کروڑ کی گنجائش کی گئی ہے۔ مد" ۲۲۔ سود بر قرضہ و دیگر واجبات" کے تحت سالِ رواں کے ترمیم شدہ تخمینوں کے مطابق مجموعی رقم ۱۸٫۲۱ کروڑ بنتی ہے اس مد کے تحت آئندہ سال کے لئے ۲۱٫۹۹ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

۷۔ ترمیم شدہ تخمینہ جات اور تخمینہ جات برائے ۱۹۶۴ - ۶۵ کے مطابق سال رواں کے لئے منتقل قرضہ کی ادائی اور مرکزی حکومت سے موصول شدہ قرضہ جات کی بازادائی سے متعلق صورتِ حال ذیل میں ظاہر کی گئی ہے:۔

مستقل قرضہ اداشدہ

(روپے ہزاروں میں)

	تخمینہ جات میزانیہ ۱۹۶۳-۶۴	ترمیم شدہ ۱۹۶۳-۶۴	تخمینہ جات ۱۹۶۴-۶۵
انفکاک ۳½ فیصد پنجاب قرضہ ۱۹۶۳	۳۹۲،۱۶	۳۹۲،۱۶	..
انفکاک ۱۳½ فیصد پنجاب قرضہ ۱۹۶۴	..	..	۳۸۸،۵۵
انفکاک ۳½ فیصد پنجاب قرضہ ۱۹۶۲-۶۳	۳۵۴،۷۳	۳۵۴،۷۳	..
انفکاک ۳½ فیصد شمال مغربی سرحدی صوبہ قرضہ ۱۹۶۴	..	..	۷۵،۰۰
انفکاک اراضی کمیشن معاوضہ بانڈز	۱۰۰،۰۰	۷۵،۰۰	۱۰۰،۰۰
میزان	۸۴۶،۸۹	۸۲۱،۸۹	۵۶۳،۵۵

یہ تخمینے سال آئندہ کے دوران میں متوقع معاملات پر مبنی ہیں۔
مرکزی حکومت کی طرف سے موصول شدہ قرضہ جات کی بازادائی۔

روپے ہزاروں میں

	تخمینہ جات میزانیہ ۱۹۶۳-۶۴	ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۳-۶۴	تخمینہ جات میزانیہ ۱۹۶۴-۶۵
مجموعی قرضہ	۹۶،۵۸	۲۹۲،۳۸	۲۷۰،۱۸
غیر ملکی قرضہ تا ۱۹۶۰-۶۱ تک	۴۰،۶۶	۴۰،۵۴	۴۱،۷۴
غیر ملکی قرضوں کی بازادائی (ریلوے)	۲۸۱،۲۲	۱۸۷،۵۹	۲۲۱،۰۶
ڈی-ایل-ایف-قرضہ (واپڈا)	۵۹،۰۲	۹،۸۳	۱۸،۳۲
جرمن قرضہ (واپڈا)	۶۶،۵۵	..	..
برطانوی قرضہ (واپڈا)	۱۴،۰۱	..	..
جرمن قرضہ (ڈبلیو-پی-آر-ٹی-سی)	۶۰،۰۰	..	..

واپڈا کو پی آئی ڈی سی کے منتقل شدہ منصوبوں کیلئے ترقیاتی قرضہ	۱۰۰،۰۰	..	..
مرطانوی قرضہ (ڈبلیو۔پی۔آر ٹی۔سی	..	۲۵،۴۸	۲۶،۴۵
میزان	۷۱۸،۰۴	۵۲۴،۹۲	۶۷۷،۷۵

ترمیم شدہ تخمینوں میں کمی کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ قرضہ جات جو خودمختار اداروں کی طرف سے راست طور پر واجب الادا ہیں۔ صوبائی تخمینوں میں نہیں دکھائے گئے ہیں۔

تخمینہ جات برائے ۱۹۶۴۔۶۵ میں اضافہ مختلف قرضہ جات بازادائی کی اصل کی مساوی قسطوں میں تدریجی اضافے کی وجہ سے ہے۔

کھلی مارکیٹ سے حاصل کردہ نئے قرضوں میں سے قرضہ مارکیٹ کی بازادائی کردی گئی تھی۔ سالِ رواں کے دوران میں صوبائی حکومت کے رواں قرضہ کی فروخت اس کی مقررہ مالیت سے بڑھ گئی تھی اور غیر سرکاری افراد کی ایک بڑی تعداد نے اس میں سرمایہ لگایا تھا۔ مرکزی حکومت کو قرضہ کی بازادائی زیادہ تر تیم خودمختار اداروں کی طرف سے منطابق بازادائیوں سے کی گئی تھی۔ ادائی کا ایک حصہ محاصل سے حاصل کیا گیا تھا۔

حصّہ ۲

قرضے اور پیشگیاں

حکومت کی طرف سے قائم کردہ خود اختیار ادارے صوبے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ پانی و بجلی صنعتی نقل وحمل اور زرعی سیکٹروں کی کافی بڑی تعداد کے پراجیکٹوں پر عملدرآمد کرنے کا کام خود اختیار اداروں کو سونپ دیا گیا ہے۔ ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کرنے کے لیے حکومت زیادہ تر قرضوں کی صورت میں سرمایہ مہیا کرتی ہے۔ "قرضوں اور پیشگیوں" کے تحت اخراجات زیادہ تر قرضوں کی صورت وضع کردہ اداروں کے ترقیاتی مصارف کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس حساب میں حکومت کے بعض دیگر قرضہ دینے والے ادارے کام کر رہے ہیں۔ اس نوعیت کی بڑی مد کاشت کاروں کو دئے جانے والے قرضوں کی ہے۔

مختلف خود اختیار اداروں اور دیگر قرضہ حاصل کرنے والوں کے نقد تر ترقیاتی قرضوں اور پیشگیوں کی تقسیم بازیابیوں اور سود کو " الف" "ب" اور " ج " گوشواروں میں دکھایا گیا ہے منصوبے کے پہلے تین سالوں کے دوران میں دیئے گئے قرضوں اور منصوبے کے باقی دو سالوں میں مختلف خود مختار اداروں کاشت کاروں کو ترقیاتی مقاصد کیلئے دئے جانے والے متوقع قرضوں کو " الف" میں دکھایا گیا ہے۔

گوشوارہ " ب" مالی سال ۱۹۶۰–۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۲–۱۹۶۳ء کے دوران میں قرضوں کی بازیابیوں اور ۱۹۶۳–۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۴–۱۹۶۵ء کے دوران میں خود مختار اداروں اور کاشت کاروں سے متوقع بازیابیوں کو ظاہر کرتا ہے۔

گوشوارہ " ج " ۱۹۶۰–۱۹۶۱ سے ۱۹۶۲–۱۹۶۳ء تک خود مختار اداروں اور کاشتکاروں سے حاصل کردہ قرضوں پر سود اور ان ہی سے ۱۹۶۳–۱۹۶۴ اور ۱۹۶۴–۱۹۶۵ کے دوران میں قرضوں پر سود کو ظاہر کرتا ہے۔ محولہ بالا تین گوشوارہ کے آخری خانے منسزابد میزان کو ظاہر کرنے کیلئے دئے گئے ہیں :-

(۱) موجودہ منصوبے کے عرصے کے اختتام تک صوبائی حکومت کی جانب سے دئے جانے والے کل متوقع قرضے ۔

(۲) (گوشوارہ ب) دوسرے منصوبے کے عرصہ کے اختتام تک کل متوقع بازیابیان

(۳) منصوبے کے عرصے کے اختتام تک صوبائی حکومت کے بڑے بڑے قرضے حاصل کرنے والوں سے کل متوقع سود۔ (گوشوارہ ج)

عام طور پر تمام قرضے سودی ہوتے ہیں۔تاہم لبعض صورتوں میں خاص کر مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن کی صورت میں ترقیاتی مقاصد کے لئے قرضے بلاسود دئے جاتے ہیں۔صوبائی حکومت سودی ترقیاتی قرضوں کو ان ہی شرائط اور سود کی اس شرح پر خود مختار اداروں کو قرضے دیتی ہے' جس شرح پر صوبائی حکومت خود مرکزی حکومت سے لیتی ہے۔ فی الوقت ترقیاتی قرضے ۲۵ سالوں میں واجب الادا ہیں۔جس میں ۵ سال کی رعایت بھی شامل ہے۔تاہم کاشت کاروں کو دیئے جانے والے "تقاوی" قرضوں کی شرائط خود مختار اداروں کو دئے جانے والے نقد ترقیاتی قرضوں سے مختلف ہے۔ ایک قرضے سے دوسرے قرضے کی شرائط مختلف ہیں۔ لیکن عام طور پر حسب ذیل اصولوں کو اختیار کیا جاتا ہے۔

(۱) تقاوی قرضے قانون اصلاح اراضی ۱۸۸۲ء اور قانون قرضہ جات زرعی ۱۹۵۸ء کے تحت دئے جاتے ہیں۔اول الذکر قانون کے تحت رقم طویل المیعاد اصلاحات کے لئے دی جاتی ہے۔ مثلاً کنووں کی کھدائی ٹیوب ویلوں کی تنصیب زمین کو ہموار کرنے اور دیگر اصلاحات وغیرہ کے لئے۔موخر الذکر قانون کے تحت قرضے تھوڑی مدت کے لئے ان مختلف مقاصد کے لئے دئے جاتے ہیں جو کارہائے زراعت سے متعلق ہوں مثلاً تخم مصنوعی کھاد بیل' زرعی آلات کی خریداور ٹریکٹر کرایہ پر لینے کے لئے۔

(۲) کنوئیں کھودنے اور ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے جو قرضے دئے جاتے ہیں وہ دس سال میں واجب الادا ہوتے ہیں۔بیج اور مصنوعی کھاد کی خرید کے لیے قرضہ جات اگلی فصل میں واجب الادا ہوتے ہیں۔ بیلوں اور زرعی آلات کی خرید کے لئے قرضہ جات دو سال میں واجب الادا ہوتے ہیں۔ ٹریکٹر کرایہ پر لینے کے لئے تقاوی قرضے ایک سال میں واجب الادا ہوتے ہیں۔

صوبائی حکومت اپنے ملازمین کو بھی مکانوں کی خرید و تعمیر اور سواری وغیرہ کی خرید کے لئے قرضے دیتی ہے۔ قرضے کی مختلف اقسام کے تحت سرکاری ملازمین کے قرضے کی شرائط مختلف ہیں۔ عموماً سود کی شرح پر سال بہ سال یہ مدنظر رکھتے ہوئے نظرثانی کی جاتی ہے کہ حکومت کو غیر ترقیاتی مقاصد کے لئے حاصل کردہ قرضوں پر کس شرح سے سود ادا کرنا ہے۔

خاکہ ۱

(اعداد ہزاروں روپیوں میں)

قرضہ حاصل کرنے والوں کے نام	۱۹۵۹ء – ۱۹۶۰ تک دیئے گئے قرضہ جات	۱۹۶۰ – ۱۹۶۱	۱۹۶۱ – ۱۹۶۲	۱۹۶۲ – ۱۹۶۳	۱۹۶۳ – ۱۹۶۴	۱۹۶۴ – ۱۹۶۵	دوسرے منصوبے پر کل اخراجات
	دوسرے منصوبے کی مدت کے دوران میں دیئے گئے قرضہ جات اور پیشگیوں کا حساب						
(۱) واپڈا	۲۰،۹۳،۳۷	۱۳،۷۷،۳۳	۲۱،۹۵،۱۷	۲۱،۲۲،۰۰	۲۴،۹۵،۲۷	۳۲،۸۳،۱۷	۱،۱۴،۷۲،۹۴
(۲) مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن	—	—	۴،۴۱،۰۰	۴،۶۸،۴۳	۴،۵۲،۳۱	۶،۹۳،۲۵	۲۰،۵۴،۹۹
(۳) کراچی ڈیولپمینٹ اتھارٹی	—	—		۸،۱۷،۰۰	۶،۷۸،۰۰	۲،۹۰،۰۰	۱۷،۸۵،۰۰
(۴) تھل ڈیولپمینٹ اتھارٹی	۱۴،۹۸،۸۵	۹۴،۳۶	۱،۰۷،۰۰	۶۵،۰۰	۶۵،۰۰	۳۰،۰۰	۳،۶۱،۳۶
(۵) کاشتکاران	۴،۳۷،۰۷*	۱،۷۷،۸۷	۱،۴۵،۲۰	۱،۱۰،۰۰	۱،۲۷،۳۴	۱،۳۰،۰۰	۶،۹۰،۴۱
(۶) مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن — چھوٹی صنعتی ڈویژن	۵،۱۰	۷،۹۴	۷۹،۳۱	۹۰،۶۴	۱،۱۱،۴۰	۷۹،۶۸	۳،۶۸،۹۷
(۷) کوآپریٹو ڈیولپمینٹ بورڈ	—	—	—	—	۳۴،۱۶	۶۶،۵۰	۱،۰۰،۶۶
	—	—	—	—	۱۱،۰۲	۱۰،۵۳	۲۱،۵۵
(۹) لاہور ملک بورڈ	—	—	—	—	۲۵	۲۴،۰۹	۲۴،۳۴
میزان	۳۹،۴۳،۴۰	۱۶،۵۷،۵۰	۲۹،۹۷،۶۸	۳۶،۶۳،۰۷	۳۹،۷۴،۷۵	۴۶،۰۷،۲۳	۱،۶۸،۸۰،۲۲

* نوٹ:- ۱۹۵۹ء – ۱۹۶۰ء کے دوران کے واجب الادا قرضہ جات

خاکہ ۔ ب

(اعداد ہزاروں روپوں میں)

دوسرے منصوبے کی مدت کے دوران میں دئیے گئے قرضہ جات اور پیشگیوں کی بازیابیاں

(۱۹۶۰ء — ۱۹۶۵ء)

	۱۹۵۹ء — ۱۹۶۰ء تک بازیابیاں	۱۹۶۰ء — ۱۹۶۱ء	۱۹۶۱ء — ۱۹۶۲ء	۱۹۶۲ء — ۱۹۶۳ء	۱۹۶۳ء — ۱۹۶۴ء	۱۹۶۴ء — ۱۹۶۵ء	دوسرے منصوبے کی کل بازیابیاں
(۱) واپڈا	— —	— —	— —	— —	۶۳،۳۱	۱،۴۱،۷۷	۲،۰۵،۰۸
(۲) مغربی پاکستان زرعی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	— —	— —	— —	— —	— —	— —	— —
(۳) کراچی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	— —	— —	— —	— —	— —	— —	— —
(۴) تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	۱،۲۴،۱۲	۱۳،۶۸	۶۰،۹۶	۱،۰۹،۵۳	۴۸،۸۶	۷۴،۳۲	۳،۰۷،۳۷
(۵) کاشتکاران	— *	۱،۴۱،۴۰	۱،۰۰،۴۵	۹۶،۳۰	۸۴،۰۷	۸۶،۱۷	۵،۰۸،۳۹
(۶) مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن چھوٹی صنعتی ڈویژن	— —	— —	— —	— —	— —	— —	— —
(۷) کواپریٹو ڈیویلپمنٹ بورڈ	— —	— —	— —	— —	— —	— —	— —
(۸) کراچی ملک بورڈ	— —	— —	— —	— —	— —	— —	— —
(۹) لاہور ملک بورڈ	— —	— —	— —	— —	— —	— —	— —
میزان	۱،۲۴،۱۲	۱،۵۵،۰۸	۱،۶۱،۴۲	۲،۰۵،۸۳	۱،۹۴،۲۴	۳،۰۲،۲۷	۱۰،۲۰،۸۴

* نوٹ :۔ خاکہ 'ل' میں ۱۹۵۹ء — ۱۹۶۰ء کے دوران میں واجب الادا تقاوی قرضہ جات کے اعداد دئیے گئے ہیں۔

خاکہ ج

(اعداد ہزاروں روپوں میں)

	۱۹۵۹ – ۱۹۶۰ء کے دوران ادا کردہ سود	دوسرے منصوبے کی مدت کے دوران میں ادا کردہ سود۔ (۱۹۶۰ء – ۱۹۶۵ء)					
		۱۹۶۰ء – ۱۹۶۱ء	۱۹۶۱ء – ۱۹۶۲ء	۱۹۶۲ء – ۱۹۶۳ء	۱۹۶۳ء – ۱۹۶۴ء	۱۹۶۴ء – ۱۹۶۵ء	میزان
(۱) واپڈا۔	۵۰،۰۰	۱،۰۹،۰۰	۱،۶۱،۰۳	۲،۲۲،۵۰	۵،۱۰،۳۰	۵،۲۰،۰۰	۱۵،۲۲،۸۳
(۲) مغربی پاکستان زرعی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	– –	– –	– –	– –	۵،۰۰	۱۰،۰۰	۱۵،۰۰
(۳) کراچی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	– –	– –	– –	۳،۶۳	۱۹،۹۴	۲۹،۵۰	۵۳،۰۹
(۴) تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی	۶۸،۰۶	۸۰،۶۸	۴۶،۰۳	۴۹،۰۴	۲۶،۳۷	۴۸،۴۳	۲،۵۰،۵۵
(۵) کاشتکاران	۸،۵۱	۸،۳۲	۶،۰۷	۱۰،۴۸	۱۲،۴۴	۱۲،۴۴	۴۹،۷۵
(۶) مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن۔ چھوٹی صنعتی ڈویژن	– –	– –	۲،۰۵	۴،۰۰	۱۰،۰۰	۱۵،۰۰	۳۱،۰۵
(۷) کواپراٹیو ڈیویلپمنٹ بورڈ	– –	– –	– –	– –	۱،۳۰	۲،۶۵	۳،۹۵
(۸) کراچی ملک بورڈ	– –	– –	– –	– –	– –	۲۵	۲۵
(۹) لاہور ملک بورڈ	– –	– –	– –	– –	– –	۵۵	۵۵
میزان	۱،۲۶،۵۷	۱،۹۸،۰۰	۲،۱۵،۱۸	۲،۸۹،۶۵	۵،۸۵،۳۶	۶،۳۸،۸۲	۱۹،۲۷،۰۲

باب ۳

الف

حساب محاصل

۱- تاریخی پس منظر

۲- ترمیم شدہ اعداد برائے ۱۹۶۳-۶۴ء

۳- اندازہ برائے ۱۹۶۴-۶۵ء

ب

حساب سرمایہ

ترمیم شدہ اعداد برائے ۱۹۶۳-۶۴ء

تخمینہ برائے ۱۹۶۴-۶۵ء

باب ۳

سرمایہ اور محاصل میں امتیاز

حساب محاصل اور حساب سرمایہ جن کے تحت صوبائی مزانیہ کی تقسیم کی جاتی ہے۔ ان میں جو امتیاز ہے اس کی کس قدر وضاحت ضروری ہے۔

آمدنی کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ محاصل اور سرمایہ۔ اس کے علاوہ آمدنی کا ایک تیسرا زمرہ ہے جس کو غیر معمولی آمدنی کہا جاتا ہے۔ نہری نو آبادیوں میں سرکاری اراضی کی فروخت اور دیگر مقامات پر نسبتاً بڑی فروختوں سے حاصل شدہ آمدنی اس زمرہ میں آتی ہے۔ یہ آمدنی لازمی طور پر سرمایہ کی نوعیت کی ہے۔ لیکن چونکہ سرکاری حسابات میں سرکاری اراضی کی مالیت کو اثاثے کے طور پر نہیں دکھایا جاتا اس لئے ان کی فروخت سے حاصل شدہ آمدنی کو وصولیات سرمایہ کے طور پر دکھانے میں فنی حسابی اعتراض مانع ہے۔

حساب محاصل۔ حساب محاصل صوبے کی جاریہ آمدنی اور خرچ کو ظاہر کرتا ہے۔ محاصل کی آمدنی زیادہ تر ٹیکسوں اور محصولات، انجام داد خدمات کی فیسوں، سرکاری املاک مثلاً جنگلات اور دیگر متفرق مدوں کی آمدنی سے حاصل کی جاتی ہے۔

حساب سرمایہ۔ حساب سرمایہ، سرمایہ کی نوعیت کے اخراجات کا حساب ہے اور اس کی تمام خصوصیات یہ ہیں کہ یہ حساب لازمی طور پر کام کی تعمیر یا حصول یا مستقل قسم کے مفاد عامہ کے منصوبے کے سلسلے میں کسی اہم مستقل اثاثے یا آبپاشی کے خرچ کو پورا کرنے یا صوبائی حساب قرضہ میں سرمایہ لگائے یا مجموعی قرضوں کی بازادائی سے متعلق ہوتا ہے ایسے اخراجات عموماً محاصل جاریہ کے ماسوا دیگر وسائل سے پورا کیے جاتے ہیں۔ مثلاً قرضہ جات سالہائے ماسبق کے فاضلات محاصل اگر کوئی ہوں۔ اور وصولیات سرمایہ۔ اگر اخراجات سرمایہ کو بھی غیر معمولی محاصل سے پورا کیا جائے تو اس کو حساب کی ان مدوں کے تحت دکھایا جاتا ہے جو محاصل سے ادا شدہ حساب سرمایہ دکھانے کے لئے مخصوص ہیں۔

حساب محاصل۔ مندرجہ ذیل پیروں میں ۱۹۵۶۔ ۱۹۵۷ء سے اب تک کے صوبائی محاصل اور اخراجات کا مکمل حساب پیش کیا گیا ہے ۔

وصولیات محاصل۔ حسب ذیل نقشے میں ۱۹۵۶ ۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۴۔ ۱۹۶۵ء تک مختلف اصل مدوں کے تحت وصولیات محاصل کی تفصیل دی گئی ہے ۔ علاوہ ازیں تاریخی پس منظر پیش کیا گیا ہے ۔ ہر مد کے تحت سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینہ جات کا سال آئندہ کے تخمینوں سے مقابلہ کیا گیا ہے ۔

آمدنی محاصل

(روپے لاکھوں میں)

نوعیت	۵۷-۱۹۵۶	۵۸-۱۹۵۷	۵۹-۱۹۵۸	۶۰-۱۹۵۹	۶۱-۱۹۶۰	۶۲-۱۹۶۱	۶۳-۱۹۶۲	۶۴-۱۹۶۳	۶۵-۱۹۶۴
مالیہ اراضی (جملہ)	۱۵٫۱۲	۱۴٫۷۲	۱۵٫۲۵	۱۷٫۷۶	۱۳٫۹۷	۱۴٫۴	۱۴٫۸۷	۱۵٫۳۲	۱۵٫۶۹
مرکز کی واپسیاں	۱۳٫۵۵	۱۴٫۲۲	۱۵٫۰۷	۱۶٫۲۰	۲۳٫۰۱	۲۴٫۷۶	۳۵٫۶۹	۴۳٫۵۷	۴۲٫۶۴
دیگر محصولات	۵٫۴۱	۶٫۰۲	۶٫۱۴	۸٫۴۵	۹٫۷۰	۱۴٫۱۸	۱۵٫۵۱	۱۹٫۴۲	۲۲٫۴۵
آبیانہ (خالص)	۱٫۲۰	۳٫۰۵	۲٫۸۷	۶٫۷۵	۹٫۲۷	۸٫۵۴	۸٫۸۳	۵٫۹۷	۵٫۹۰
عام انتظامی اور رفاہی محکموں سے وصولیات محاصل	۵٫۶۲	۷٫۱۹	۹٫۰۲	۱۰٫۶۴	۵٫۰۳	۵٫۵۷	۴٫۹۲	۶٫۹۶	۸٫۴۷
مرکزی حکومت سے امدادی رقوم	۷٫۰۳	۵٫۷۶	۷٫۵۴	۷٫۶۰	۹٫۶۰	۱۰٫۱۶	۲۳٫۴۲	۳۰٫۳۶	۳۴٫۶۸
دیگر محاصل	۱۰٫۷۵	۱۱٫۹۰	۱۱٫۲۵	۱۴٫۸۰	۱۳٫۷۲	۱۵٫۷۱	۲۵٫۵۲	۲۱٫۱۸	۳۱٫۱۲
میزان	۵۸٫۶۸	۶۲٫۸۶	۶۷٫۲۵	۸۲٫۲۰	۸۴٫۴۱	۹۳٫۲۳	۱۲۸٫۷۷	۱۵۱٫۸۰	۱۶۴٫۷۳

مندرجہ بالا اعداد گراف میں دکھائے گئے ہیں جس سے ۱۹۵۶ - ۱۹۵۷ء سے ابتک کی وصولیات کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔

مالیہ اراضی ۔ مالیہ اراضی کی جملہ رقم ۱۹۵۹ ۔ ۱۹۶۰ء کے دوران میں ۱۷ء۷۶ کروڑ تک پہنچ گئی تھی ۔ سال ۱۹۶۰ ۔ ۱۹۶۱ء کے دوران میں سابق سندھ کے علاقے میں مالیہ اراضی سے آبیانے کی علیحدگی کے نتیجے کے طور پر زبردست کمی واقع ہوئی تھی ۔ اس وقت سے لے کر اب تک اعداد کم و بیش یکساں ہیں اور سال آئندہ کے اندازے میں مزید اضافے کی اصل وجہ سال رواں کے دوران میں ترقیاتی حبوب کی شرح میں اضافہ ہے ۔

مالیہ اراضی کے تحت خالص رقم کا حساب لگانے کی غرض سے آبپاشی سے متعلقہ مالیہ اراضی کے جزو کو منہا کر دیا جاتا ہے ۔ مالیہ اراضی کے اس جزو کے ترمیم شدہ اعداد برائے سال رواں ۷ء۸۷ کروڑ ہیں اور سال آئندہ کا تخمینہ بھی تقریباً یہی ہے ۔

مرکزی واپسیاں ۔ مرکز کی طرف سے وصول کردہ محصولات میں سے "مرکز کی واپسیاں" کے تحت سب سے بڑی واحد مد صوبائی حصہ ہے ۔ مرکز کی واپسیاں برائے ۱۹۶۱ ۔ ۱۹۶۲ء کے تحت ۲۴ء۷۶ کروڑ روپے کا بڑھ کر ۱۹۶۴ ۔ ۱۹۶۵ء کے تخمینے میں ۴۶ء۴۲ کروڑ روپے ہو جانا اصل میں ۱۹۶۱ ۔ ۱۹۶۲ء میں مقرر کردہ فنانس کمیشن کی سفارشات کی اساس پر ترمیم شدہ تخصیص کے باعث ہے ۔

ریزمین کا فیصلہ ثالثی ۔ یاد رہے کہ ریزمین کے فیصلہ ثالثی کے تحت مرکزی حکومت کی طرف سے عائد کردہ محصولات کی خالص رقوم میں سے ایک حصہ کا استحقاق حسب ذیل فارمولے کے مطابق صوبائی حکومت کو پہنچتا تھا ۔

(۱) سیلز ٹیکس ۔ صوبے کی خالص وصولیات کا نصف جمع کراچی کی خالص وصولیات کا نصف ماسوائے اس ۶ فیصد کے جو کراچی کے لیے مخصوص ہے ۔

(۲) انکم ٹیکس ۔ ملک کی خالص وصولیات کے نصف کا ۵۵ فیصد ماسوائے اس رقم کے جس کی وصولی کراچی میں کی جاتی ہے اور اس رقم کے جو وفاقی یافت سے بازیاب ہوتی ہے ۔

(۳) مرکزی محصول آبکاری ۔ تمباکو چھالیہ اور چائے پر مرکزی محصول آبکاری کی خالص وصولیات کے نصف کا ۵۵ فیصد ۔

(۴) امداد ۔ سابق شمالی مغربی سرحدی صوبے کے لیئے ۱ء۲۵ لاکھ اور بلوچستان قبائلی علاقوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیے جو مغربی پاکستان میں مدغم کر دئے گئے تھے ۱ء۰۲ لاکھ کی امداد ۔

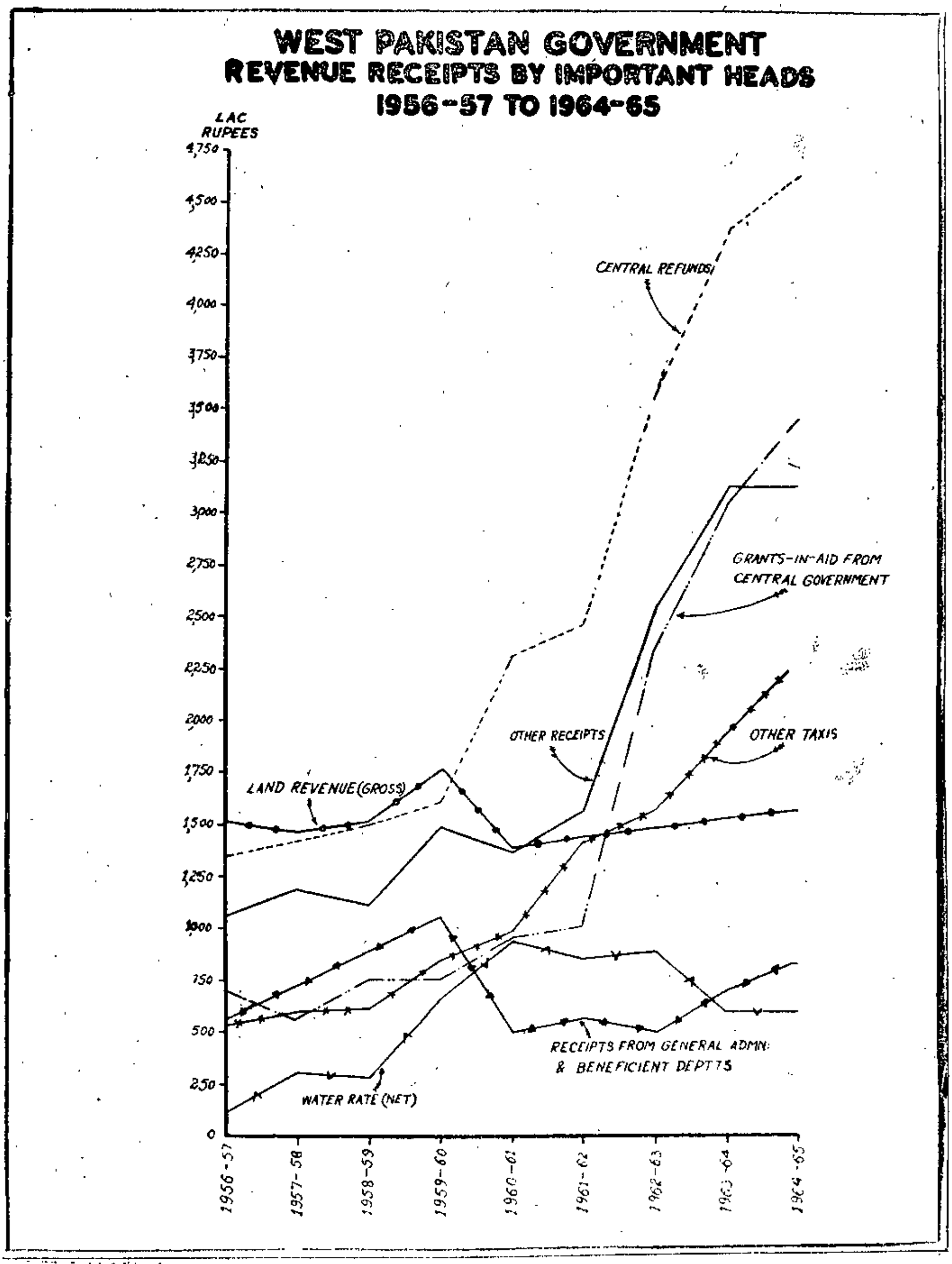
WEST PAKISTAN GOVERNMENT
REVENUE RECEIPTS BY IMPORTANT HEADS
1956-57 TO 1964-65
LAC RUPEES
4,750
4,500
4,250
4,000
3,750
3,500
3,250
3,000
2,750
2,500
2,250
2,000
1,750
1,500
1,250
1,000
750
500
250
0
CENTRAL REFUNDS
GRANTS-IN-AID FROM CENTRAL GOVERNMENT
OTHER RECEIPTS
OTHER TAXES
LAND REVENUE (GROSS)
RECEIPTS FROM GENERAL ADMN. & BENEFICIENT DEPTTS
WATER RATE (NET)
1956-57
1957-58
1958-59
1959-60
1960-61
1961-62
1962-63
1963-64
1964-65

فنانس کمیشن کی سفارشات - مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر فیصلوں کے نتیجے میں مرکزی حکومت کے حسب ذیل محاصل کی تقسیم مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ان کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے حسب ذیل طور پر گئی تھی :-

سیلز ٹیکس کی خالص وصولیات کا ۶۰ فیصد تمباکو چھالیہ
اور چائے پر مرکزی
محصولات آبکاری کی خالص وصولیات کا ۶۰ فیصد کپاس
اور پٹ سن پر محصولات برآمد کا ۱۰۰ فی صد
انکم ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکس کا جس میں کراچی کی وصولیات
شامل ہیں ماسوائے وصول شدہ محصولات بسلسلہ وفاقی یافت
۵۰ فی صد -

سیلز ٹیکس کی وصولیات کے تحت قابل تقسیم رقم کا ۲۰ فی صد جس کی تخصیص دونوں صوبوں کو وصولی اور بقایا کے تناسب کی اساس پر اور تناسب آبادی کے لحاظ سے کی گئی تھی۔

مزید براں مرکزی حکومت صوبوں کے لئے موجودہ امداد جاری رکھنے اور سال ۱۹۶۲-۶۳ء کے آغاز سے تین سال کے خدمات قرضہ کے اخراجات کی بازیابی سے چار کروڑ روپے فی سال کی حد تک دستبردار ہو جانے پر راضی ہو گئی تھی۔

ترمیم شدہ تخصیص کے نتیجے کے طور پر صوبے کو ۲۴۶۷ کروڑ برائے سال ۱۹۶۱-۶۲ء کے مقابلے میں ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران میں ۲۵۶۹ کروڑ کی تخصیص کی گئی - آئندہ مالی سال کے تخمینہ جات میں "مرکز کی واپسیاں" کے تحت وصولیات کی رقم ۲۴۶۴ کروڑ ہے -

دیگر محصولات - ان میں زرعی محصول آمدنی صوبائی آبکاری اسٹام رجسٹریشن موٹر گاڑیوں کے تحت وصولیات اور دیگر ٹیکس و محصولات بمع محصولات تفریحات وجائداد غیر منقولہ شامل ہیں - سال رواں کے لئے دیگر محصولات کے ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۳۴ کروڑ روپے کے ہیں - سال آئندہ کے لئے تخمینہ جات کی رقم ۲۲۶۵۴ کروڑ ہے - اس اضافے کا باعث اصل میں صوبائی حکومت کے وہ نئے محاصل ہیں جن کی آمدنی سال رواں کے ابتدائی تخمینے میں شامل نہیں کی گئی تھی - سال آئندہ کے اعداد میں اضافے کی دوسری وجہ "قانون اضافہ مالیت نقل مجریہ ۱۹۶۰ء کی بنا پر نقل پراجیکٹ کالونی سے سال رواں کے ۵۱ لاکھ روپے کے ترمیم شدہ اعداد کے مقابلے میں ۶۰ لاکھ روپے کی متوقع بازیابی ہے۔

آبیانہ (خالص) محاصل آبیانہ جو ۱۹۵۹-۱۹۶۰ء میں ۶٫۷۵ کروڑ تھا۔ ۱۹۶۰-۱۹۶۱ء میں بڑھ کر ۹٫۴۷ کروڑ ہوگیا۔ یہ اضافہ جیسا کہ اس سے قبل ذکر کیا گیا ہے۔ مالیہ اراضی سے آبیانہ کی علیحدگی کی بنا پر ہوا تھا ذیلی نقشے سے سال رواں اور آئندہ سال کے آبیانہ (خالص) کی وصولی سے متعلق صورت حال واضح ہو جائے گی :-

(اعداد کروڑں میں)

نوعیت	تخمینہ جات ۱۹۶۳-۶۴ء	ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۳-۶۴ء	تخمینہ جات ۱۹۶۴-۶۵ء
آبپاشی بلاواسطہ محاصل	۱۶٫۵۲	۱۸٫۰۴	۱۸٫۴۰
کارہائے آبپاشی جن کیلئے کوئی حساب سرمایہ نہیں رکھا جاتا -	٫۱۵	٫۱۱	٫۱۱
میزان	۱۶٫۶۷	۱۸٫۱۵	۱۸٫۵۱
منہا کار اجرائی اخراجات	-۱۰٫۱۱	-۱۲٫۱۸	-۱۲٫۱۸
خالص بقایا	۶٫۵۶	۵٫۹۷	۵٫۹۰

یہ بات مشاہدے میں آئے گی کہ جہاں بلا واسطہ آبپاشی کے محاصلات میں اضافے کی توقع ہے وہاں بالخصوص کھلی نہروں کے بڑھتے ہوئے اخراجات نگہداشت کی وجہ سے کار اجرائی کے اخراجات میں بھی اضافے کا امکان ہے۔

عام انتظامی اور رفاہی محکموں سے وصولیات۔ ترمیم شدہ تخمینے ۶٫۹۶ کروڑ روپے کے ہیں اور سال آئندہ کے تخمینہ جات کی رقم ۸٫۴۷ کروڑ روپے ہے۔ اس مد کے تحت سال ۱۹۵۹-۱۹۶۰ء سے جب کہ وصولیوں کے اعداد ۱۰٫۶۴ کروڑ تک پہنچ گئے تھے۔ محاصل میں کمی ہو رہی ہے۔ سال آئندہ کے تخمینہ جات میں اضافے کی اصل وجہ میونسپل کمیٹیوں اور ضلع کونسلوں کا پرائمری تعلیم کے لئے ۱٫۹۰ کروڑ کا حصہ ہے۔ جو بالترتیب آمدنی کے ۱۰ فی صد اور مقامی شرح کے

۳۰ فیصد کی اساس پر مبنی ہے۔

مرکزی حکومت سے امدادی رقوم۔ یہ رقمی عطیات مرکزی حکومت کی جانب سے صوبائی حکومت کو وقتاً فوقتاً مہیا کردہ مالی امداد کی مقدار کو ظاہر کرتے ہیں۔ سال رواں کے ترمیم شدہ اعداد ۲۰۶۲۶ کروڑ ہیں۔ اس مد میں آئندہ سال کے تخمینے ۲۴۶۶۸ کروڑ ہیں۔ اس اضافے کی اصل وجہ دیہی تعمیرات کے پروگرام کے لئے مرکزی حکومت کی جانب سے سال رواں اور سال آئندہ کے دوران میں بالترتیب ۱۰ کروڑ روپے اور ۱۵ کروڑ روپے کی گرانٹ ہے۔

دیگر محاصل۔ دوسرے محاصل میں صوبائی حکومت کے دیئے ہوئے قرضوں اور پیشگیوں پر سود غیر معمولی محاصل سامان تحریر اور طباعت کے محاصل نیز جنگلات اور دیگر متفرق مدوں کے تحت محاصل شامل ہیں۔

محاصل سے واجب الادا اخراجات۔ ذیلی نقشہ ۵۷-۱۹۵۶ء سے اب تک محاصل سے واجب الادا اخراجات میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ سال رواں کے ترمیم شدہ اعداد کا مقابلہ سال آئندہ کے تخمینے سے کیا گیا ہے۔

محاصل سے واجب الادا اخراجات

(روپے لاکھوں میں)

نوعیت	۵۷-۱۹۵۶	۵۸-۱۹۵۷	۵۹-۱۹۵۸	۶۰-۱۹۵۹	۶۱-۱۹۶۰	۶۲-۱۹۶۱	۶۳-۱۹۶۲	۶۴-۱۹۶۳	۶۵-۱۹۶۴
محاصل سے براہ راست مطالبات	۴,۰۲	۳,۹۰	۴,۴۳	۴,۹۴	۴,۶۴	۵,۲۹	۵,۵۸	۵,۹۶	۶,۱۹
عام دیوانی انتظام اور نظم ونسق	۱۳,۳۰	۱۵,۱۴	۱۵,۶۰	۱۶,۹۵	۱۵,۶۴	۱۸,۹۴	۲۰,۴۱	۲۲,۴۶	۲۴,۳۲
خدمات قرضہ	۵,۷۸	۵,۲۶	۶,۵۹	۲,۵۸	۲,۷۶	۲,۵۱	۱۵,۱۶	۱۹,۴۳	۲۲,۴۷
محکمہ آبپاشی ورفاہی محکمہ جات اور دیگر کارہائے دیوانی (حساب محاصل بر ترقیاتی خرچ سمیت)	۲۶,۷۱	۳۰,۵۴	۳۵,۵۴	۳۵,۸۰	۳۸,۸۱	۴۷,۲۷	۵۷,۹۴	۷۶,۲۷	۹۴,۶۹
دیگر متفرق اخراجات	۵,۱۲	۵,۳۱	۵,۰۷	۵,۴۲	۵,۷۸	۶,۹۵	۶,۸۸	۶,۳۳	۷,۱۰
فاضلات محاصل	۳,۷۵	۲,۷۱	۲	۱۶,۵۱	۱۶,۶۸	۱۲,۳۷	۲۲,۵۰	۲۲,۰۵	۹,۹۶
میزان	۵۸,۶۸	۶۲,۸۶	۶۷,۲۵	۸۲,۲۰	۸۴,۴۱	۹۳,۳۳	۱,۲۸,۷۷	۱,۵۲,۸۰	۱۶۴,۷۳

مندرجہ بالا اعداد گراف کی شکل میں بھی پیش کئے گئے ہیں۔

WEST PAKISTAN GOVERNMENT
EXPENDITURE CHARGED TO REVENUE BY IMPORTANT HEADS: 1956-57 TO 1964-65

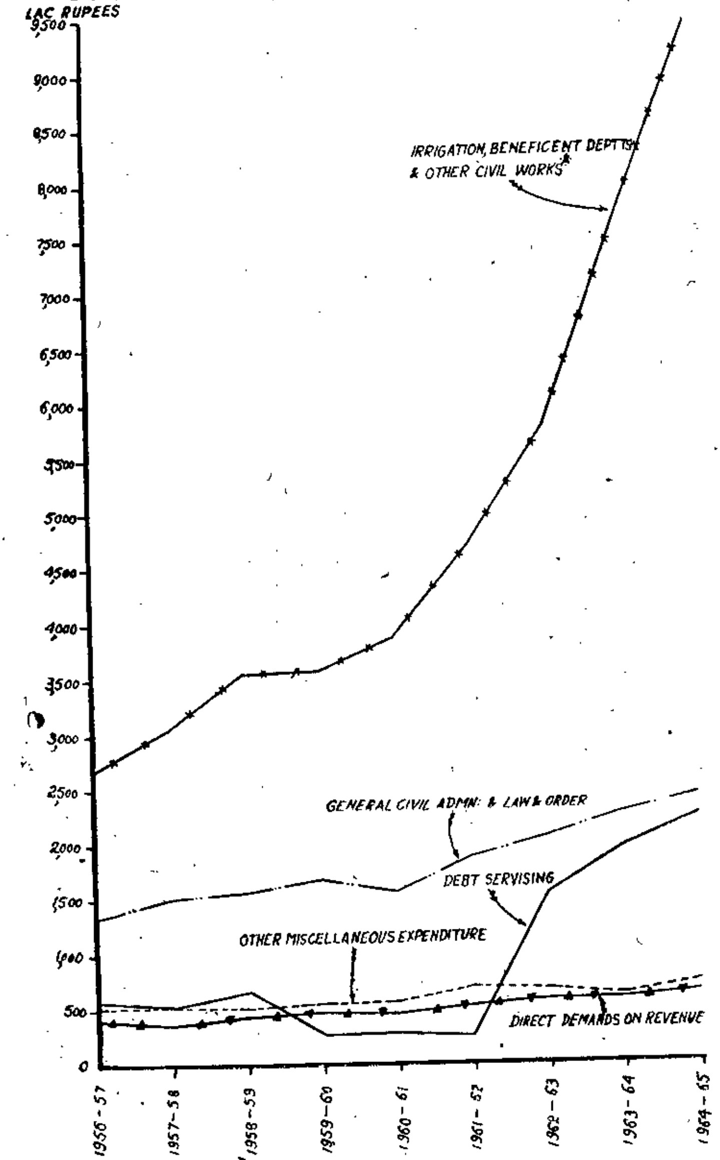

* INCLUDING DEVELOPMENT EXPENDITURE ON REVENUE ACCOUNT

اخراجات محاصل ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ء:- سال رواں کے میزانیے میں محاصل سے واجب الادا اخراجات کے لئے ۶۹ ء ۱۲۲ کروڑ روپے کی ایک رقم مہیا کی گئی تھی۔ ترمیم شدہ اعداد کے مطابق اخراجات کی رقم ۷۵ ء ۱۳۰ کروڑ روپے ہے۔ اخراجات محاصل میں اضافے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ۱۰ کروڑ روپے کی ایک رقم دیہی تعمیرات کے پروگرام کے سلسلے میں سال رواں کے اصل میزانیہ میں حساب سرمایہ کے تحت اس خیال کے پیش نظر مہیا کی گئی تھی کہ اس پروگرام پر محکمہ تعمیرات عامہ کی وساطت سے عملدرآمد کیا جائے گا۔ بعد ازاں اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ اس پروگرام کو بنیادی جمہوریتوں کی وساطت سے عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ جن کو ان کے تیار کردہ اور حاکم مجاز کی طرف سے منظور شدہ منصوبوں کے لئے گرانٹ دی جائے گی۔ چونکہ ان گرانٹوں کے حساب کا اندراج مد حساب سرمایہ کی بجائے محاصل کے تحت ہوتا ہے۔ لہٰذا ضمنی بجٹ کے ذریعے گنجائش مہیا کر لی گئی تھی۔

اخراجات محاصل ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء:- سال آئندہ کے لئے محاصل سے واجب الادا اخراجات کا تخمینہ ۷۷ ء ۱۵۴ کروڑ روپے ہے۔ یہ ترقیاتی پروگرام سے متاثر ہوا ہے۔ محاصل سے واجب الادا اخراجات ترمیم شدہ تخمینوں میں ۰۳ ء ۳۳ کروڑ روپے سے بڑھ کر میزانیہ میں ۱۴ ء ۴۶ کروڑ روپے ہو جائیں گے۔ نیز رفاہی محکموں کے متوالی اخراجات میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا۔

خدمات قرضہ:- متعلقہ نقشے کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوگی کہ ۱۹۵۶ - ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۴ء - ۱۹۶۵ء تک کی مدت میں مد خدمات قرضہ کے تحت اخراجات محاصل میں سب سے بڑا اضافہ ۷ ء ۲۸۸ فیصد کا ہے۔ ۱۹۵۶ء - ۱۹۵۷ء میں ۷۸ ء ۵ کروڑ کے خدمات قرضہ کے واجبات ۱۹۶۳ء - ۱۹۶۴ء (ترمیم شدہ تخمینہ جات) کے دوران میں بڑھ کر ۱۹۶۴ء کروڑ ہو گئے اور تخمینہ کے مطابق ۱۹۶۴ء - ۱۹۶۵ء کے دوران میں ۷۴ ء ۲۲ تک پہنچ جائیں گے۔ مالی سال رواں کے مقابلے میں آئندہ مالی سال کے دوران میں خدمات قرضہ کے واجبات میں اضافہ کی شرح ۶ ء ۱۵ فیصد ہوگی۔

رفاہی محکمے:- رفاہی محکموں وغیرہ کے اخراجات میں ۱۹۵۶ - ۱۹۵۷ء کے مقابلے

میں ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء کے دوران میں ۲۵۴ء۵ فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ مالی سال رواں کے ترمیم شدہ اعداد کے مطابق ان اخراجات کی رقم ۲۷ء۶۷ کروڑ ہے۔ آئندہ مالی سال کے تخمینہ جات کی رقم ۹۴ء۶۹ کروڑ ہے اور ۲۴۲ء۲ فیصد اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔

عام دیوانی انتظام: یہ بات معنی خیز ہے کہ صوبے کے عام انتظام دیوانی اور نظم و نسق اور دیگر متفرق سرگرمیوں پر اخراجات میں اضافے کو زیادہ تیزی کے ساتھ نہیں بڑھنے دیا گیا ہے۔ ۱۹۵۶ - ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء تک اس مد پر اخراجات میں ۶۷ء۶ فی صد کا اضافہ ہوگا۔ مالی سال رواں کے لئے اخراجات کے ترمیم شدہ اعداد ۳۵ء۰۵ کروڑ ہیں۔ سال آئندہ کے لئے تخمینی اعداد ۳۷ء۶۱ کروڑ ہیں۔ جو صرف ۷ء۳ فیصد کے اضافہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ عام صورت حال کی وضاحت ذیل کے نقشے میں کی گئی ہے۔

(روپے کروڑوں میں)

سرگرمیاں	اخراجات محاصل بدوران سال ۱۹۵۶ - ۱۹۵۷ء	تخمینہ برائے سال ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء	فیصد اضافہ
رفاہی محکموں پر اخراجات اور تعمیرات آبپاشی اور دیگر تعمیرات کی نگہداشت پر اخراجات بشمول ترقیاتی اخراجات بحساب محاصل	۲۶ء۷۱	۹۴ء۶۹	۲۵۴ء۵
عام انتظام دیوانی اور نظم و نسق اور دیگر متفرق سرگرمیوں پر اخراجات	۲۲ء۴۴	۳۷ء۶۱	۶۷ء۶
خدمات قرضہ	۵ء۷۸	۲۲ء۴۷	۲۸۸ء۷

حسب ذیل نقشے میں حساب محاصل کا آخری خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ جو موجودہ سال کے ترمیم شدہ تخمینوں اور ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء کے تخمینہ جات میزانیہ پر مبنی ہے

حساب محاصل

(روپے کروڑوں میں)

وصولیاں	ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۳-۶۴ء	تخمینہ میزانیہ ۱۹۶۴-۶۵ء	ادائیگیاں	ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۳-۶۴ء	تخمینہ میزانیہ ۱۹۶۴-۶۵ء
مالیہ اراضی (جملہ)	۱۵٫۳۳	۱۵٫۶۹	عام انتظام، پولیس اور دیگر متفرق سرگرمیوں پر کل غیر ترقیاتی اخراجات	۳۵٫۰۵	۳۷٫۶۱
مرکزی واپسی	۴۳٫۵۷	۴۶٫۴۲	خدمات قرضہ	۱۹٫۴۳	۲۲٫۴۷
دیگر محصولات	۱۹٫۴۳	۲۲٫۴۵	رفاہی محکموں مثلاً تعمیرات دیوانی، آبپاشی، تعلیم، صحت اور زراعت پر کل غیر ترقیاتی اخراجات	۴۲٫۴۴	۴۸٫۵۴
آبیانہ (خالص)	۵٫۹۷	۵٫۹۰			
عام انتظامی اور رفاہی محکموں سے وصولیاں	۶٫۹۶	۸٫۴۷			
مرکزی حکومت سے امدادی رقوم	۳۰٫۳۶	۳۴٫۶۸	حساب محاصل پر ترقیاتی خرچ	۳۳٫۸۳	۴۶٫۱۵
دیگر وصولیاں	۳۱٫۱۸	۳۱٫۱۲	فاضلات محاصل	۲۲٫۰۵	۹٫۹۶
میزان	۱,۵۲٫۸۰	۱,۶۴٫۷۳		۱,۵۲٫۸۰	۱,۶۴٫۷۳

اگلے صفحہ پر موجودہ گراف سال ۱۹۵۶-۵۷ء سے لے کر اب تک محاصل کی وصولیات اور اخراجات کی تقابلی صورت حال کو ظاہر کرتا ہے۔

حساب سرمایہ

سال رواں کے ترمیم شدہ اعداد اور تخمینہ جات میزانیہ برائے ۱۹۶۴-۶۵ء کی اساس پر صوبے کے حساب سرمایہ کی صورت حال کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے

حساب سرمایہ

(روپے کروڑوں میں)

وصولیاں	ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۳-۶۴ء	تخمینہ جات میزانیہ ۱۹۶۴-۶۵ء	ادائیگیاں	ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۳-۶۴ء	تخمینہ جات میزانیہ ۱۹۶۴-۶۵ء
فاضلات حساب محاصل	۲۲.۰۵	۹٫۹۶	حکومت کی طرف سے براہ راست سرمایہ اندازی	۹۰٫۳۰	۹۳٫۸۸
جاری کردہ قرضوں اور مستقل رقوم سے وصولیات	۱٫۹۹	۴٫۶۲			
مرکزی حکومت سے قرضوں اور عطیات کی وصولیاں اور مرکزی سرمایہ اندازیاں جس میں مرکزی حکومت کے ذریعے موصول شدہ غیر ملکی امداد بھی شامل ہے۔	۱۰۸٫۶۳	۱۰۰٫۴۶	اغراض ترقیات کے لئے پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے، واپڈا، اے۔ ڈی۔ بی۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی، کے۔ ڈی۔ اے اور دیگر اداروں اور زراعت پیشہ لوگوں کو قرضے اور پیشگیاں	۶۶٫۹۶	۸۰٫۵۱
			غیر ترقیاتی اخراجات	۵٫۲۱	-۱٫۴۳

(اگلے صفحہ پر دیکھئے)

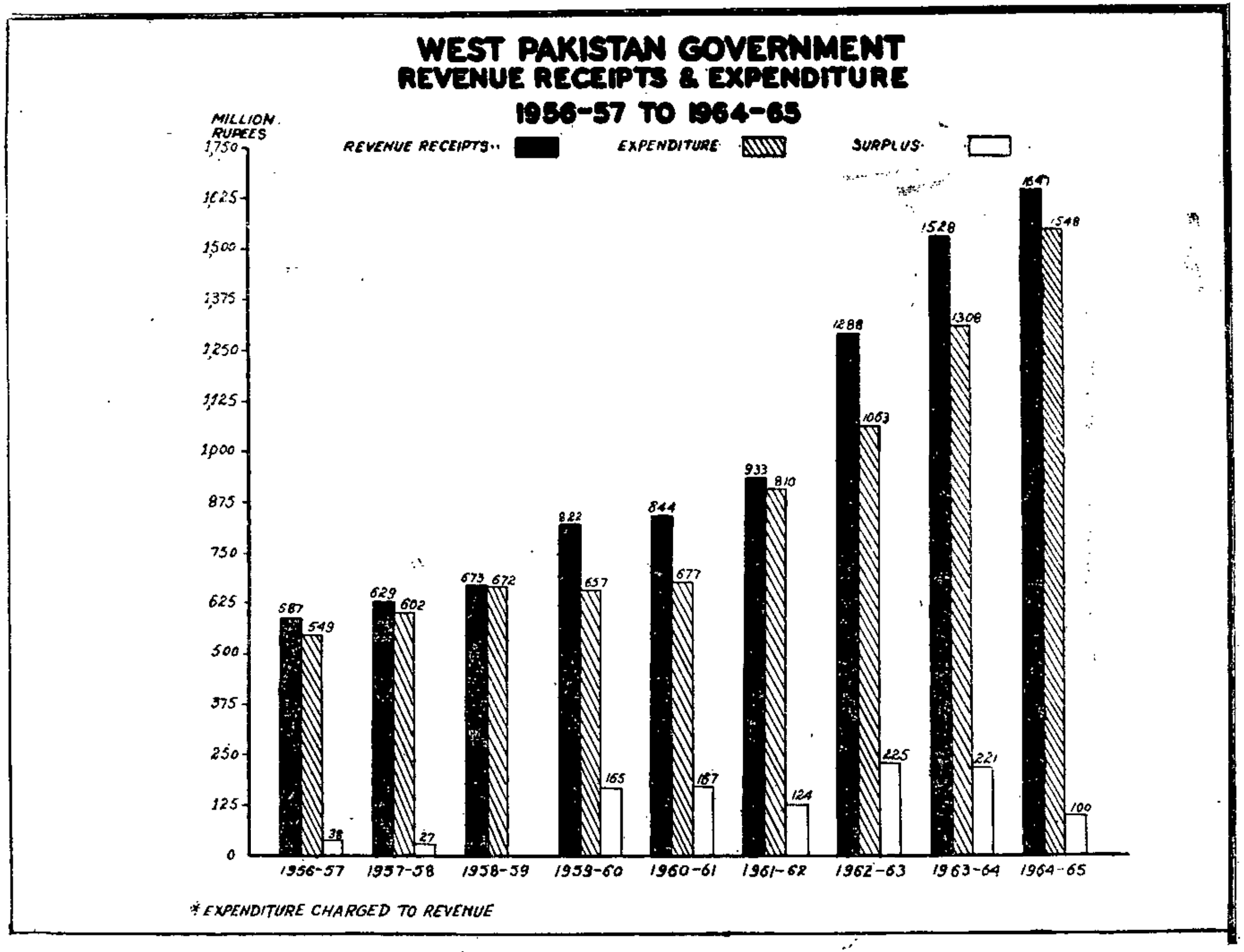

WEST PAKISTAN GOVERNMENT
REVENUE RECEIPTS & EXPENDITURE
1956-57 TO 1964-65
MILLION RUPEES
REVENUE RECEIPTS
EXPENDITURE
SURPLUS
1750
1625
1500
1375
1250
1125
1000
875
750
625
500
375
250
125
0
587
549
38
629
602
27
673
672
822
657
165
844
677
167
933
810
124
1288
1063
225
1528
1308
221
1647
1548
100
1956-57
1957-58
1958-59
1959-60
1960-61
1961-62
1962-63
1963-64
1964-65
* EXPENDITURE CHARGED TO REVENUE

وصولیاں	ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۳-۶۴ء	تخمینہ جات میزانیہ ۱۹۶۴-۶۵ء	ادائیگیاں	ترمیم شدہ تخمینے ۱۹۶۳-۶۴ء	تخمینہ جات میزانیہ ۱۹۶۴-۶۵ء
صوبائی وسائل بشمول مدات امانت	۲۵٫۷۳	۳۷٫۳۲	مرکزی قرضوں کی باز ادائی	۵٫۱۶	۵٫۵۹
کل وصولیات	۱۵۸٫۴۰	۱۵۲٫۳۶	مد سائر خرچ	۶٫۶۵	۱۲٫۰۰
نقد بقایوں سے استفادہ	-۶٫۱۱	۸٫۱۹			
ترقیاتی اخراجات میں متوقع کمی	..	۳۰٫۰۰			
میزان	۱۵۲٫۲۹	۱۹۰٫۵۵	میزان	۱۵۲٫۲۹	۱۹۰٫۵۵

اخراجات سرمایہ:- حساب سرمایہ کے تقریباً تمام اخراجات ترقیاتی پروگرام بلاشمول معاملات تجارت حکومت کو عملی جامہ پہنانے کے باعث ہیں. حساب سرمایہ پر سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ میں اخراجات کی رقم ۱۸۱٫۶۷ کروڑ تھی. اخراجات سرمایہ کے ترمیم شدہ تخمینہ جات برائے سال رواں ۱۵۲٫۲۹ کروڑ کے ہیں اور اخراجات میں ۱۶٫۲ فی صد کی غیر نمایاں کمی کو ظاہر کرتے ہیں.

سال رواں میں وصولیات سرمایہ کا اندازہ ۱۷۴٫۰۹ کروڑ ہے۔ ترمیم شدہ تخمینہ جات کی رقم ۱۵۸٫۴۰ کروڑ ہے۔ وصولیات میں کمی کی اصل وجہ مرکزی حکومت کی طرف سے موصول شدہ قرضوں کی رقوم میں کمی ہے۔ یہ قرضہ جات اصل تخمینے کے مطابق ۱۱۲٫۶۲ کروڑ تھے. لیکن ترمیم شدہ تخمینوں میں گھٹاکر ۹۶٫۳۶ کروڑ کر دیئے گئے ہیں۔ امانتوں اور ترسیل رقوم کی مدات (خالص) میں بھی ۷٫۴۹ کروڑ سے ۵۰٫۸۵ کروڑ کی تخفیف ہوگئی ہے۔ تخفیف کے ایک حصے کی دوسری وصولیات سرمایہ میں اضافے سے تلافی ہوگئی ہے۔

وصولیات سرمایہ

فاضلات محاصل:- سال رواں کے ۴۸،۱۱ کروڑ کے تخمینہ جات میزانیہ کے مقابلے میں سال آئندہ کے لئے فاضلات حساب محاصل کا تخمینہ ۹،۹۶ کروڑ کا ہے۔ ترقیاتی پروگرام کے نتیجے کے طور پر صوبے کے وسائل پر مزید بار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حساب محاصل پر خاطر خواہ توفیر کافی اطمینان بخش ہے.

اجرائے قرضہ اور مستعار رقوم سے وصولیات:- سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ کے مطابق اس حساب کے محاصل کا اندازہ ۹۷،۰۰ کروڑ کے منفی اعداد کا لگایا گیا تھا. ترمیم شدہ تخمینوں میں وصولیات ۹۹،۱۱ کروڑ اور سال آئندہ کے تخمینہ جات میں ۶۲،۴ کروڑ دکھائی گئی ہیں۔

مرکزی حکومت وغیرہ سے قرضوں اور عطیات کی وصولیات:- سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینہ جات ۶۲،۰۰۱ کروڑ کے ہیں۔ جبکہ تخمینہ جات میزانیہ کی رقم ۲۳،۲۵۱ کروڑ تھی. یہ تخفیف مرکزی حکومت سے قرضوں کی کمتر وصولیوں کی وجہ ہے۔ جن کا ابتدائی تخمینہ ۶۲،۲۱۱ کروڑ کا تھا اور جن کو اب ترمیم شدہ تخمینے کے مطابق ۹۷،۳۶ کروڑ کر دیا گیا ہے. سال آئندہ کے تخمینہ جات میزانیہ کی رقم ۴۶،۰۰۱ کروڑ ہے.

صوبائی وسائل بشمول مدات امانت:- سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ کے ۹۷،۳۸ کروڑ کی رقم ترمیم کر کے ۳۷،۲۵ کروڑ کر دی گئی ہے.

سال آئندہ کے تخمینہ جات ۳۲،۳۷ کروڑ کے ہیں اور سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینوں پر ۵۹،۱۱ کروڑ کے اضافے کو ظاہر کرتے ہیں.

نقد بقایا سے استفادہ:- سال رواں کے میزانیہ (بجٹ) میں تخمینہ لگایا گیا تھا کہ صوبہ حساب سرمایہ پر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے نقد بقایا کو ۸۷،۶ کروڑ تک استعمال میں لائے گا. ترمیم شدہ اعداد کے مطابق نقد بقایا میں ۱۱،۶ کروڑ کی بچت ظاہر ہوتی ہے. سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینوں کے مطابق تخمینہ جات میزانیہ کے ۸۹،۴۷۱ کروڑ کے مقابلے میں وصولیات سرمایہ کا اندازہ ۸۶،۴۰۱ کروڑ ہے۔ اس طرح اخراجات سرمایہ ۷۶،۸۱۱ کروڑ کے تخمینہ جات میزانیہ سے گھٹ کر ۲۹،۵۲۱ کروڑ ہو گئے ہیں۔

سال آئندہ کے لئے وصولیات سرمایہ میں تخمینی اخراجات سرمایہ کے مقابلے میں کل ۱۹ ، ۸ کروڑ کا فرق ہے ۔ اس میں سے ۵ کروڑ روپے کی کمی ترقیاتی وجوہ کی بناپر ہے ۔ یہ کمی مزید وسائل تلاش کرکے یا مرکز سے بیشتر امداد حاصل کرکے یا نقد بقایا جات میں کمی پوری کرنی پڑے گی ۔

سابقہ تجربات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ترقیاتی اخراجات میں کمی واقع ہوتی رہی ہے ۔ چنانچہ سال آئندہ کے دوران میں اس کمی کا اندازہ ۱۵ فیصد یا ۳۰،۰۰ کروڑ روپے ہے اور یہ رقم بھی حساب سرمایہ کاری میں لے لی گئی ہے ۔

اخراجات سرمایہ

حکومت کی طرف سے براہ راست سرمایہ کاری :۔ سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ کے اعداد ۳۵، ۸۰ کروڑ تھے ۔ ترمیم شدہ تخمینے کی رقم ۳۰، ۶۸ کروڑ ہے ۔ مالی سال آئندہ کے دوران میں زیادہ سرمایہ اندازی کی توقع ہے اور ۱۹۶۴ ۔ ۱۹۶۵ء کے تخمینہ جات میزانیہ میں ۰۸، ۹۳ کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے ۔

خود مختار اداروں وغیرہ کو قرضہ جات اور پیشگیاں :۔ سال رواں کے میزانیہ میں ۱۷، ۴۳ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی تھی ۔ ترمیم شدہ تخمینوں کی رقم ۹۷، ۶۶ کروڑ ہے ۔ سال آئندہ کے تخمینے خاصے زیادہ ہیں ۔ اور ان میں ۸۰،۵۱ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔

مرکزی قرضوں کی بازادائی :۔ ابتداً یہ تخمینہ لگایا گیا تھا کہ مالی سال رواں کے دوران میں صوبائی حکومت ۱۸، ۷ کروڑ تک کی مالیت کے مرکزی قرضوں کی بازادائی کر سکے گی ۔ اب بازادائی کا اندازہ ۱۶، ۵ کروڑ لگایا گیا ہے ۔ سال ۱۹۶۴ ۔ ۱۹۶۵ء کے لئے اس سلسلے میں ۵۹، ۵ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔

مد سائر خرچ :۔ سال رواں کے دوران میں ۱۰ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی تھی ۔ اس کے مقابلے میں سال آئندہ کے لئے ۱۲ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ حالانکہ ۱۹۶۴ ۔ ۱۹۶۵ء کے دوران میں مجوزہ اخراجات محاصل سال رواں کے اخراجات کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں ۔ آئین کے آرٹیکل ۵۴ (۲) بمع آرٹیکل ۸۹ کے مطابق مد سائر خرچ کے تحت ۴۷، ۱۵ کروڑ کی گنجائش رکھی جا سکتی تھی لیکن غیر متوقع مدات پر خرچ کو کم سے کم سطح پر رکھنے کے لئے بہت کم رقوم کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔

باب ۴

ترقیاتی پروگرام

تعمیراتی پروگرام

باب ۴

ترقیاتی پروگرام

تمہید - سال ۱۹۶۰ء میں منصوبہ بندی کمیشن نے وزارتِ مالیات کی منظوری مابعد پر دوسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے "ترقیاتی خرچ" کا ایک نیا مفہوم اختیار کیا۔

مذکورہ کمیشن نے ان بنیادی تصورات کی وضاحت کردی ہے جو ترقیاتی خرچ کی حدود معیّن کرتے وقت ملحوظ رکھنے ضروری ہیں یعنی :-

(۱) اس کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ملک کے طبعی وسائل میں ارتباط وسعت و ارتقاء پیدا ہو۔

(۲) اس سے عوام کے علم، ہنرمندی اور پیداواری صلاحیتوں میں اضافہ ہو۔

(۳) اس سے اس اہلیت کی حوصلہ افزائی ہو جس کی بنیاد پر موجودہ وسائل سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حسب ذیل قسم کے اخراجات ترقیاتی متصور کیے جاتے ہیں :-

(الف) زراعت وصنعت سے متعلق جملہ ایسی مدات خرچ شامل کی جائیں گی جو موجودہ استعداد کی تبدیلی یا توسیع یا جدید استعداد کی تخلیق کا نتیجہ ہوں۔

(ب) حمل ونقل، مواصلات، آبپاشی، برقی توت، بنکاری، بیمے وغیرہ سے متعلق اب تمام خرچ شامل کیا جائے گا جو موجودہ استعداد کی تبدیلی یا توسیع یا جدید طبعی استعداد کی تخلیق کے لئے درکار ہو۔

(ج) معاشرتی خدمات مثلاً تعلیم، صحت، سماجی بہبود، اور افرادی قوّت کی افزائش کے زمرے میں منصوبے کی سکیموں سے متعلق صرف متوالی خرچ کو ترقیاتی سمجھا جائے گا۔

(د) کارہائے سول سے متعلق اس مجموعی سرمایہ کاری کو جو عمارات و شارعات کی مد میں ہو (دفاعی اغراض کے لئے مختص عمارات وشارعات کے سوا) ترقیاتی پروگرام میں

شامل کیا جائے گا۔

ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ء

سال ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام پر کل ۶۷ر ۱۸۱ کروڑ روپے کے صرف سرمایہ کا اندازہ تھا۔
سال ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے ان میں ترقیاتی خرچ کا ترمیم شدہ تخمینہ ۶۷ر ۱۶۳ کروڑ روپے ہے جس کا سیکٹر وار تجزیہ حسب ذیل ہے:-

	میزانیہ کروڑ روپے	ترمیم شدہ کروڑ روپے
زراعت	۲۴ر۱۲	۲۲ر۶۹
پانی اور بجلی	۷۱ر۷۶	۶۶ر۵۵
صنعتیں	۱۱ر۹۵	۸ر۲۴
نقل و حمل اور مواصلات	۲۹ر۶۷	۲۶ر۸۳
تعمیر مکانات اور آبادکاری	۱۴ر۵۰	۱۳ر۵۳
تعلیم و تربیت	۳ر۵۴	۱۲ر۸۴
صحت	۴ر۸۹	۴ر۶۳
افرادی قوت و معاشرتی بہبود	۱ر۲۴	۰ر۳۶
تعمیراتی پروگرام	۱۰ر۰۰	۱۰ر۰۰
میزان	۱،۸۱ر۶۷	۱،۶۳ر۶۷

میزانیہ اور ترمیم شدہ میزانیہ میں ۱۰ فیصد کی کمی ہے۔
آئندہ مالی سال میں ترقیاتی پروگرام کیلئے کل ۴۵ر ۱۰ اور ۲۰ کروڑ روپے کی رقم تجویز کی گئی ہے۔
۱۹۶۰-۱۹۶۱ء سے لے کر اب تک کے ترقیاتی پروگرام کا گراف دیا گیا ہے اور ۱۹۶۰-۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء تک کی تقابلی صورت حال کا گراف بھی دیا گیا ہے۔

۱۹۶۴-۱۹۶۵ء کے سالانہ ترقیاتی پروگراموں پر سرمایہ کاری

سالانہ ترقیاتی پروگرام کے اخراجات کے لئے مختص کردہ رقوم حسب ذیل ہیں :-

(الف) اعداد کروڑ روپے میں

صوبائی میزانیے میں		۱۷۵٫۹۷
(۱) حساب محاصل (۶۳ - ب ترقیاتی)		۴۵٫۴۹
(۲) صرف سرمایہ		۶۵٫۱۳
(الف) کارہائے نمک	۰٫۰۶	
(ب) پاکستان ویسٹرن ریلوے	۳٫۹۸	
منہا انتقال بہ ریلوے بجٹ	۳٫۹۸ (—)	
(ج) محکمہ آبپاشی کی تعمیرات (بجز معلق تعمیرات)	۱۴٫۲۵	
(د) صحت عامہ کی اصلاح	۶٫۱۶	
(ھ) منصوبہ ہائے زرعی ترقی وتحقیق	۸٫۲۶	
(و) صنعتی ترقی	۴٫۴۵	
(ز) ٹاؤن ڈیویلیپمنٹ سکیم	۴٫۳۱	
(ح) حساب محاصل سے علاوہ شہری تعمیرات (بجز معلق تعمیرات)	۲۷٫۶۲	
(۳) قرضے اور پیشگیاں (ترقیات)		۶۵٫۳۴
(الف) واپڈا	۵۰٫۳۷	
(ب) زرعی ترقیاتی کارپوریشن	۶٫۹۳	
(ج) کراچی ڈیویلیپمنٹ اتھارٹی	۲٫۹۰	
(د) کاشت کاران	۱٫۳۰	
(ھ) بلدیات	۰٫۱۳	
(و) تھل ڈیویلیپمنٹ اتھارٹی	۰٫۳۰	
(ز) مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن	۰٫۸۰	
(ح) سی-ڈی-بی	۰٫۶۶	
(ط) امپرومنٹ ٹرسٹ	۰٫۴۷	
(ی) ریلوے	۱۴٫۳۹	

منہا انتقال بہ ریلوے بجٹ		۱۴٫۳۹	(ـ)
(ک) ملک پوڈر	۰٫۳۴		
(ل) دیگر ترقیاتی قرضہ جات	۱٫۱۲		
(ب) بہ مد میزانیہ ریلوے			
(الف) پروگرام سرمایہ	۸٫۳۲		
(ب) پروگرام بدل کاری	۱۶٫۷۶		
(ج) بجٹ سے باہر			۹٫۴۸
۱۔ خرچ روپیہ		۲٫۸۵	
(الف) واپڈا (دستاویزات)	۱٫۲۵		
(ب) کے۔ ڈی۔ اے	۱٫۰۰		
(ج) ڈبلیو۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی	۰٫۶۰		
(۲) غیر ملکی قرضہ جات (راست طور پر حاصل کردہ)		۶٫۶۳	
(الف) واپڈا	۲٫۷۰		
(ب) اے۔ ڈی۔ سی	۱٫۱۰		
(ج) ڈبلیو۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی	۲٫۸۳		

میزان کل (الف + ب + ج) ۲,۱۰٫۴۵

۲۔ سال ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء کے لئے زرعی ترقیاتی پروگرام کی مجموعی رقم ۲,۱۰ کروڑ روپے کے لگ بھگ ہے جس کی تقسیم حسب ذیل ہے :-

(الف) خرچ پلان	۱,۹۵٫۴۵
(ب) دیہی تعمیراتی پروگرام	۱۵٫۰۰
مجموعی زرعی ترقیاتی پروگرام	۲,۱۰٫۴۵
۱۵ فیصد کے حساب سے کمی کا اندازہ	۳۰٫۰۰
خالص زرعی ترقیاتی پروگرام	۱,۸۰٫۴۵

۳۔ زرعی ترقیاتی پروگرام میں سرمایہ کاری حسب ذیل طور پر ہوگی :-

سرمایہ کاری

صوبائی حصہ ۴۲٫۶۷

(الف) فاضلات محاصل	۲۵٫۱۹	
(ب) ریلوے کے محفوظ فرسودگی اور اصلاحی فنڈ سے خرچ	۶٫۶۲	
(ج) مرکز سے محفوظ ریلوے کی ادائیگی	۳٫۰۰	
(د) قرضہ جات مارکیٹ	۵٫۰۰	
(ھ) خود مختار اداروں کی طرف سے خود سرمایہ کاری	۲٫۸۵	
۲۔ غیر ملکی امداد/قرضہ جات		۴۷٫۰۹
(الف) قرضہ جات	۴۳٫۵۶	
(ب) گرانٹ (امداد)	۳٫۵۳	
۳۔ مرکزی امداد		۷۱٫۰۰
(الف) قرضہ جات	۵۸٫۲۵	
(ب) گرانٹ (امداد)	۱۲٫۷۵	
۴۔ دیہی تعمیرات کے لئے امداد		۱۵٫۰۰
میزان		۱،۷۵٫۷۶
سرمایہ		۴٫۶۹

صوبائی حکومت مزید وسائل کو بروئے کار لا کر تفاوت کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ آخری چارہ کار کے طور پر ممکن ہے کہ مرکزی حکومت سے مزید امداد کے لئے درخواست کرنی پڑے۔

سالِ رواں کے مقابلے میں سرمایہ کاری کی صورتِ حال گراف میں دکھائی گئی ہے۔

مجوزہ ترقیاتی پروگرام برائے ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء جس کی کل میزان ۱،۱۰٫۴۵ کروڑ روپے ہے کا سیکٹروار تجزیہ حسب ذیل ہے:

(ہندسے کروڑوں میں)

پانی اور بجلی	۷۲٫۷۷
زراعت	۳۱٫۹۷
تعمیر مکانات و آبادکاری	۱۹٫۶۰
صنعت	۱۱٫۰۲
تعلیم	۱۵٫۱۶
صحت	۷٫۲۸

حمل ونقل اور مواصلات	۳۶٫۹۰
معاشرتی بہبود	۰٫۲۳
افرادی قوت اور روزگار	۰٫۴۹
تعمیراتی پروگرام	۱۵٫۰۰
میزان	۲،۱۰٫۴۵

تعمیراتی پروگرام

تعمیراتی پروگرام پرعمل درآمد نے دیہی زندگی پر عظیم اور فوری اثر ڈالا ہے۔ اس پروگرام کو ایسی کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اس پروگرام کو تیسرے منصوبے کی مدت میں بھی جاری رکھا جائے۔ حکومت نے لوکل باڈیز اداروں کو بھی مطلع کردیا ہے کہ وہ دیہی ترقی کے لئے ایک پنجسالہ منصوبہ تیار کریں جس میں مواصلات پر خصوصی زور دیا جائے۔ موجودہ مالی سال کے دوران میں دیہی تعمیراتی پروگرام کے لئے ۱۰٫۰۰ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ اگلے مالی سال کے لئے ۱۵٫۰۰ کروڑ روپے کی تعیّن کی گئی ہے۔

مندرجہ ذیل نقشے میں موجودہ مالی سال کے دوران میں تعمیراتی پروگرام کے لئے ۱۰٫۰۰ کروڑ روپے کی ڈویژن وار تقسیم دکھائی گئی ہے:-

نام ڈویژن	رقمی تعیّن (لاکھوں میں)
پشاور ڈویژن	۸۳٫۱۰
ڈیرہ اسماعیل خان	۴۹٫۴۰
قبائلی علاقہ	۶۳٫۵۰
خاص علاقہ	۲۱٫۴۰
راولپنڈی ڈویژن	۹۰٫۶۰
سرگودھا	۱،۱۵٫۱۰
لاہور	۱،۲۰٫۶۰
ملتان	۱،۲۲٫۱۰
بہاول پور	۶۲٫۷۰
خیر پور	۹۰٫۵۰
حیدر آباد	۹۲٫۰۰
کوئٹہ	۵۹٫۵۰
قلات	۳۷٫۷۰

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
1960-61 TO 1964-65

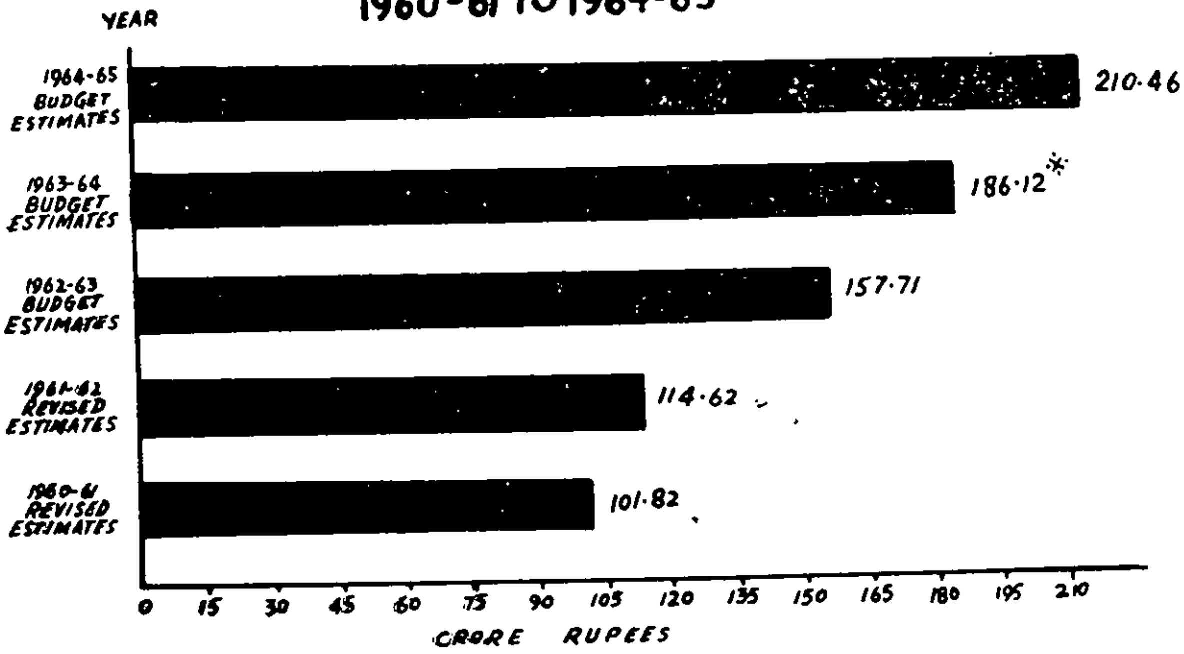

* Including 15·00 Crore Rs. Works Programme

TOTAL DEVELOPMENT PROGRAMME

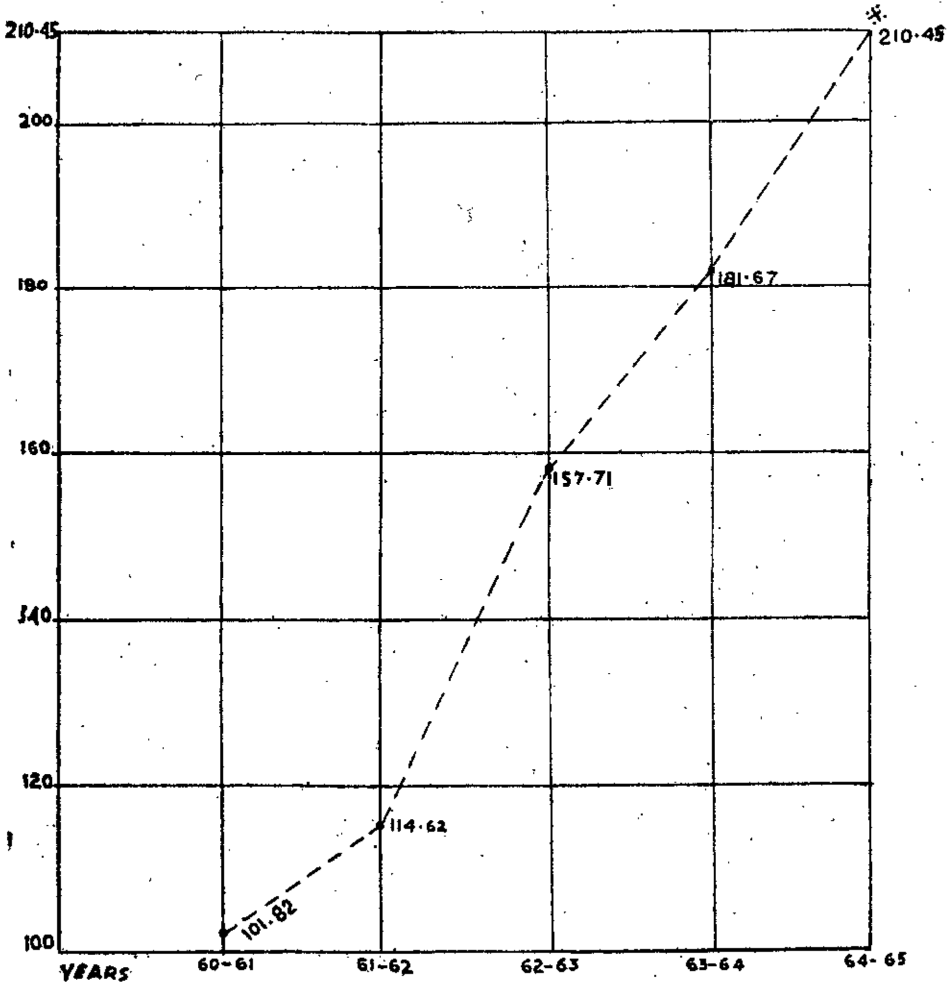

* NOTE:- THIS IS EXCLUSIVE OF ESTABLISHMENT CHARGES WHICH ARE AS FOLLOWS:-

(i) DEBITABLE TO CAPITAL ACCOUNT RS. 329·31 LACS.
(ii) DEBITABLE TO REVENUE ACCOUNT Rs. 64·81 LACS.

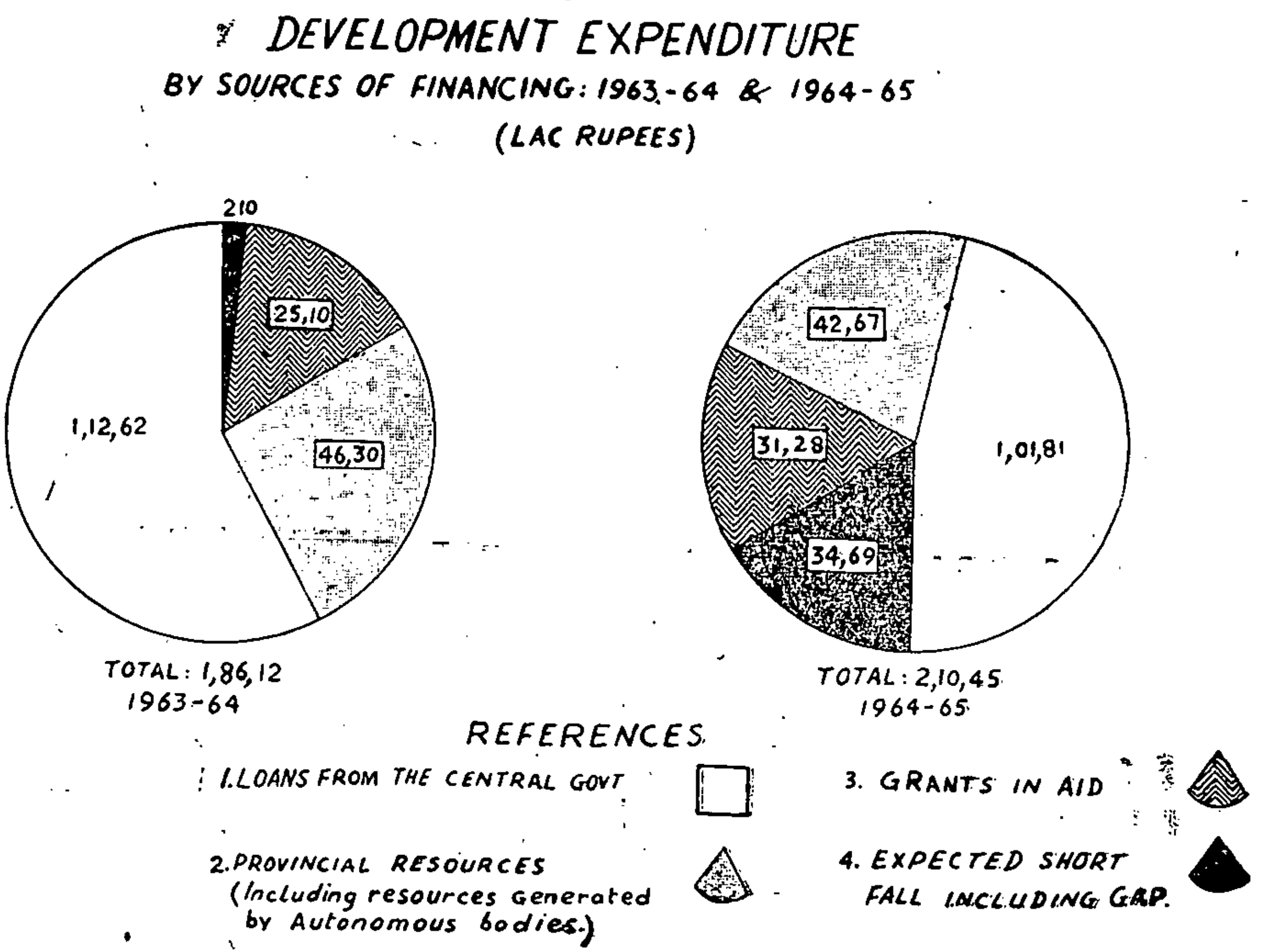
DEVELOPMENT EXPENDITURE
BY SOURCES OF FINANCING: 1963-64 & 1964-65
(LAC RUPEES)
210
25,10
46,30
1,12,62
TOTAL: 1,86,12
1963-64
42,67
31,28
34,69
1,01,81
TOTAL: 2,10,45
1964-65
REFERENCES
1. LOANS FROM THE CENTRAL GOVT
2. PROVINCIAL RESOURCES
(Including resources Generated by Autonomous bodies.)
3. GRANTS IN AID
4. EXPECTED SHORT FALL INCLUDING GAP.

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME FOR WEST PAKISTAN 1964-65
(TOTAL DEVELOPMENT PROGRAMME Rs. 210·45 CRORES)

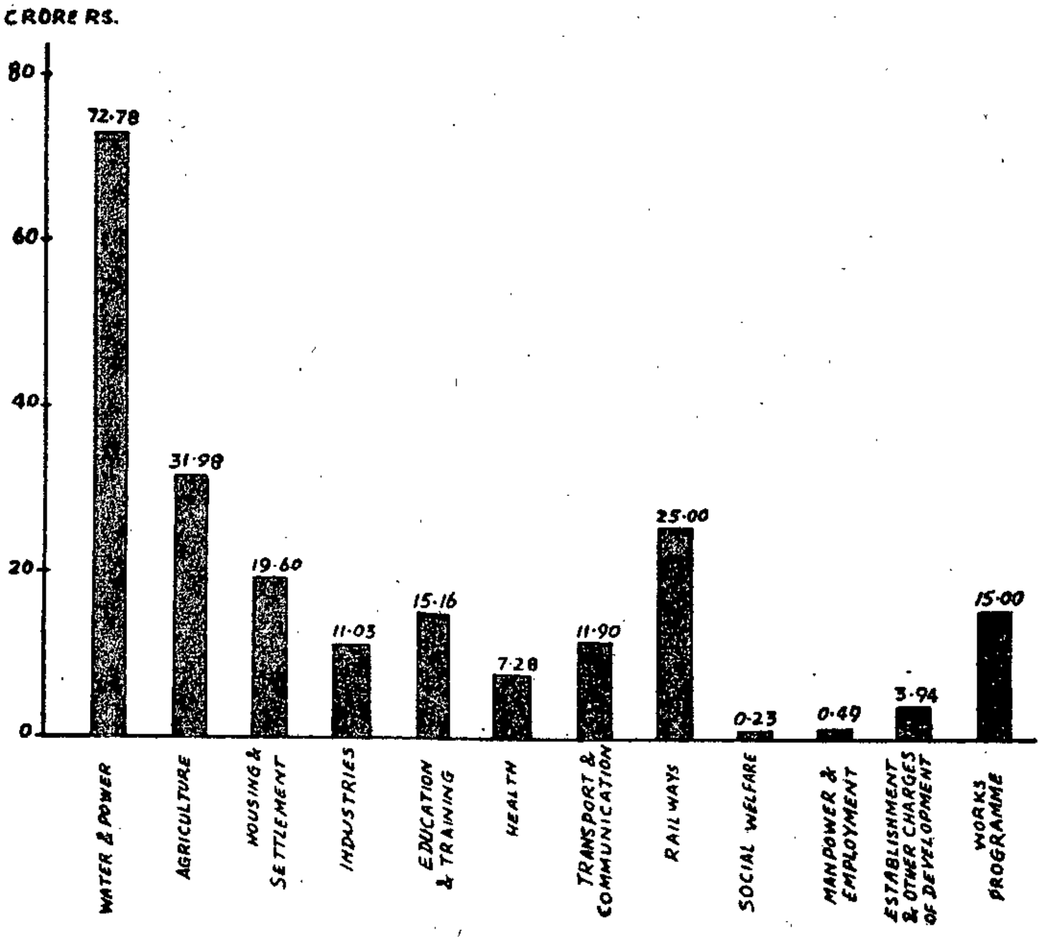

باب ۵

علاقائی ترقیات

حصہ	۱	صوبائی سکیمیں
"	۲	پنجاب
"	۳	کراچی
"	۴	بہاول پور
"	۵	پشاور
"	۶	سرحدی علاقہ
"	۷	سندھ
"	۸	بلوچستان

باب ۵

علاقائی ترقیات

مندرجہ ذیل گوشوارہ سال رواں اور سال آئندہ کے ترقیاتی پروگرام سے متعلق کل اخراجات کے تجزیہ کے موازنہ کو ظاہر کرتا ہے۔

	۱۹۶۳-۱۹۶۴ء	۱۹۶۴-۱۹۶۵ء
	(روپے کروڑوں میں)	
ترقیاتی پروگرام	۱۴۹٫۱۰ (ترمیم شدہ)	۲۱۰٫۴۵
تعمیراتی پروگرام	۱۰٫۰۰	۱۵٫۰۰
اخراجات عملہ اور اوزار و نصبیہ	—	—
(الف) واجب الادا بمد سرمایہ	۲٫۵۶	۳٫۲۹
(ب) واجب الادا بمد محاصل	۰٫۷۲	۱٫۰۹
میزان	۱۶۲٫۳۸	۲۲۹٫۸۳

باب ہذا میں مختلف علاقوں اور ہر علاقے کے مختلف ڈویژنوں کو فراہم کردہ رقمی تعینات کا تجزیہ موزوں گرافوں کے ذریعے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔*

* بعض گرافوں میں سالِ رواں سے متعلق اعداد مختلف ہیں کیونکہ ترقیاتی پروگرام کے میزان میں اوزار و نصبیات اور عملے کے اخراجات شامل نہیں کئے گئے ہیں اور بعض اوقات موازنہ میں ابہام سے بچنے کے لئے سال رواں کے ترمیم شدہ اعداد کے بجائے سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ کو ہی اختیار کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا اعداد کی رو سے سال آئندہ کا ترقیاتی پروگرام سالِ رواں کے مقابلہ میں تقریباً ۴ فیصد کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔

علاقہ وار رقمی تعینات کی صورتِ حال حسبِ ذیل ہے :-

	اصل میزانیہ ۱۹۶۳-۶۴ء	میزانیہ ۱۹۶۴-۶۵ء
سابق صوبہ سرحد	۷،۹۸	۹،۱۵
سابق پنجاب	۳۷،۳۵	۴۱،۶۳
سابق بہاول پور	۳،۴۷	۴،۴۶
سابق سندھ	۳۲، ۴۵	۳۴،۶۸
سابق بلوچستان	۵،۷۰	۶،۵۸
علاقہ کراچی	۱۱،۷۰	۱۱،۶۹
فرنٹیئر ریجن	۲،۲۲	۲،۳۴
صوبائی سکیمیں	۸۱،۵۰	۸۴،۹۱
میزان	۱۸۲،۳۷	۱۹۵،۴۴

اگر صوبائی منصوبوں اور بڑے تعمیراتی پروگرام سے تعینات کو محسوب کیا جائے تو ہر علاقے کے جملہ اخراجات سال رواں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ثابت ہوں گے۔

دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد مغربی پاکستان کے نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں میں ترقیاتی رفتار کو تیز تر کرنا تھا۔ سال رواں میں کم ترقی یافتہ علاقوں کی رقمی تعینات میں معتد بہ اضافہ کر دیا گیا تھا۔ آئندہ مالی سال میں اس رہبری اصول پر بدستور عمل کیا گیا ہے اور صوبہ کے نسبتاً کم ترقیاتی علاقوں کو زیادہ رقوم مختص کی گئی ہیں۔ رقمی تعینات میں سب سے زیادہ سابق بہاولپور کے علاقے میں فیصد اضافہ (۲۹ فیصد) اور اس کے بعد سابق صوبہ سرحد کے علاقے میں (۱۵ فیصد) کا اضافہ واقع ہوا ہے۔

حصہ ۱

صوبائی سکیمیں :-

صوبائی سکیموں کے لئے سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ میں ۸۱،۵ کروڑ کی تخصیص کے

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
PROVINCIAL SCHEMES: 1960-61 TO 1964-65

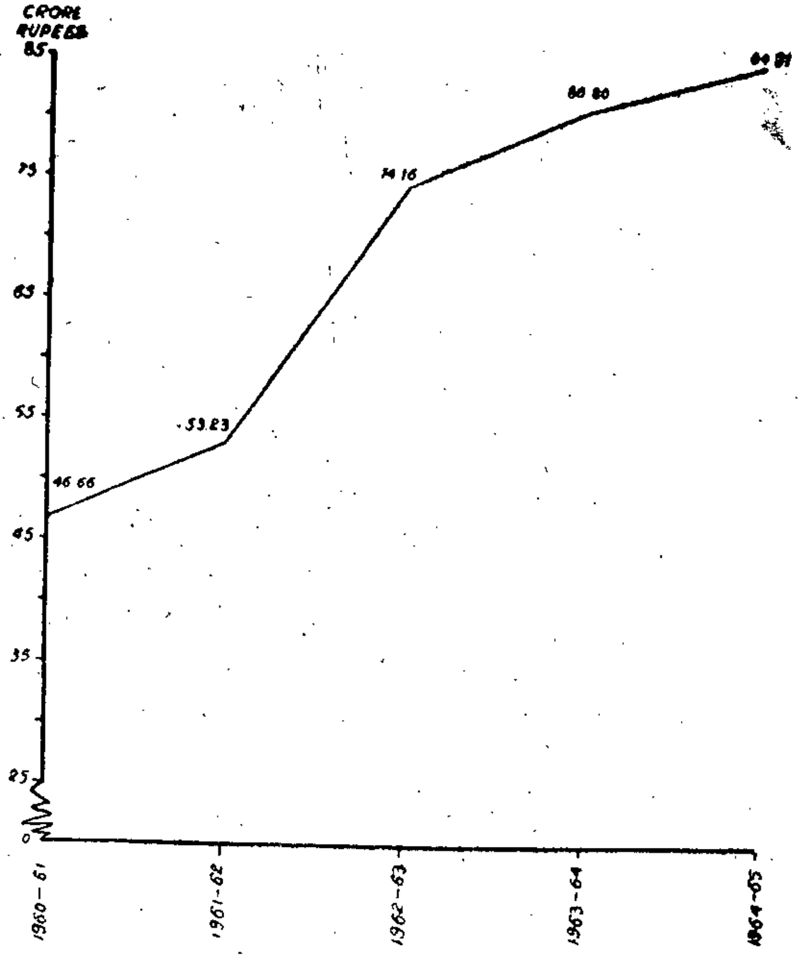

مقابلے میں اب ۸۶ء۴۴۸ کروڑ کی رقمی تعین ہوگی۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ علاقائی رقمی تخصیص ان سکیموں پر اخراجات کی نشان دہی کرتی ہے جن کی کسی خاص علاقے سے وابستگی کو بہ آسانی شناخت کیا جا سکتا ہے۔ ہر ان علاقوں میں صوبائی نوعیت کی سکیموں کی بنا پر اخراجات میں اضافے کا بار بھی برداشت کیا گیا ہے۔ مزید برآں ہر علاقے کی ظاہر کردہ رقمی تخصیصات میں تعمیراتی پروگرام کے تحت مہیا کردہ رقوم شامل نہیں ہیں۔ متعلقہ گراف میں ۱۹۶۰-۱۹۶۱ء سے لے کر اب تک صوبائی نوعیت کی سکیموں کے لئے رقوم کی تعینات دکھائی گئی ہیں۔ صوبائی سکیموں میں اضافہ ۴ فیصد ہوا ہے۔ مذکورہ گراف کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگا کہ ۱۹۶۱-۶۲ء اور ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء کے دوران اس میں نمایاں بلند میلان نظر آتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ محولہ مدت میں ایسی سکیموں کے لئے رقمی تخصیصات میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے مقابلے میں ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء کے دوران اس نوعیت کی سکیموں پر تخصیصات میں اضافہ کافی کم تر ہے۔

حصہ ۲

سابق علاقہ پنجاب کی سکیمیں :-

اس علاقے میں ۱۹۶۰-۱۹۶۱ء سے لے کر اب تک رقمی تعینات کے رجحان کو ایک گراف کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔ مذکورہ گراف میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے کہ سال ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء کے دوران کی فیصد تخصیص سال ۱۹۶۱-۱۹۶۲ء کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اونچے میلان کو روک دیا گیا ہے اور سال رواں کی تخصیص کے مقابلے میں آئندہ سال کے لئے صرف ۱۱ فیصد کا اضافہ رہنے دیا گیا ہے۔

ڈویژنل رقمی تخصیصات :-

سابق پنجاب کے علاقے میں شامل شدہ متفرق علاقوں کی تخصیصات نیز ہر ڈویژن کے مختلف سیکٹروں کی تخصیصات کو گرافوں کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ جو انہی صفحات میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں۔ سابق پنجاب کے علاقے میں پانی اور بجلی کے سیکٹر ایسے ہیں جن کے لئے اب بھی سب سے زیادہ رقوم کی تخصیص کی گئی ہے۔ ان کے بعد تعمیر مکانات و آبادکاری اور صنعت کے سیکٹر آتے ہیں۔ ایک گراف میں ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء سے اب تک سابق پنجاب کے علاقے کی سیکٹروار تخصیصات دکھائی گئی ہیں۔ لہٰذا سابق پنجاب کے لئے مجموعی رقمی تخصیصات جو ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء میں ۳۰ء۳۷ کروڑ تھی۔ آئندہ ۵۰ء۴۱ کروڑ ہوگی۔ یہ اضافہ خاص طور پر غیر ملکی امداد والے اصلاحی منصوبوں پر کام کی تیز رفتار کی بنا پر

ہوا ہے۔

حصّہ ۳

علاقہ کراچی :-

یہ علاقہ معاشیاتی اعتبار سے مغربی پاکستان کا سب سے ترقی یافتہ حصہ ہے۔ اس علاقے کے لئے ۱۹۶۰-۱۹۶۱ء سے اب تک کی رقمی تخصیصات متعلقہ گراف میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں۔ سال ۱۹۶۰-۱۹۶۱ء کے مقابلے میں ۱۹۶۱-۱۹۶۲ء کے دوران ایک معمولی سا جھکاؤ تھا۔ سال ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء کے دوران مغربی پاکستان میں کراچی کے انضمام کے بعد متعلقہ رقمی تخصیص کو ۵۶ء۷ کروڑ سے بڑھا کر ۵۲ء۱۱ کروڑ کر دیا گیا۔ یہ امر ملاحظہ میں آئے گا کہ سال ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء سے گراف کی لکیر افقاً جا رہی ہے جس سے اس علاقے کو یکساں رقمی تخصیصات کی نشان دہی ہوتی ہے۔

انہی صفحات میں ایک گراف کے ذریعے کراچی ڈویژن کے مختلف سیکٹروں کے لئے منظور کردہ رقمی تخصیصات ظاہر کی گئی ہیں۔ سابق علاقے کی طرح سب سے زیادہ تخصیص تعمیر مکانات اور آبادکاری کے سیکٹروں میں ہے جن کے بعد صنعتوں کی باری آتی ہے۔ ان کے لئے سال رواں میں ۶۷ء۱ کروڑ کے مقابلے میں ۴۵ء۳ کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ سال ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے مقابلے میں حمل و نقل اور مواصلات اور پانی و بجلی کے سیکٹروں کے لئے منظور کردہ تخصیصات میں کافی اضافہ کر دیا گیا ہے۔

حصّہ ۴

بہاول پور ریجن :-

سابق بہاول پور علاقہ کی رقمی تعیین ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء میں ۶۴ء۴ لاکھ سے بڑھا کر ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے میزانیہ میں ۴۷ء۳ لاکھ روپے کر دی گئی۔ آئندہ سال کے میزانیہ میں بہاول پور کی سکیموں کے لئے ۲۶۴ لاکھ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ متعلقہ گراف سے اس علاقے کا ۱۹۶۰-۱۹۶۱ء سے اب تک کی رقمی تعیین ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ علاقہ ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء تک نظرانداز ہوتا رہا اس کے بعد ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء میں اضافہ ہوتا رہا۔ یہ اضافہ ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء میں بھی برقرار رکھا گیا ہے۔

اس علاقے میں حمل و نقل اور مواصلات کے سیکٹر کو تقدم دیا گیا ہے جس کے لئے ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء میں ۱۸۲ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد تعمیرات و آبادکاری کا سیکٹر ہے جس میں ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN EX-PUNJAB: 1962-63 TO 1964-65
PUBLIC SECTOR

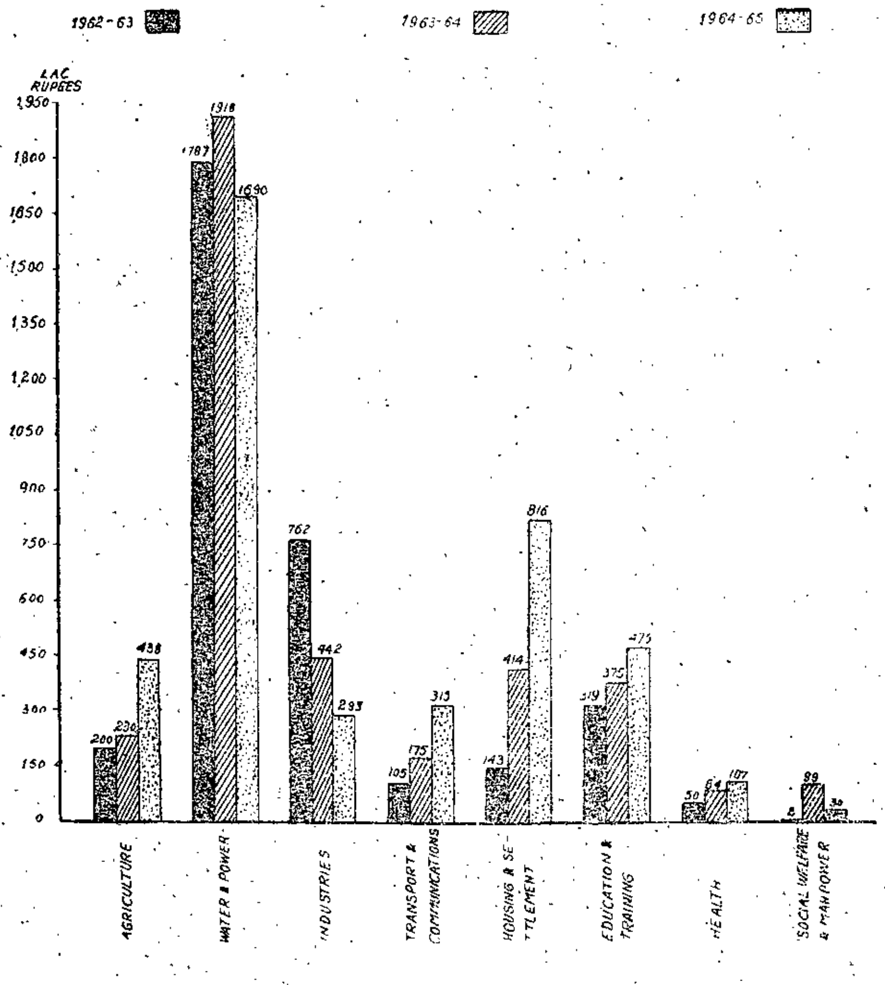

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME

PUNJAB REGION: 1960-61 TO 1964-65

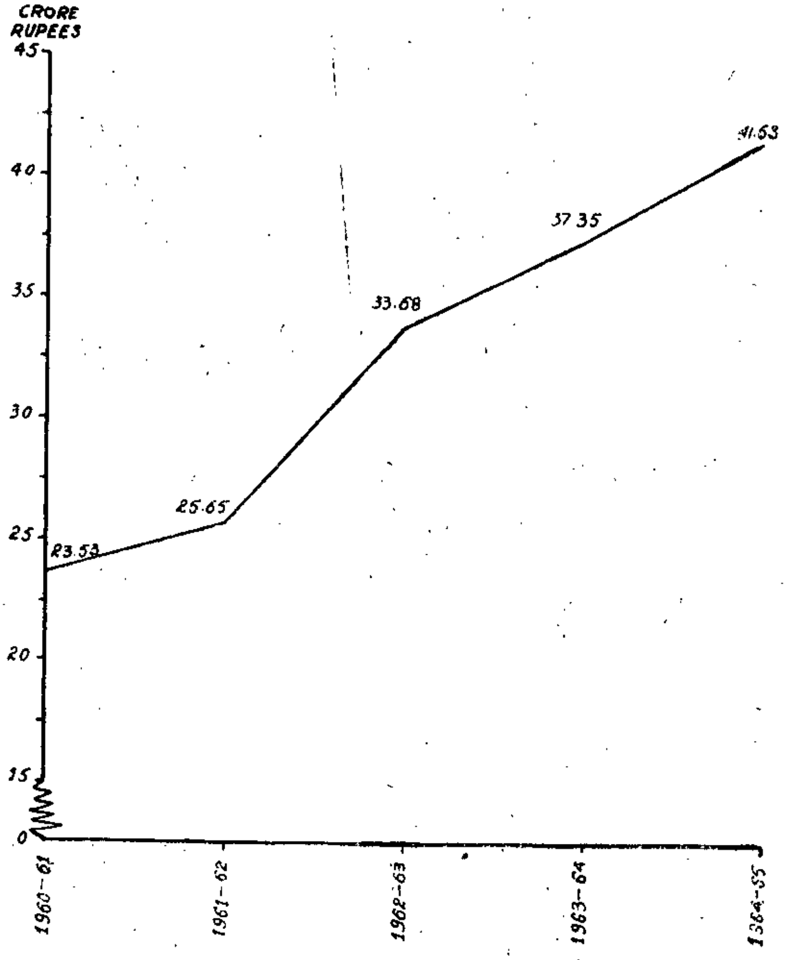

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN LAHORE DIVISION: 1962–63 TO 1964–65
PUBLIC SECTOR

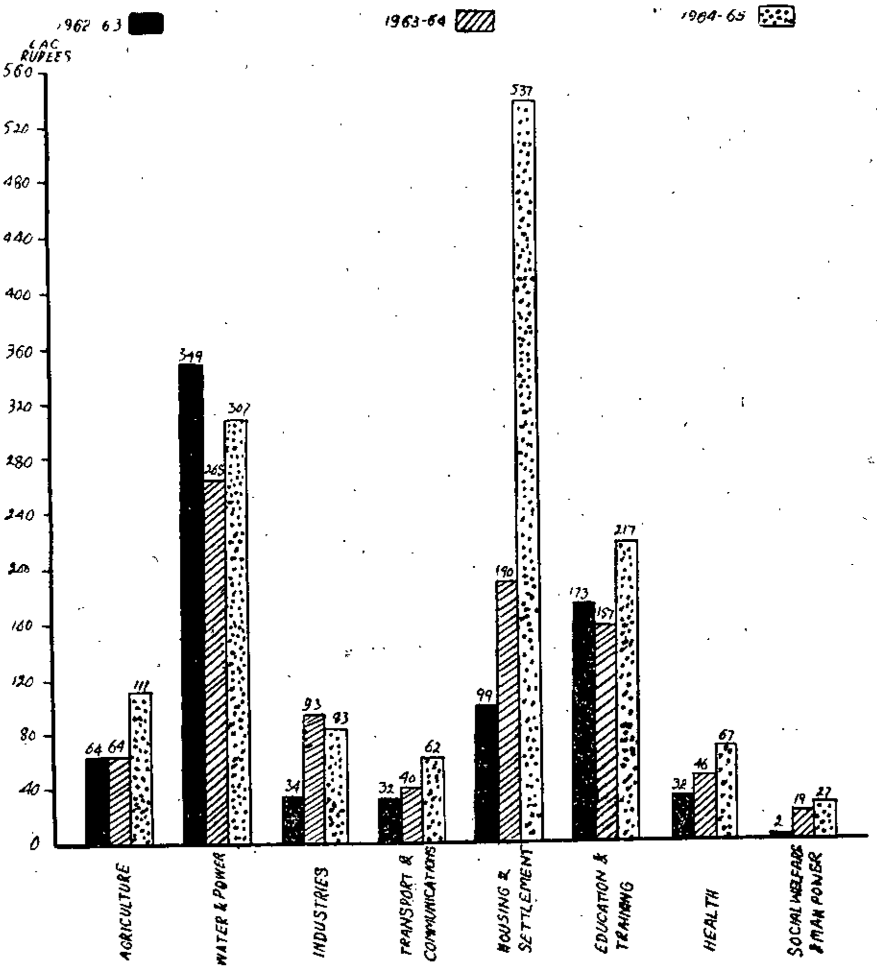

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN MULTAN DIVISION: 1962-63 TO 1964-65

PUBLIC SECTOR

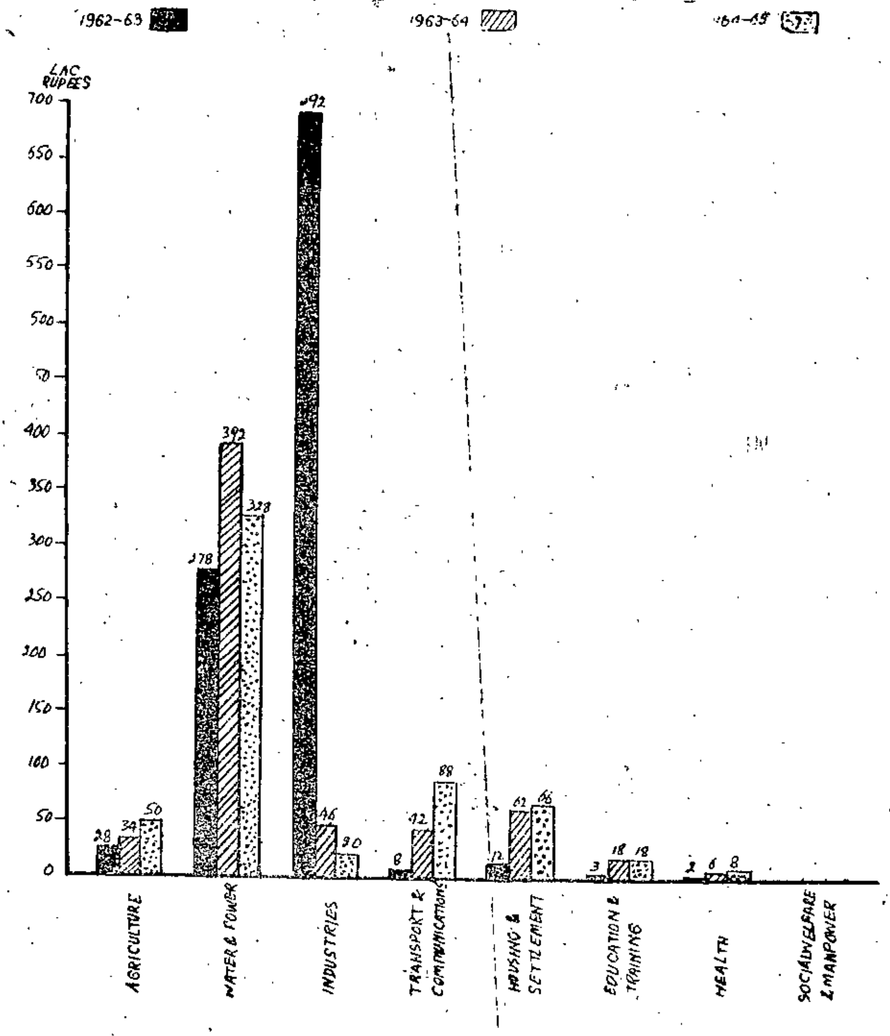

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN RAWAL PINDI DIVISION: 1962-63 TO 1964-65

PUBLIC SECTOR

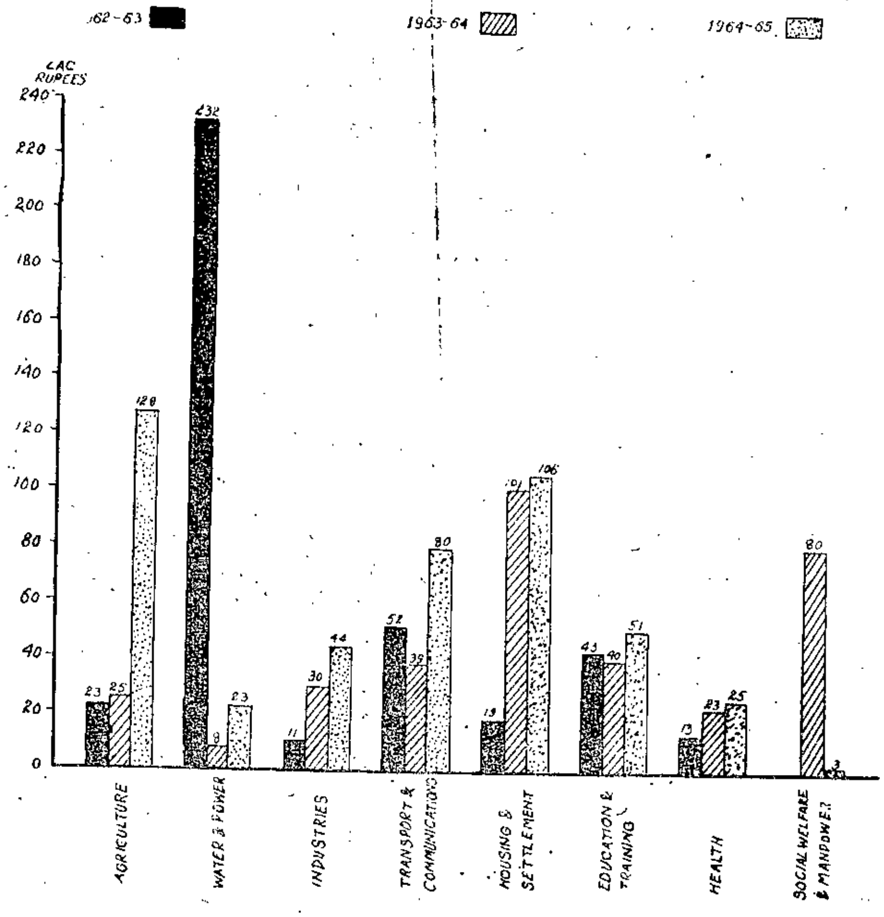

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN SARGODHA DIVISION: 1962-63 TO 1964-65

PUBLIC SECTOR

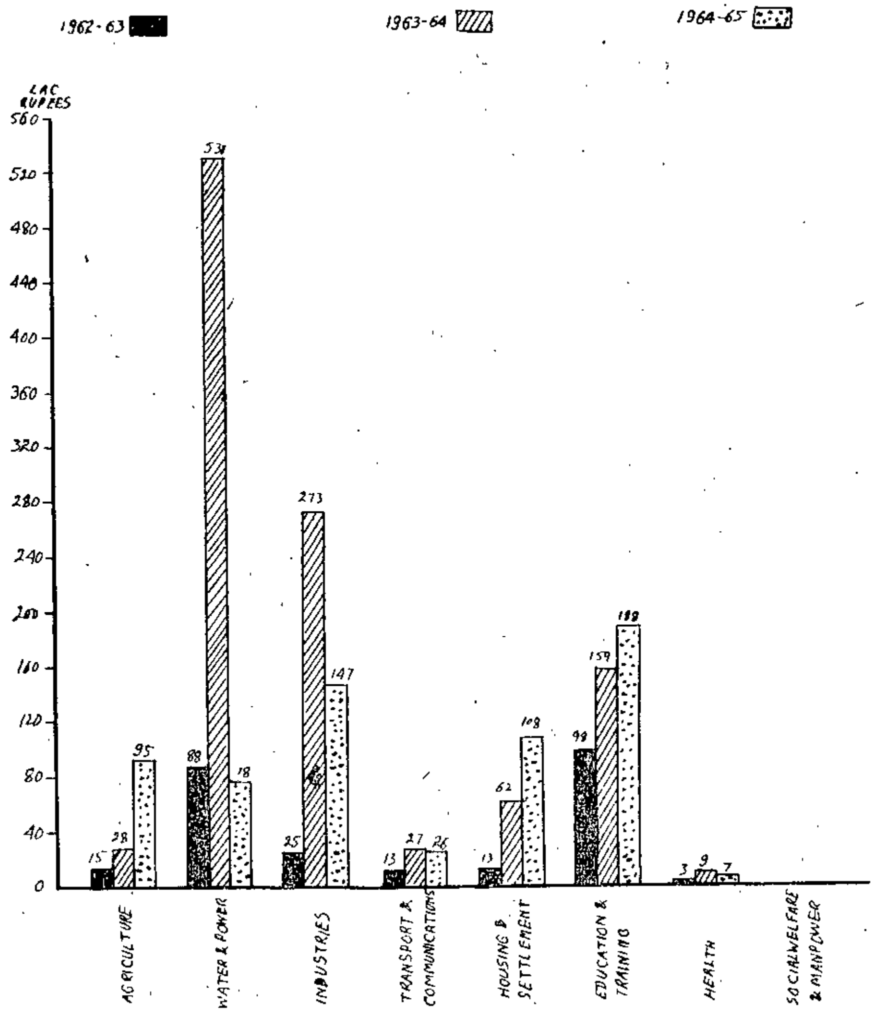

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
IN SARGODHA DIVISION: 1962-63 TO 1964-65
PUBLIC SECTOR

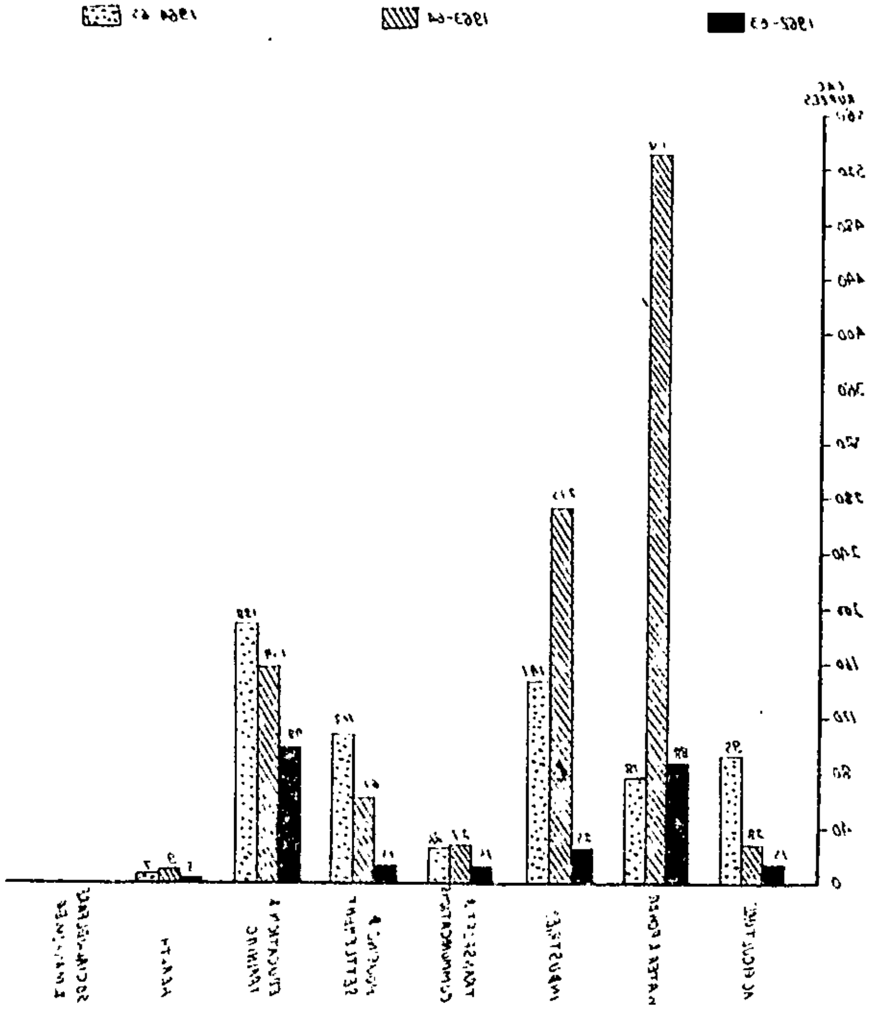

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
KARACHI REGION: 1960-61 TO 1964-65

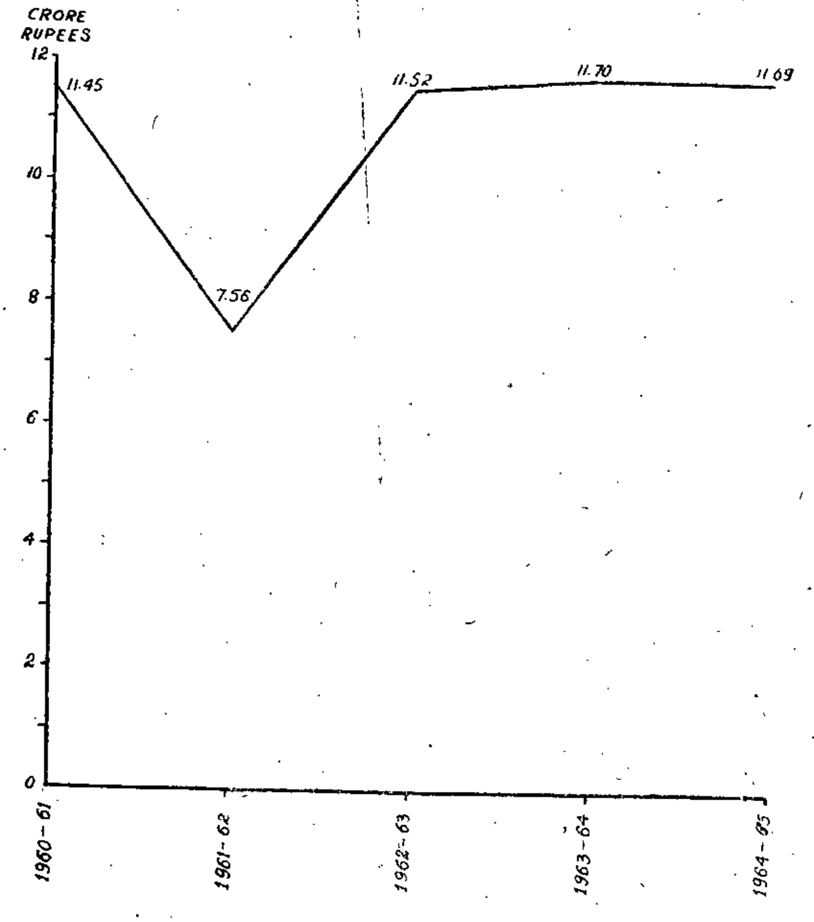

SECTOR WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN KARACHI DIVISION: 1962-63 TO 1964-65
PUBLIC SECTOR

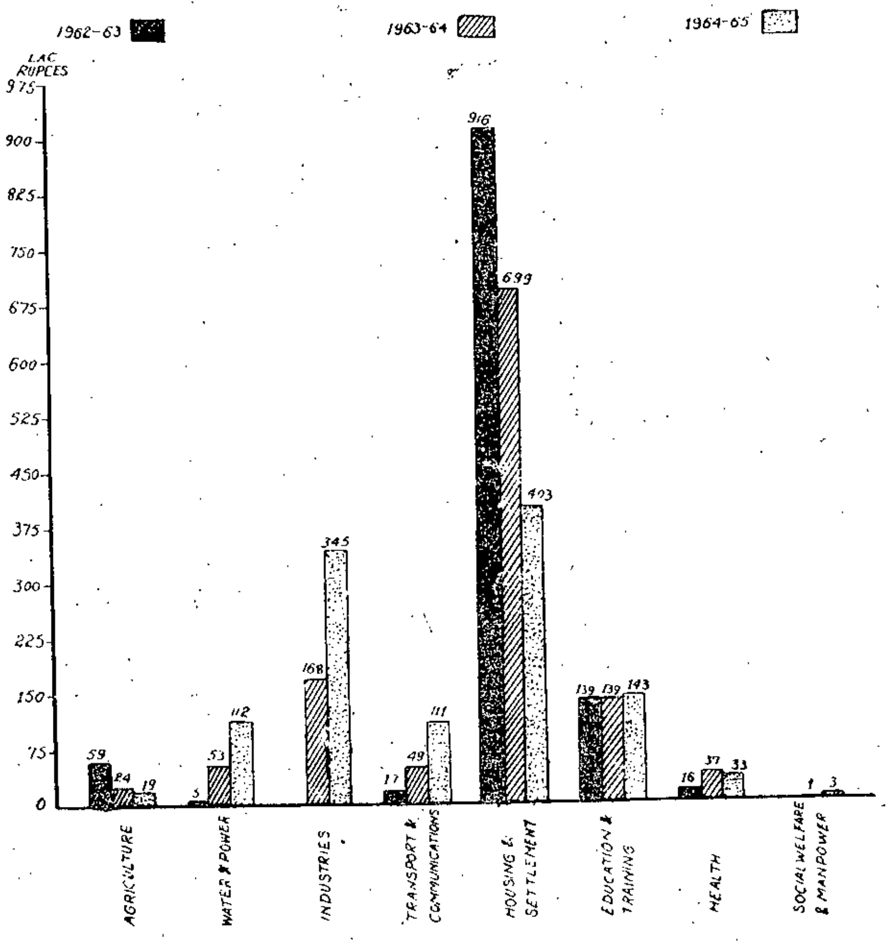

ء میں ۱۰٫۳۴ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

حصّہ ۵

پشاور ریجن :-

اس ریجن کے متعلقہ گراف میں سال ۱۹۶۰-۱۹۶۱ء سے اب تک کی رقمی تعیّن کا رجحان ظاہر کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء کے مقابلہ میں ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے جبکہ ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے مقابلہ میں ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء میں ۱۵ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

سابق صوبہ سرحد کے لئے مختص شدہ رقوم کا ۶۰ فیصد آبپاشی اور بجلی کی ترقی کے لئے نشان زد کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے مقابلہ میں حمل ونقل اور مواصلات کے سیکٹر میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

حصّہ ۶

علاقہ سندھ :-

متعلقہ گراف سابق سندھ کے علاقہ میں ۱۹۶۰-۱۹۶۱ء سے لے کر اب تک کی تخصیص کردہ رقوم کو ظاہر کرتا ہے۔ سابق سندھ ریجن کے منصوبوں کے لئے سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ میں ۴٫۳۲ کروڑ روپے کی مہیا کردہ گنجائش کو بڑھا کر سال آئندہ میں ۶٫۴۳ کروڑ روپے کر دیا جائے گا۔

متعلقہ گراف علاقہ مذکور میں ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء سے لے کر اب تک کی سیکٹر وار تخصیص کردہ رقوم کو ظاہر کرتا ہے۔ سال آئندہ کے پروگرام میں ترقیاتی اور بجلی و آبپاشی کی سہولیات اور سیم زدہ رقبوں کی بازیابی پر خاص زور دیا گیا ہے۔

حصّہ ۷

سابق بلوچستان :-

سابق بلوچستان کے منصوبوں کے لئے سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ میں ۵۰۷ لاکھ روپے کی مہیا کردہ گنجائش کو بڑھا کر سال آئندہ میں ۶۵۸ لاکھ روپے کر دیا جائے گا۔

گراف میں کوئٹہ ڈویژن میں ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء سے لے کر اب تک کی تخصیص کردہ رقوم کو سیکٹر وار دکھایا گیا ہے۔ ۲٫۶ لاکھ روپے پانی و بجلی کیلئے اور ۱۰۰٫۵۱ لاکھ روپے زراعت کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔

صوبائی منصوبوں، ریجنل منصوبوں، ڈویژنل منصوبوں کی تخصیصات اور سیکٹر وار تعیّن کردہ رقوم کی صورت حال کا خلاصہ ایک تفصیلی نقشے میں پیش کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء تک مختلف ڈویژنوں کے لئے تخصیص کردہ رقوم متعلقہ گراف میں دی گئی ہیں۔

مجمل نقشہ

مدات	زراعت	پانی اور بجلی	تعمیر مکانات و آبادکاری	صنعت	حمل و نقل اور مواصلات	تعلیم و تربیت	صحت	معاشرتی بہبود اور افرادی قوت	میزان
میزان ضلعی منصوبے	۴۴۶،۷۰	۱۹۲۸،۹۶	۱۷۱۷،۹۰	۹۵۴،۹۸	۱۰۳۸،۲۴	۸۴۴،۰۲	۲۴۷،۵۲	۵۸،۰۳	۷۲۳۶،۲۵
میزان ڈویژنل منصوبے	۵۵۹،۳۸	۱۰۳۶،۰۰	۴۴،۲۸	..	۱۶،۰۳	..	..	..	۱۶۵۵،۶۹
میزان ریجنل منصوبے	۱۰۰،۷۷	۱۷۱۷،۲۲	..	..	۱۱۰،۵۰	..	..	..	۱۹۲۸،۴۹
صوبائی منصوبے	۲۰۳۷،۵۰	۲۵۴۲،۹۶	۱۹۲،۹۷	۱۳۹،۵۰	۲۴۸۵،۹۳	۶۳۳،۴۸	۴۴۴،۷۶	۱۴،۳۲	۸۴۹۱،۴۲
سرحدی ریجن	۵۳،۲۸	۵۲،۷۸	۵،۳۱	۸،۱۹	۳۹،۵۱	۳۸،۶۸	۳۵،۸۵	..	۲۳۳،۶۰
میزان	۳۱۹۷،۵۳	۷۲۷۷،۹۲	۱۹۶۰،۴۶	۱۱۰۲،۶۷	۳۶۹۰،۲۱	۱۵۱۶،۱۸	۷۲۸،۱۳	۷۲،۳۵	۱۹۵۴۵،۴۵
تعمیراتی پروگرام	..	..	..	..	..	..	..	..	۱۵۰۰،۰۰
میزان کل	..	..	..	..	..	..	..	..	۲۱۰۴۵،۴۵

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
BAHAWAL PUR REGION: 1960-61 TO 1964-65

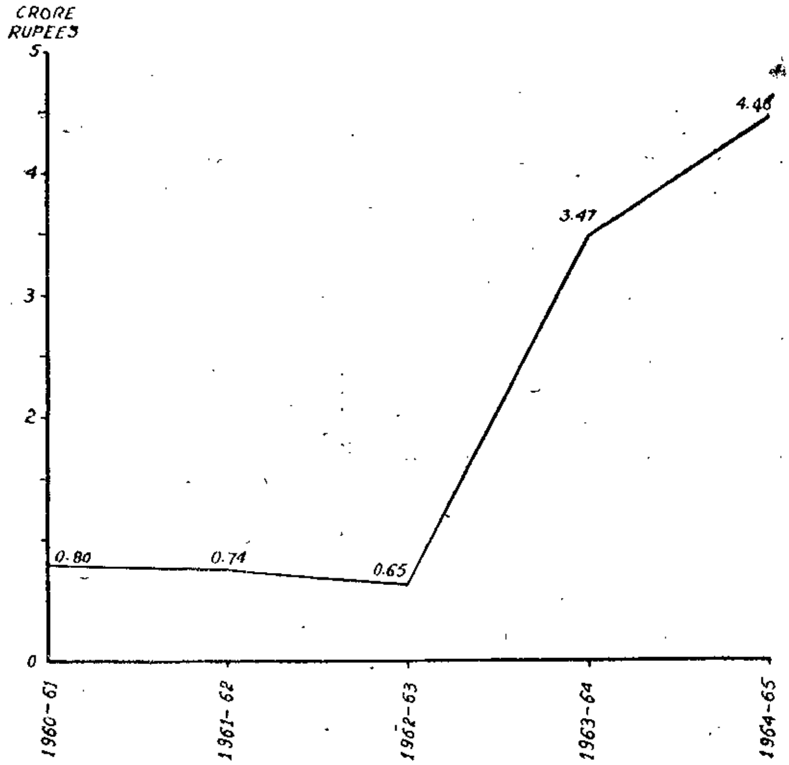

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOMENT PROGRAMME IN EX-BAHAWAL PUR STATE: 1962-63 TO 1964-65
PUBLIC SECTOR

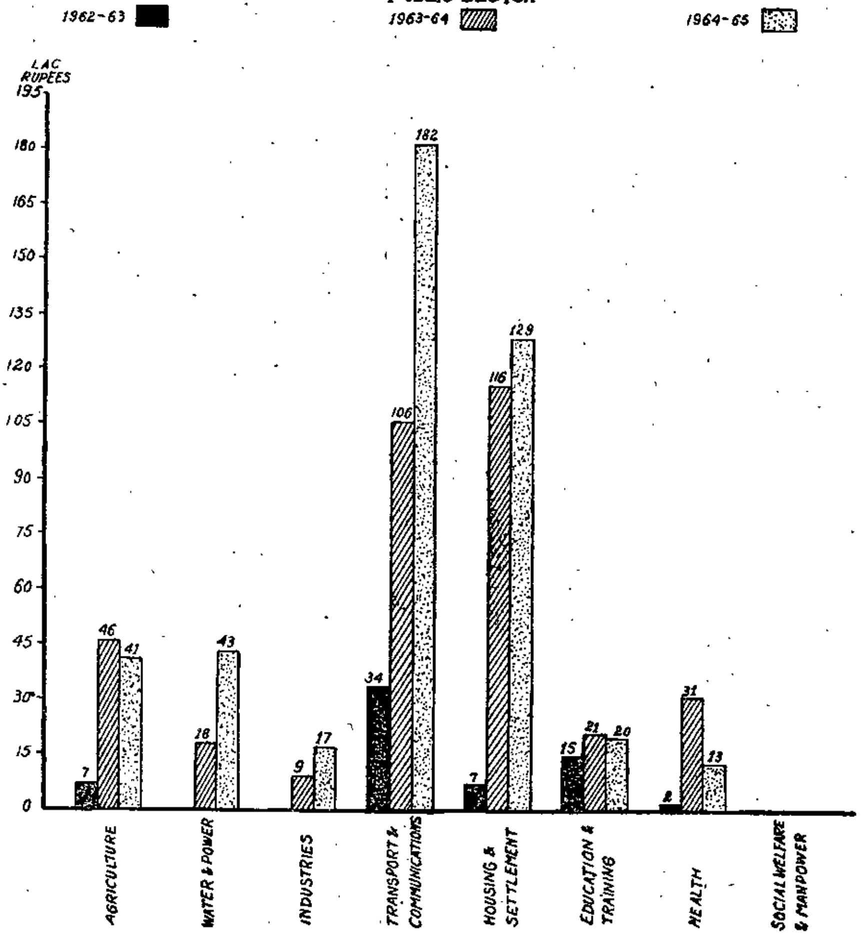

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME

PESHAWAR REGION: 1960-61 TO 1964-65

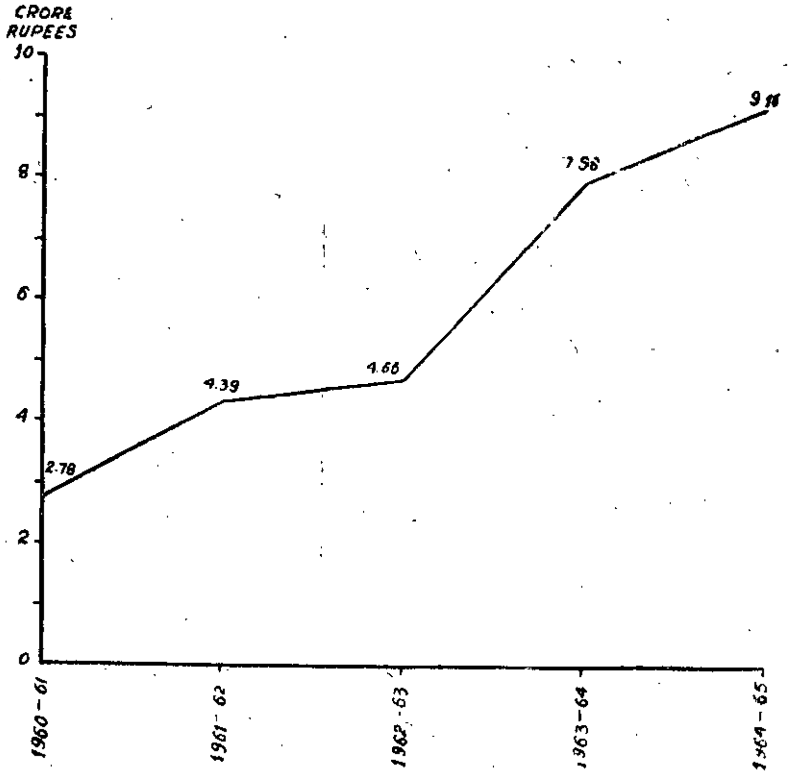

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN EX-N. W. F. P: 1962-63 TO 1964-65

PUBLIC SECTOR

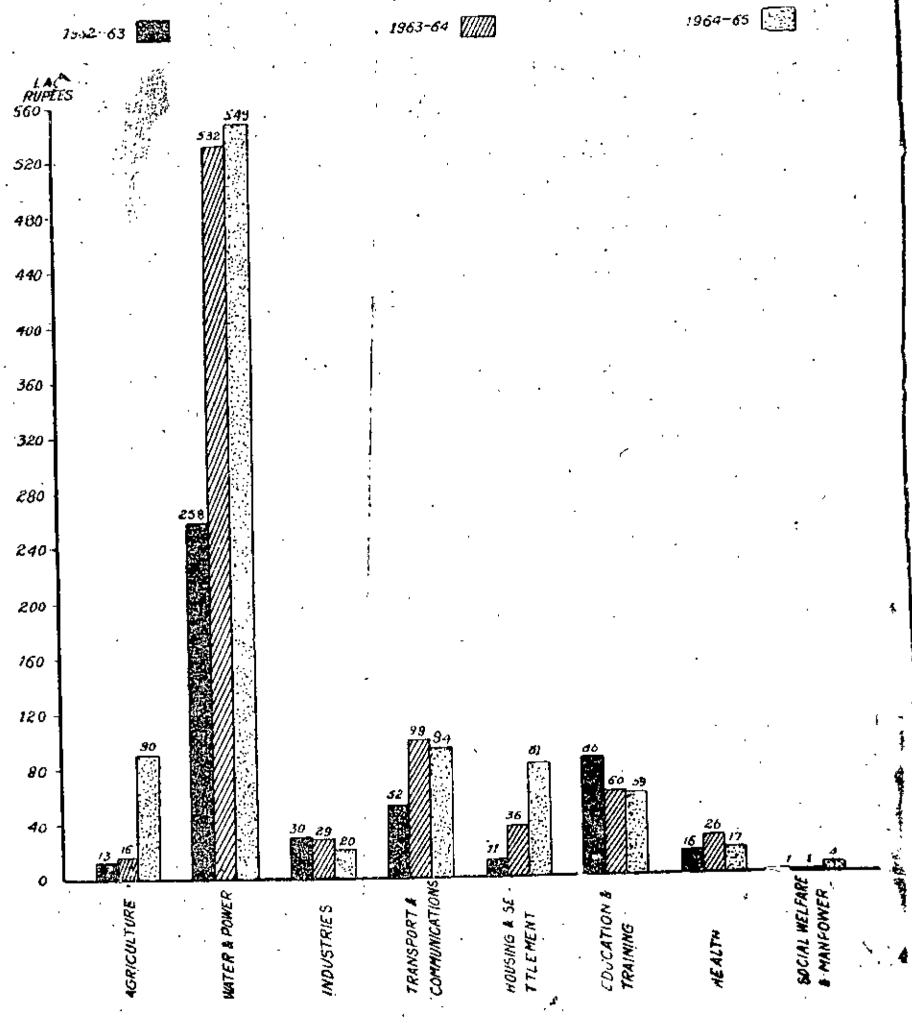

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN PESHAWAR DIVISION: 1962-63 TO 1964-65
PUBLIC SECTOR

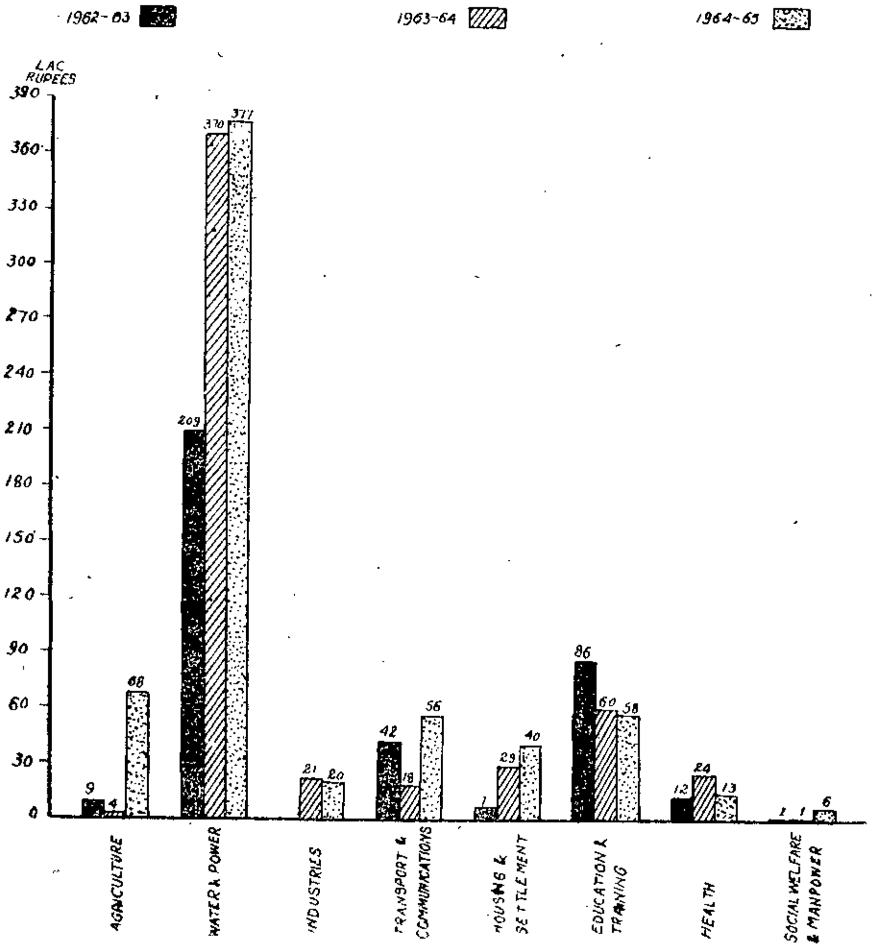

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN D.I. KHAN DIVISION: 1962-63 TO 1964-65

PUBLIC SECTOR

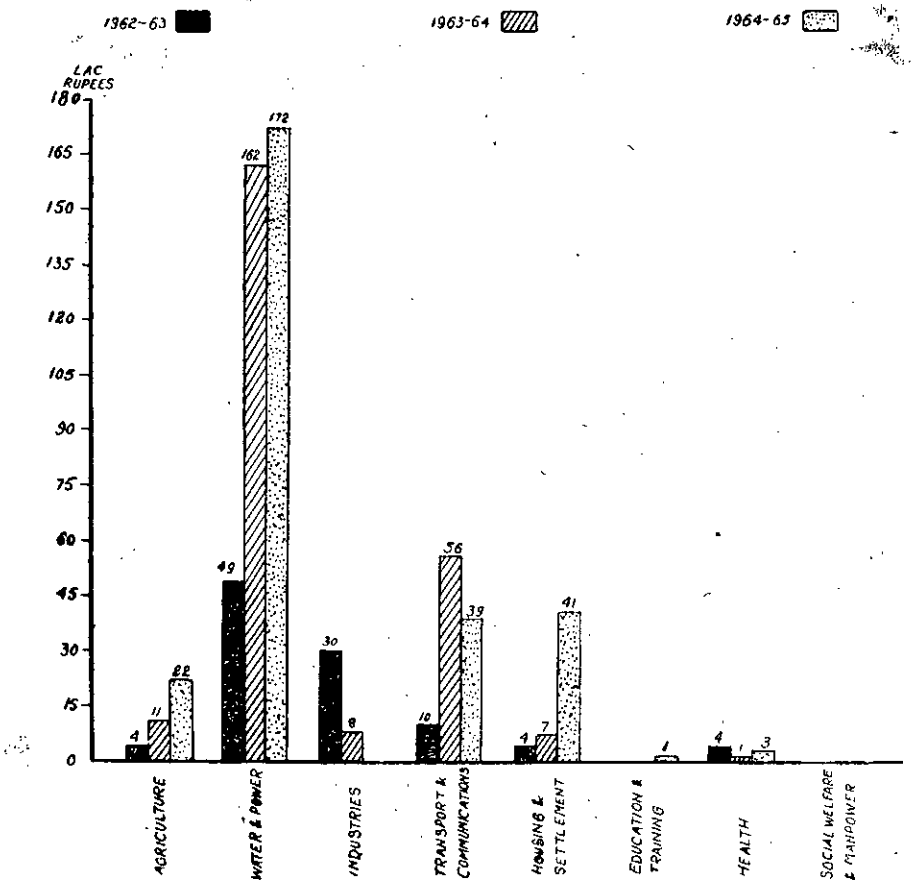

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
FRONTIER REGION: 1960-61 TO 1964-65

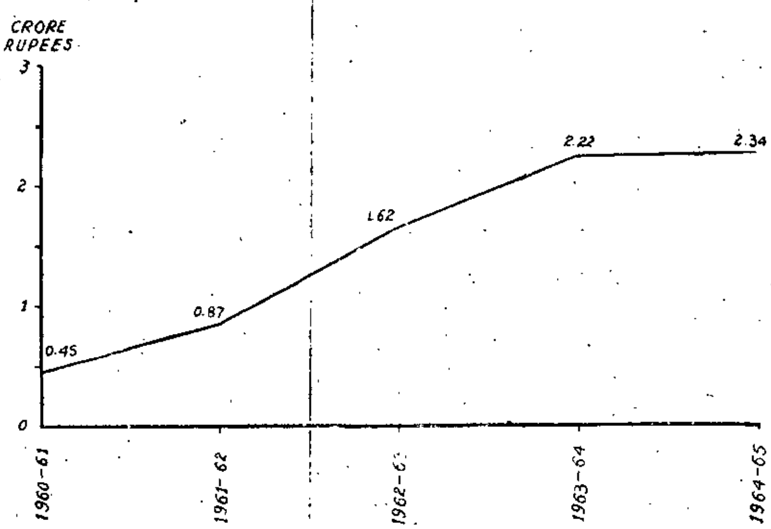

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
IN FRONTIER REGIONS: 1962-63 TO 1964-65
PUBLIC SECTOR

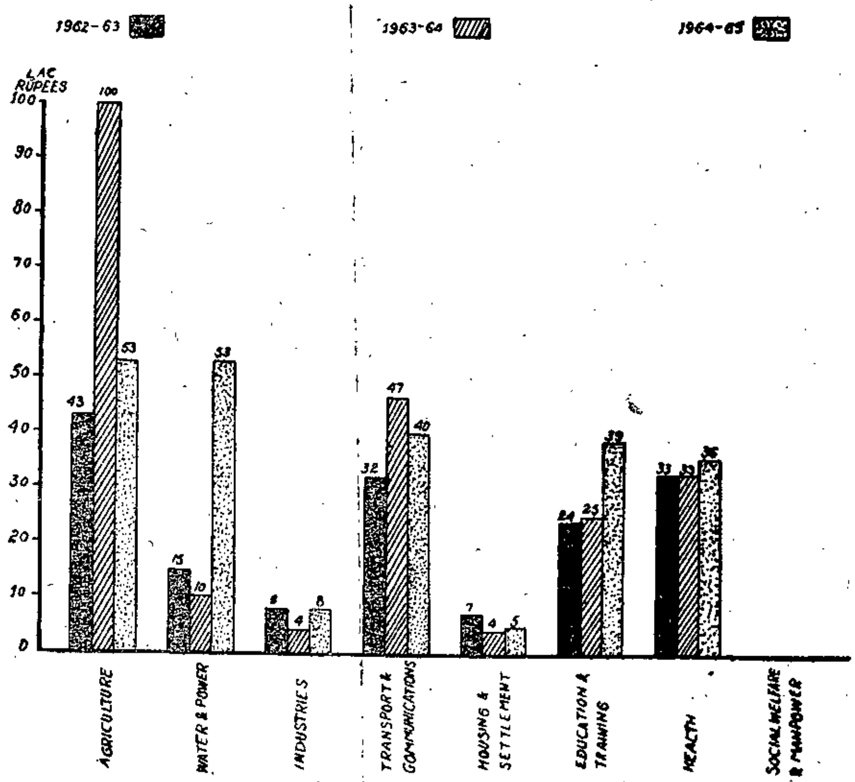

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
SIND REGION: 1960-61 TO 1964-65

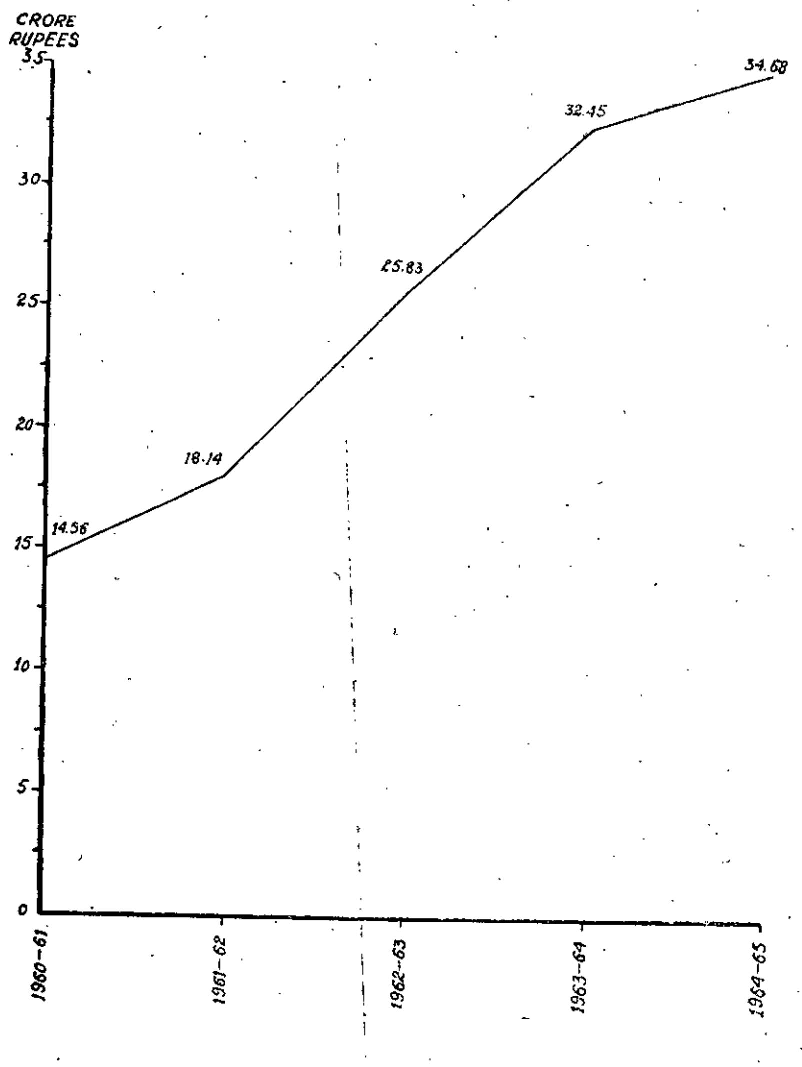

SECTOR-WISE ALLOCATIONS

IN

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN EX-SIND: 1962-63 TO 1964-65

PUBLIC SECTOR

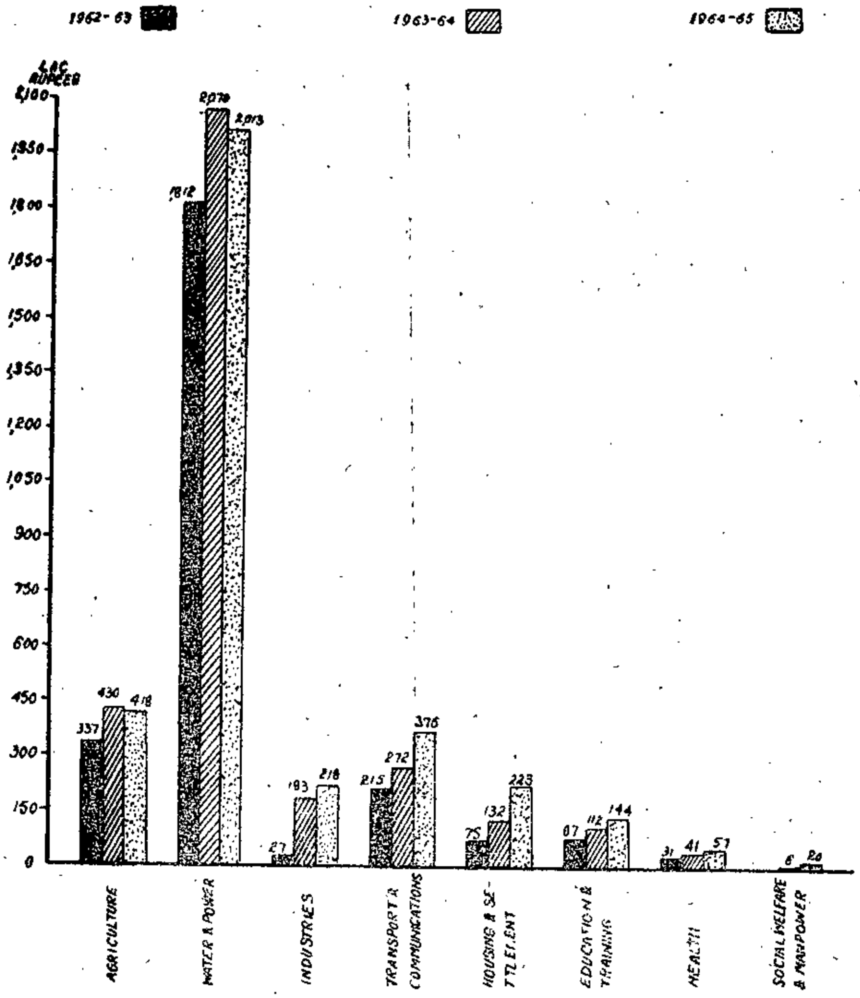

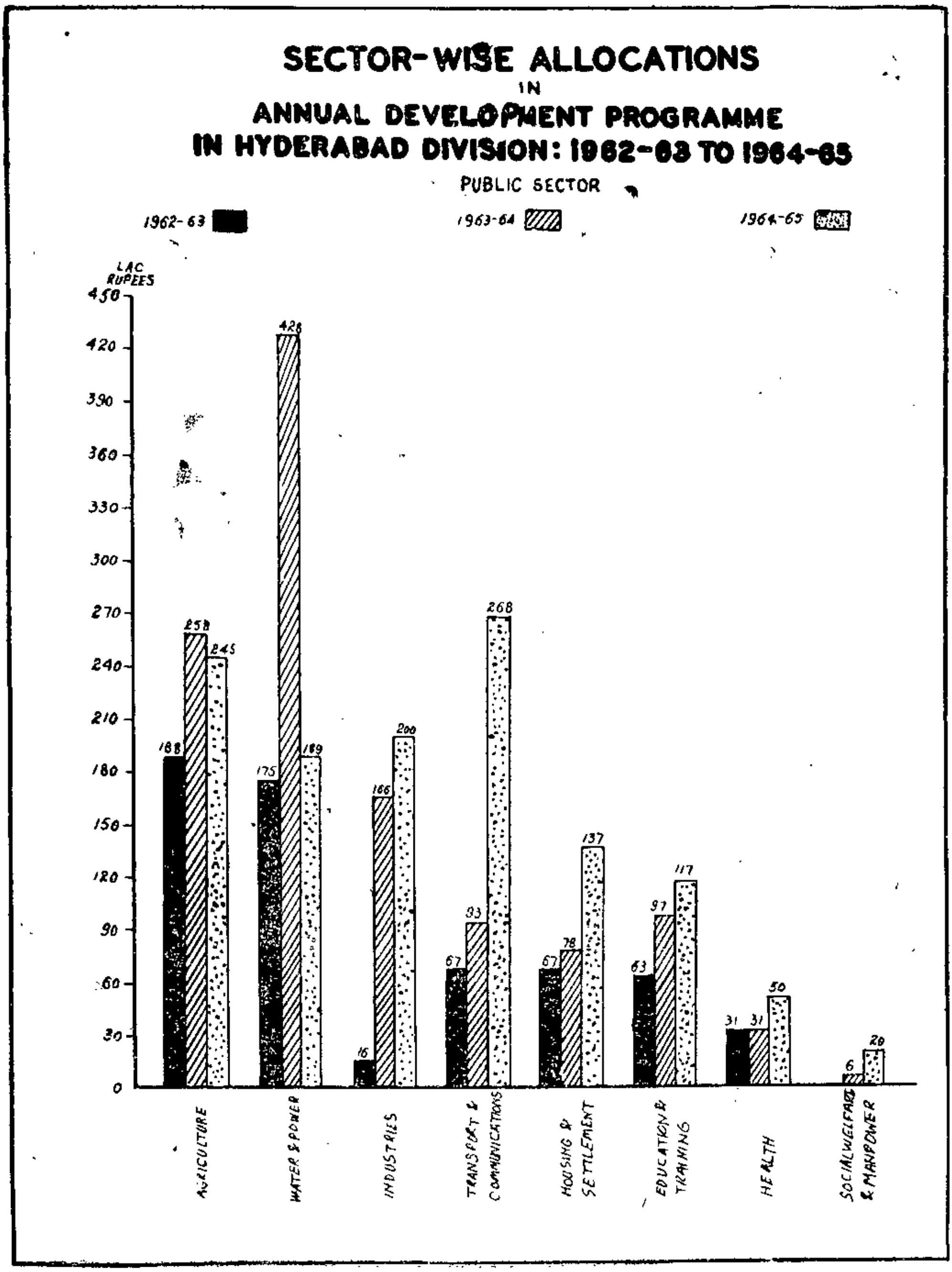
SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
IN HYDERABAD DIVISION: 1962-63 TO 1964-65
PUBLIC SECTOR
1962-63
1963-64
1964-65
LAC RUPEES
450
420
390
360
330
300
270
240
210
180
150
120
90
60
30
0
188
258
245
175
428
189
16
166
200
67
93
268
67
78
137
63
97
117
31
31
50
6
20
AGRICULTURE
WATER & POWER
INDUSTRIES
TRANSPORT & COMMUNICATIONS
HOUSING & SETTLEMENT
EDUCATION & TRAINING
HEALTH
SOCIAL WELFARE & MANPOWER

SECTOR-WISE ALLOCATIONS IN ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN KHAIRPUR DIVISION: 1962-63 TO 1964-65

PUBLIC SECTOR

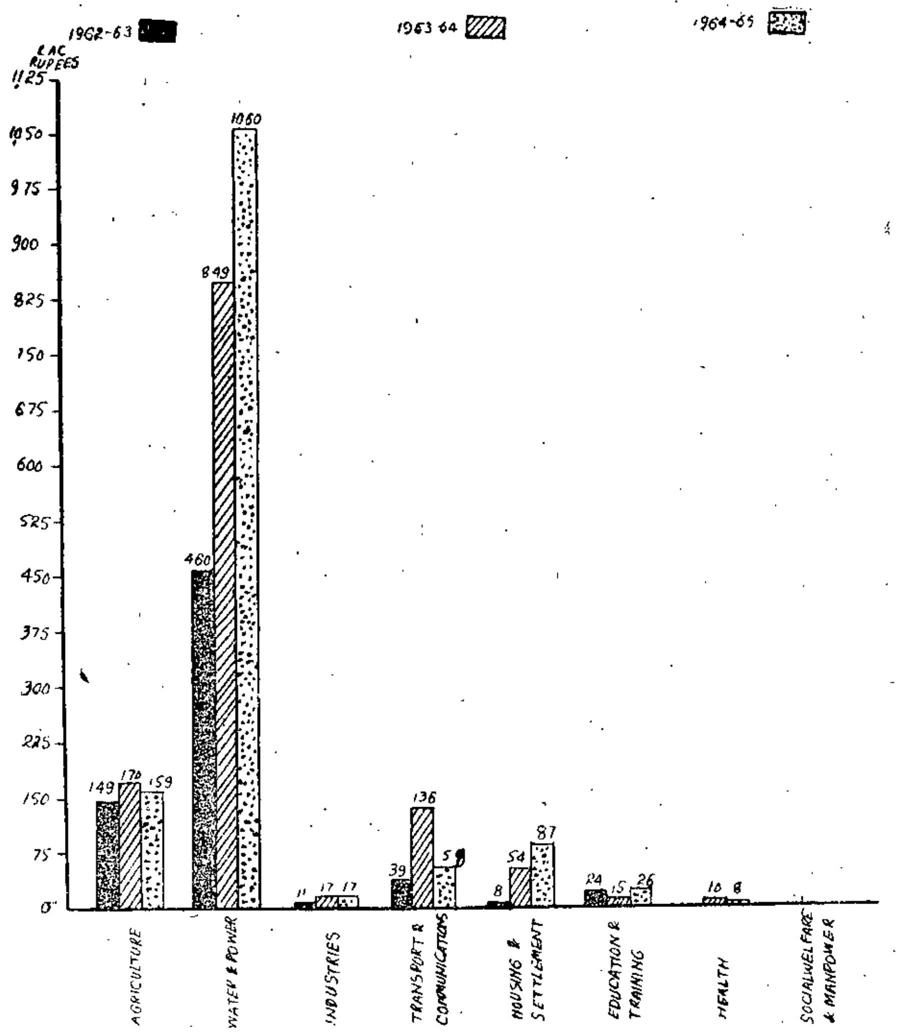

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
BALUCHISTAN REGION: 1960-61 TO 1964-65

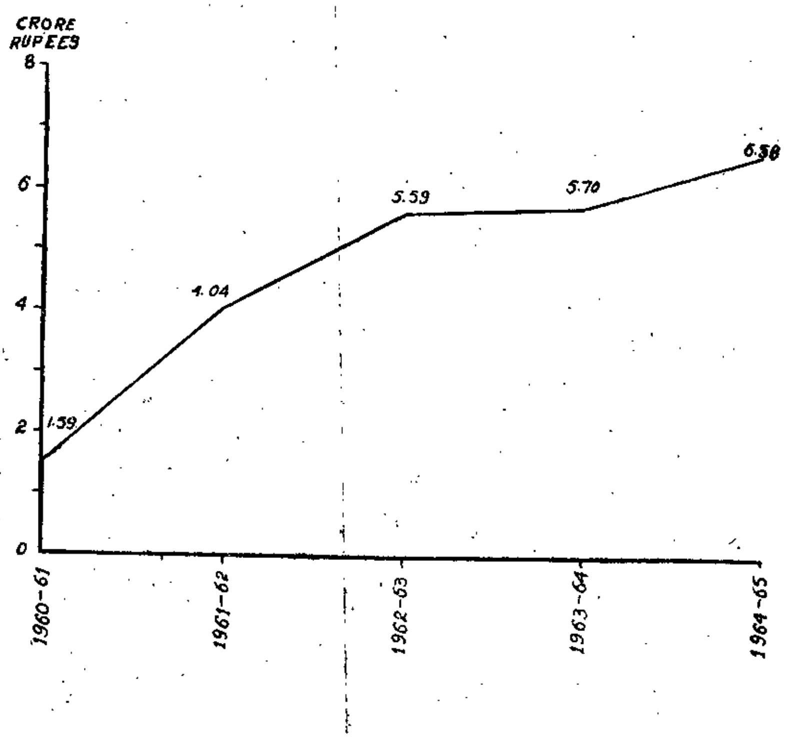

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN EX-BALUCHISTAN: 1962-63 TO 1964-65

PUBLIC SECTOR

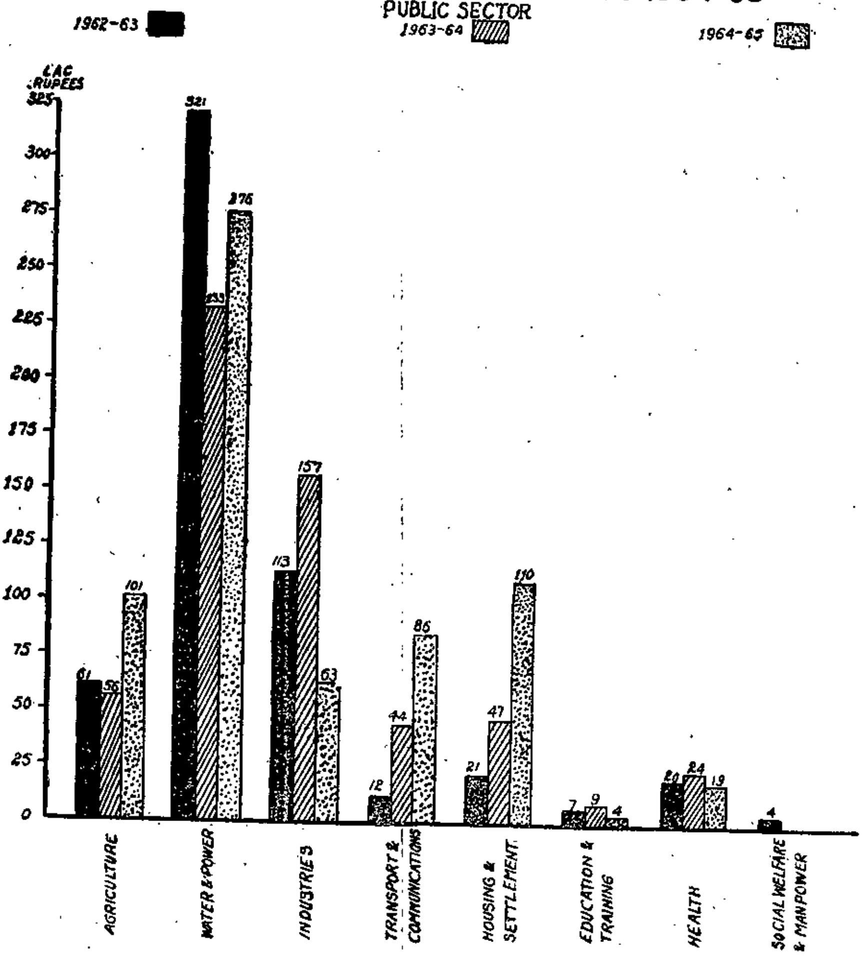

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN QUETTA DIVISION: 1962-63 TO 1964-65
PUBLIC SECTOR

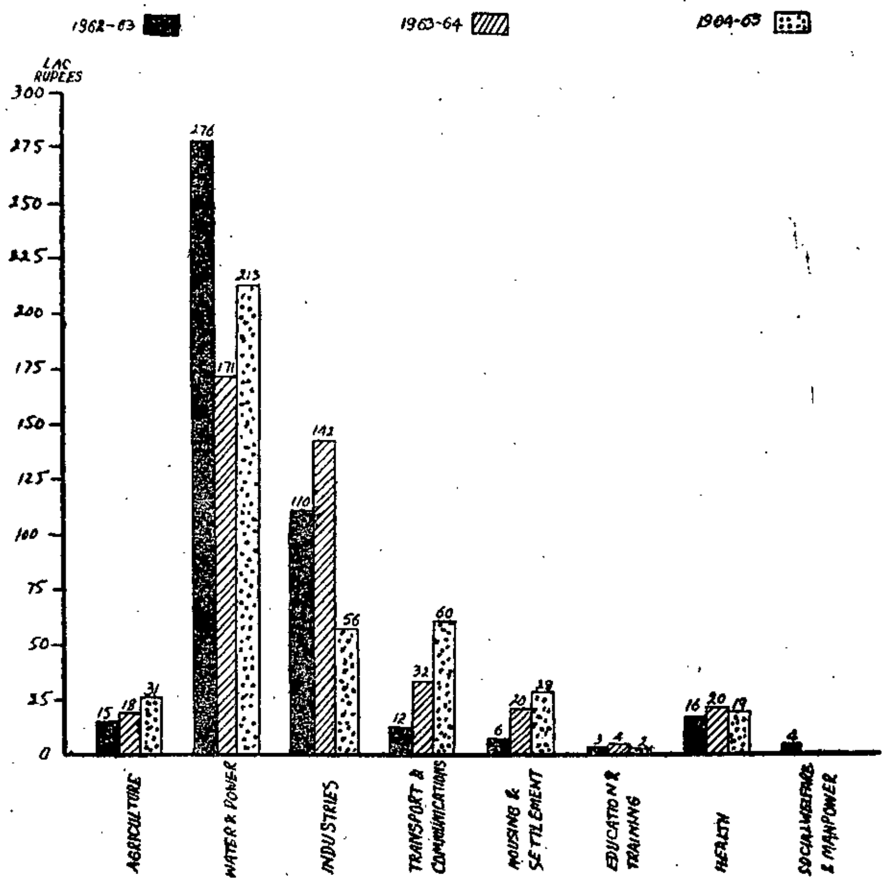

SECTOR-WISE ALLOCATIONS
IN
ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN KALAT DIVISION: 1962-63 TO 1964-65

PUBLIC SECTOR

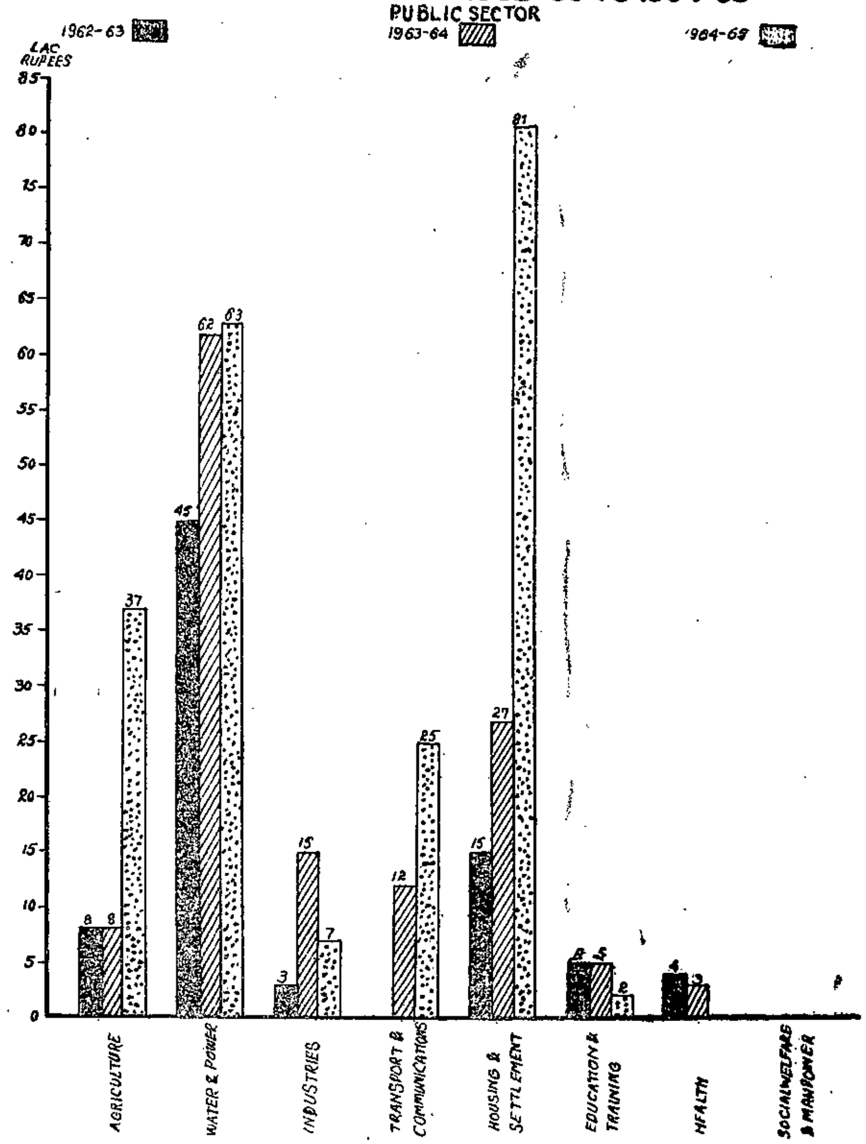

ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME
BY DIVISIONS: 1962-63 TO 1964-65

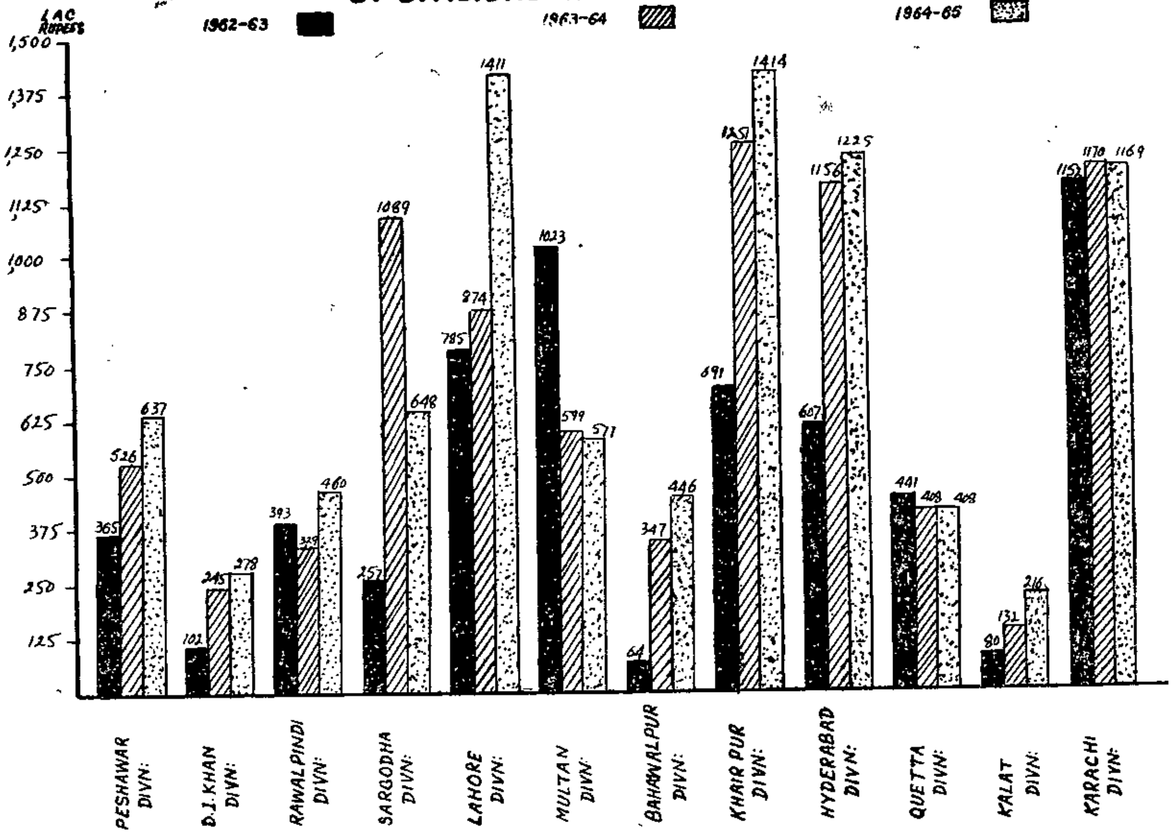

PREPARED BY:- IRSHAD SIDDIQUI.

باب ۶

پانی اور بجلی

باب ۶

پانی اور بجلی

یہ ترقیاتی پروگرام میں اہم ترین سیکٹر ہے۔ مغربی پاکستان کی زرعی معیشت کا انحصار پانی کی مناسب مقدار کی بہم رسانی پر ہے۔

صنعت کار کی ترقی اول الذکر کی ترقی سے باہم مربوط ہے۔

حسب ذیل گوشوارہ اس سیکٹر کو منصوبے کے پہلے چار سالوں میں متعین کی ہوئی رقوم اور آئندہ مالی سال کے لئے مجوزہ رقوم ظاہر کرتا ہے۔

	(کروڑوں میں)
۱۹۶۰ء - ۶۱ء	۴۳۔۶۸
۱۹۶۱ء - ۶۲ء	۵۲۔۶۲
۱۹۶۲ء - ۶۳ء	۵۴۔۵۴
۱۹۶۳ء - ۶۴	۵۵۔۲۸
۱۹۶۴ء - ۶۵ء	۷۲۔۷۸

اس گوشوارہ کو متعلقہ نقشے سے واضح کیا گیا ہے۔

پانی

اس میدان میں حکومت کی کارروائیاں خاص طور پر اُن مقاصد کیلئے جاری ہیں:۔

(الف) بہتر اور زائد آبپاشی کی سہولتوں کا مہیّا کرنا۔

(ب) تھور اور سیم زدہ زمینوں سے پانی کا نکاس اور اصلاح۔

اس میدان میں قابل ذکر ادارے جو کام کر رہے ہیں۔ واپڈا اور محکمہ آبپاشی ہیں۔

واپڈا کی کارروائیاں حسب ذیل دو شعبوں میں منقسم ہیں:۔

(الف) پانی کے وسائل کی تحقیق اور منصوبہ بندی سے متعلق کام ایسے وسائل کی ترقی کیلئے

پروجیکٹوں کی تعمیر اور تھور کے خلاف اقدامات

(ب) سندھ طاس کی آبادکاری کے منصوبوں سے متعلقہ کام۔ واپڈا کے زیر انتظام بڑے بڑے منصوبوں پر ذیل میں مختصراً بحث کی گئی ہے۔

(۱) **عام تحقیقات** :- ۱۹۵۹ء سے واپڈا منصوبہ سندھ کے آبپاشی کردہ رقبے میں علاقائی جائزے اور پراجیکٹ کی منصوبہ بندی کے وسیع پیمانے کے پروگرام پر عمل کر رہا ہے۔ ان منصوبوں کا مقصد زائد پانی کے وسائل کی ترقی علاقے کی روزافزوں بڑھتی ہوئی بجلی کی ضروریات کو پورا کرنا۔ مغربی پاکستان کی زمینوں سے پانی کے نکاس اور شور کو دور کر کے سیم اور تھور پر قابو پانا ہے۔

مغربی پاکستان کے پانی کے وسائل کو ترقی دینے والے ماسٹر پلان جو ہزارہ انجینئرنگ کمپنی نے تیار کیا تھا۔ ابتدائی مراحل طے کر چکا ہے۔

کابل / سوات / چترال طاس کے علاقے میں پانی اور بجلی کے وسائل کو ترقی دینے کی غرض سے ایک روئداد تشخیص تیار کر لی گئی ہے۔ وارسک باز تضبیط کی سہولتوں کی روئداد عمل پذیر شائع کر دی گئی ہے۔ ضلع پشاور باڑا بند ارتقائی آبپاشی اور شیر کیرا ٹیوب ویل سکیم کی روئداد عمل پذیر تیار کر لی گئی ہیں۔ مکران کے ساحل اور ذیلی سندھ میں پینے کا پانی نکالنے اور بجلی پیدا کرنے کیلئے پائیلٹ پن چکیوں کی تعمیر کیلئے گفت وشنید اور چھان بین جاری ہے۔

(۲) **گدو بیراج پراجیکٹ** :- اس پراجیکٹ پر ۴۴۴۵ فٹ لمبی بیراج، تین بڑی معاون انہار گونکی، صحرائی اور بیگاری کی تعمیر کرنی پڑی۔ یہ بیراج، ملک کا دوسرا بڑا بیراج ہے۔ اس وقت سے دائیں کنارے پر ایک بڑی معاون پاٹ نہر کی کھدائی اور پرانے راجباہوں کی باز تشکیل کا کام جاری ہے۔ اور یہ جون ۱۹۶۵ء میں مکمل ہونا ہے۔ پراجیکٹ کی کل ترمیم شدہ لاگت ۴۴ء ۴۷ کروڑ ہے۔ مالی سال رواں کے دوران میں تعمیر پر ۶ کروڑ کے اخراجات کا اندازہ ہے۔

(۳) **راول ڈیم** :- یہ ڈیم ۱۹۶۲ء میں مکمل ہوا اور ۸۰۰۰ ہزار ایکڑ اراضی کی آبپاشی کیلئے پانی بہم پہنچا رہا ہے۔ اور راولپنڈی اور اسلام آباد کو ۱۴ ملین گیلن پینے کا پانی مہیا کر رہا ہے۔ تقطیری پلانٹ بھی مکمل کر لیا گیا ہے۔ پراجیکٹ کی ترمیم شدہ لاگت ۱۲ء ۲ کروڑ روپے ہے۔ مالی سال رواں کے دوران میں متوقع اخراجات ۱۴ء ۱۷ لاکھ روپے ہے۔

(۴) **ٹانڈہ ڈیم** :- اس پراجیکٹ کا مقصد ضلع کوہاٹ میں ۵۰۰ء ۳ ایکڑ سے زیادہ اراضی کو سیراب

WATER AND POWER

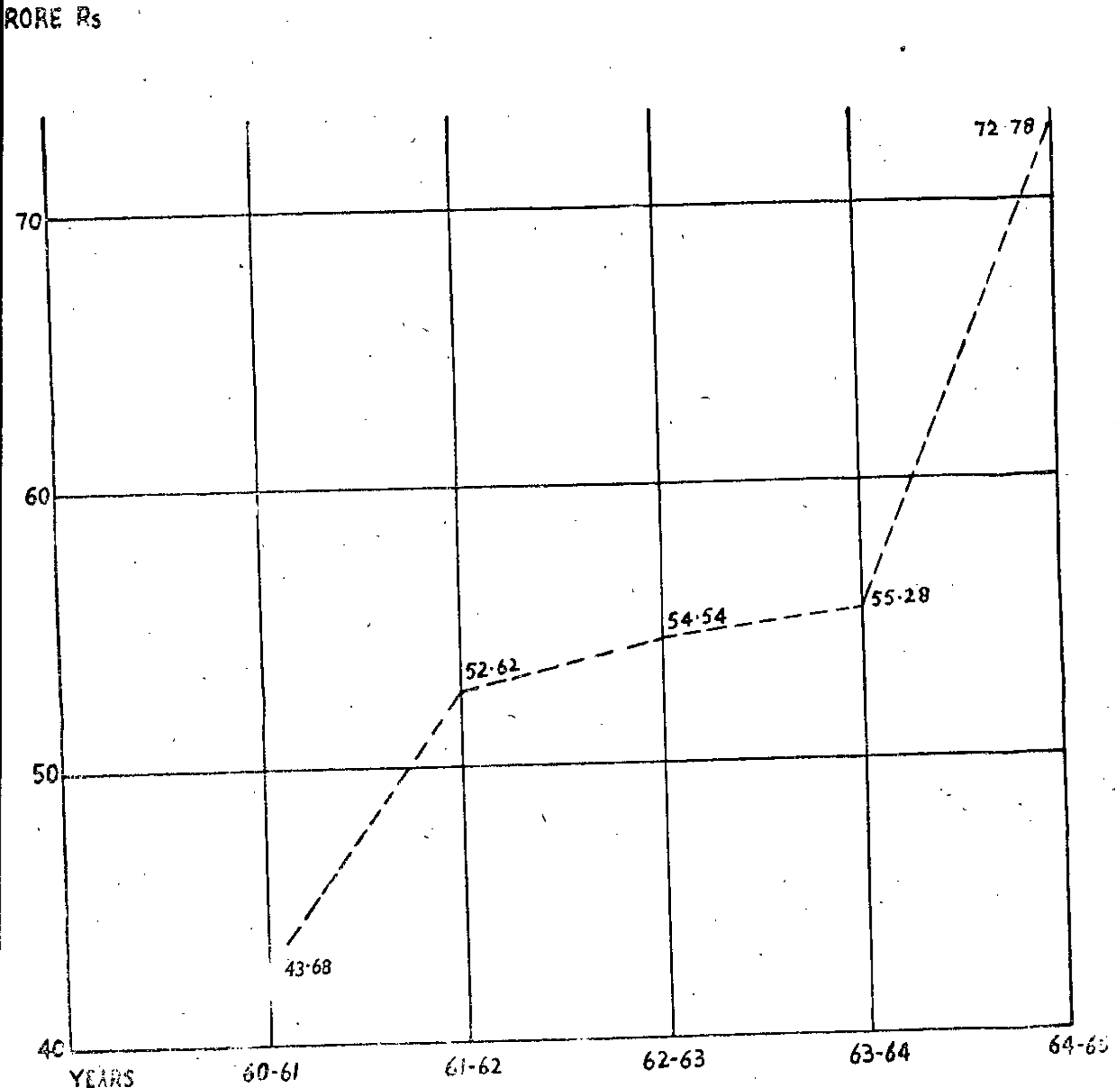

کرنے کیلئے ۰۵ء۴ کروڑ روپے کی تخمینہ کردہ لاگت سے ۱۳۱ فٹ اونچا اور ۴۰۳۲ فٹ لمبا ذخیرہ آب بنانا ہے۔ بڑے ڈیم کی بنیادوں کو کھود لیا گیا ہے۔ ۱۸ فیصد مطلوبہ ضروری سامان بھی لگا دیا گیا ہے ہیڈ ریگولیٹروں پر ۵۰ فیصد تعمیر کا کام ختم کر لیا گیا ہے۔ معاون انہار کو مکمل کر لیا گیا ہے۔ اس طرح کام تسلی بخش طریقے سے ہو رہا ہے۔ اور توقع ہے کہ ۱۹۶۴ء۔ ۶۵ء کے دوران میں مکمل ہو جائے گا۔

(۵) **خانپور ڈیم** :۔ یہ نیا ڈیم واپڈا نے اپنی تحویل میں مالی سال رواں کے دوران میں ہی لیا ہے اس کو چار سالوں میں مکمل کرنا مقصود ہے۔ اس کا مقصد ہرو دریا پر موضع خانپور کے قریب دریا کے ساتھ سیلاب کے پانی کا ذخیرہ کرنے کیلئے ۱۲۶ فٹ اونچا اور ۱۰۱۲ فٹ لمبا ڈیم تعمیر کرنا ہے۔ اس طرح ڈیم سے تعمیر کردہ ذخیرہ آب کی ۹۵۰۰۰ ایکڑ فٹ تذخیری استعداد ہو گی اور سالانہ ۱۱۳۰۰۰ ایکڑ فصلوں کو آبپاشی کے لئے پانی مہیا کرے گا۔ ذخیرہ آب کی تخمینہ کردہ لاگت ۲ء۶ کروڑ روپے ہے۔

۶۔ **مشینری پول آرگینائزیشن** :۔ یہ ایک نیم سرکاری ادارہ ہے۔ جو واپڈا کے چیئرمین کی زیر سربراہی کام کر رہا ہے۔ یہ محکمہ واپڈا اور محکمہ آبپاشی کے امدادی پلانٹ کے ہمراہ بھاری مٹی کی ڈھلائی اور تعمیر کے سامان کے متحدہ اور مربوط استعمال کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اس ادارے کا بنیادی کام مغربی پاکستان میں تمام سامان تعمیر کو ایک ایجنسی کے تحت یکجا کرنا ہے۔ انفرادی سامان کی استعداد اور پیدا آوری کی اصلاح کر کے اور انہیں مسلمہ بین الاقوامی معیاروں تک لا کر سول انجینئرنگ پراجیکٹوں پر اس کی ترقی اور استفادے کو نفع بخش بنانا ہے۔

مالی سال رواں کے دوران میں اس ادارے کا کام تسلی بخش رہا ہے۔ فاضل پرزوں اور جنرل انجینئرنگ گوداموں کی حالت بھی تسلی بخش ہے۔ لائل پور سکھر کا شمور جام شورو اور لاہور کی پانچ علاقائی ورکشاپوں کی باز تنظیم کی گئی ہے۔ جدید مرمت اور معائنہ کرنے کے آلات نصب کئے گئے ہیں۔ کارکردگی کی استعداد ۸۰ فیصد ہے۔ غلام محمد بیراج۔ قادر آباد بیراج ٹانڈہ ڈیم اور آئی۔ بی۔ سی۔ پر ایم۔ سی۔ او۔ کا مٹی کا ڈھلائی کا کام قابل تعریف ہے اور یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ یہ ادارہ فیلڈ میں کارگزاری سے متعلق سامان مہیا کرنے میں اپنا نصب العین پورا کرلے گا۔ مستقبل میں یونٹ کاسٹ اساس پر مستعدی سے سول انجینئرنگ پراجیکٹ چلائے گا۔ ایم۔ سی۔ او۔ کی کل تخمینہ کردہ لاگت ۴۵ء۲۸ کروڑ ہے۔ جس میں دوسرے منصوبے کے دوران میں مختص کردہ ۲۳۱۲۴۲ روپے کی رقم بھی شامل ہے۔ ایم سی او کو ۱۹۶۳ء۔ ۶۴ء کے دوران میں ۴۴ء۷ کروڑ روپے کی رقم تعین کی

گئی تھی اور آئندہ سال میں اس کی کارروائیوں میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے اس کو ۶٫۶۹ کروڑ کی مجموعی رقم مختص کی جائے گی۔جس میں ۱٫۱۹ کروڑ روپے کا غیر ملکی قرضہ بھی شامل ہوگا۔

(۷) **واپڈا ہاؤس** :۔ واپڈا کی کارروائیوں اور ذمہ داریوں میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے دفاتر کے لئے جگہ حاصل کرنے کی ضرورت بھی بڑھ گئی تھی۔ گلبرگ میں ایک کرائے کی عمارت سے شروع ہو کر یہ "پیپلز" میں جس میں مغربی پاکستان کے ارکان صوبائی اسمبلی کے لئے ۳۶ سوٹ ہوسٹل کی گنجائش تھی منتقل ہو گیا۔ تھوڑے عرصے بعد سرعت سے پھیلنے والے واپڈا کے محکمے نے اپنے مختلف دفاتر کو رہائش بہم پہنچانے کے لئے سارے لاہور میں کرائے پر عمارات حاصل کر لیں۔ جون ۱۹۶۳ء تک سالانہ کرایہ کی ۶٫۲۵ لاکھ کی رقم ادا کی گئی تھی۔ اس کے بعد پھر واپڈا کو "سن دیو اسٹیٹ" میں منتقل ہونا پڑا۔ لیکن لاہور میں جا بجا اس کے دفتروں کے پھیلے رہنے کا دردسر ویسا ہی رہا۔ اس کا صحیح حل یہی ہے کہ ایک مرکزی دفتر ہو اور اب چیئرنگ کراس لاہور میں دفتر کے لئے بہت سی منزلوں والی ۲٫۳۸ کروڑ روپیوں کی لاگت سے عمارت تعمیر کروا رہا ہے۔ یہ ۱۹۶۵ء میں مکمل ہو جائے گی۔ عمارت کے جائے وقوع سے پورا پورا استفادہ کرنے کے لئے عمارت کی پہلی اور دوسری منزل کو شاپنگ مرکز کے طور پر تجارتی استعمال کے لئے پیش کر دی جائے گی۔ اس طرح واپڈا ہاؤس جب مکمل طور پر زیر قبضہ ہو جائے گا تو نہ صرف واپڈا کو اس سالانہ کرائے کی بچت ہو گی جو اس کی طرف سے اس وقت ادا کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس سے کرائے پر دی جانے والی جگہ سے ۱۰٫۶۸ لاکھ سے لیکر ۲۰٫۰۰ لاکھ روپے سالانہ تک آمدنی ہو گی۔ ۱۹۶۳ء۔ ۶۴ء کے دوران میں واپڈا نے ۸٫۰۰ لاکھ کی رقم مختص کی ہے اور اگلے سال میں یہ ۸٫۹۰ لاکھ روپے مختص کرے گی۔ تعیّن میں اضافہ بڑی حد تک تعمیراتی کام کی رفتار میں اضافہ کرنے کے لئے ہے۔

۸۔ **کراچی اریگیشن پروجیکٹ** :۔ یہ ایک اور منصوبہ ہے جسے واپڈا نے ۱۹۶۳ء۔ ۶۴ء میں شروع کیا ہے اور چار سال کی مدت میں اس کے مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت کراچی سے ۳۵ میل دُور شمال مشرق میں دریائے حب پر ایک مٹی کی بھرائی کا ڈیم ۱۴۶ فٹ بلند اور ۲۲٫۹۰۰ فٹ طویل تعمیر کیا جائے گا۔ اس کی تخمینی لاگت ۸٫۸۶ کروڑ روپے ہے۔ اس ڈیم سے کراچی کے قریب ۸۴٫۰۰۰ فصلی ایکڑ رقبہ سالانہ سیراب ہوگا۔ اس پروجیکٹ پر ابتدائی کام جاری ہے۔ اس پروجیکٹ پر سرمایہ ہمارے اپنے وسائل سے صرف ہوگا۔ جس کے لئے بہت کم غیر ملکی زرِ مبادلہ کی ضرورت پیش آئے گی۔ ۱۹۶۳ء۔ ۶۴ء کے نظر ثانی شدہ تخمینوں میں ۲۸٫۱۰ لاکھ

روپے کی ایک رقم مختص کی گئی ہے۔ ۱۹۶۴ء۔ ۶۵ء کے لیے ایک کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے

۹۔ **گومل زام کثیر المقاصد پروجیکٹ**:۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں جس میں سے دریائے گومل ہو کر گزرتا ہے۔ ایک زرخیز میدان ہے۔ جس میں بہت کم بارش ہوتی ہے۔ اور آبپاشی کی سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ دریائے سندھ کا قریب ہونا بھی چنداں معاونت کا باعث نہیں۔ واپڈا کی ممکن العمل ہونے کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر دریا پہ ایک ڈیم تعمیر کر دیا جائے تو تقریباً ۲۵۵ ملین یونٹ توانائی (کلوواٹ) پیدا کی جاسکتی ہے تقریباً ۱،۶۷ لاکھ ایکڑ اراضی قابل کاشت بنائی جاسکتی ہے اور سیلابوں پر قابو پایا جاسکتا ہے اس سکیم کا مقصد جنوبی وزیرستان میں دریائے سندھ کے دائیں کنارے پر کھجوری کچ کے مقام پہ ایک ڈیم تعمیر کرنا اور دریائے گومل زام کے سیلابی پانی کو ذخیرہ کرنا ہے۔ اس سے تقریباً ایک لاکھ ایکڑ فصلاتی رقبہ سیراب ہوگا۔ اور اس سے ۲۷،۰۰۰ کلوواٹ کی نصب شدہ استعداد قوت حاصل ہوگی جو ملتان میں بڑے گرڈ سے مربوط ہوگی۔ اس ڈیم پر ابتدائی کام ۱۹۶۵ء تک مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ جس کے بعد خاص پروجیکٹ پر تعمیر کا کام مستعدی سے شروع کیا جائے گا۔

اس سکیم کی کل تخمینی لاگت ۲۰.۶۰ کروڑ روپے ہے۔ موجودہ مالی سال کے دوران میں ۵۰.۰۰ لاکھ روپے خرچ آنے کی توقع ہے۔

۱۰۔ **مستقبل کا پروگرام**:۔ مغربی پاکستان واپڈا کے پاس دو اور سکیمیں ہیں۔ یعنی باڑا بانڈا ارتفاعی آبپاشی کے لیے آبپاشی کی چھوٹی سکیم اور مانگی ڈیم کی تعمیر یہ سکیمیں ابھی عملدرآمد کے لئے تیار نہیں ہوئیں۔

واپڈا کے تحت پروجیکٹوں کے علاوہ آبپاشی کے متعدد منصوبوں پہ محکمہ آبپاشی کی طرف سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔ ان میں کچھ منصوبوں کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(۱) **تحقیقات**:۔ ۱۹۶۴ء۔ ۶۵ء کے بجٹ میں پشاور، کوئٹہ۔ قلات اور سکھر کے ریجنوں کے لئے تین نئے سرکل بنانے کی گنجائش رکھی گئی ہے جو اپنے آپ کو کلیتہً پروجیکٹوں کی تحقیقات اور ممکن العمل ہونے کی رپورٹوں کی تیاری کے لئے وقف کر دیں گے۔ محکمہ آبپاشی کی سرگرمیاں اُن عمومی تحقیقات کے لیے ایک قیمتی تتمے کا کام دیں گی۔ جو واپڈا کی طرف سے زیر کار ہیں۔ محکمہ آبپاشی چھوٹے اور درمیانے سائز کی سکیموں سے سریع فوائد پر توجہ مرکوز کرے گا۔

(۲) **تونسہ پروجیکٹ**۔ یہ پروجیکٹ دریائے سندھ پہ تونسہ کے مقام پر ایک بیراج اور دو بڑی

نہروں یعنی ڈیرہ غازی خاں کینال اور مظفر گڑھ کینال جو بالترتیب دریا کے دائیں اور بائیں کنارے سے نکلیں گی، پر مشتمل ہے۔ اس پروجیکٹ کا مقصد تقریباً ۱٫۵۹ ملین ایکڑ اراضی کو جو اس سے قبل برساتی نہروں کے ذریعے سیراب ہوتی تھی۔ بند سے کنٹرول شدہ پانی کی فراہمی ہے۔ اور اس کے علاوہ اس سے ۱۵۰٫۰۰۰ ایکڑ نئی اراضی بھی سیراب ہو گی۔ اس کی توسیعی سکیم مزید ۱۸۰٫۰۰۰ ایکڑ کو سیراب کرے گی۔

یہ پروجیکٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس پروجیکٹ پر حال ہی میں نظر ثانی کی گئی ہے تاکہ توسیعی حصہ بھی اس میں شامل کر لیا جائے۔ پروجیکٹ کے توسیعی حصہ پر ۱۹۶۳-۶۴ کے دوران میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔ توسیعی حصے سمیت پراجیکٹ کی مجموعی لاگت ۲۴۵۱٫۳۵ لاکھ روپے ہے۔ اور ۱۹۶۴ء-۶۵ء کے سال کے لیے تعیین ۱۰۰٫۰۰ لاکھ روپے کے لگ بھگ ہے۔

۳ کُرّم گڑھی پروجیکٹ : یہ ایک کثیر المقاصد پروجیکٹ ہے اور اپنی نظر ثانی شدہ صورت میں دریائے باران پر ایک ڈیم جس کا ذخیرۂ آب ۱٫۰۰ ملین ایکڑ فٹ ہو گا اور دریائے کُرّم پر ایک ڈیم اور دو ہائیڈرو الیکٹرک سٹیشن جو ہر ایک ۲۰٫۰۰۰ کلوواٹ کا ہو گا، پر مشتمل ہے۔ اس سے ۱۳۰٫۰۰۰ ایکڑ اراضی کو دوامی آبپاشی یقینی ہو جائے گی جو اس وقت بے قاعدہ سپلائی سے سیراب ہوتی ہے اور اس کے علاوہ اس سے ۱۵۰٫۰۰۰ ایکڑ نئی اراضی زیرِ آبپاشی آجائے گی۔

یہ پروجیکٹ اگرچہ قبل از انضمام شروع ہوا تھا۔ لیکن اس کی وسعت بنیادی تبدیلیاں واقع ہوئیں اور اس پر نظر ثانی کرنی پڑی۔ اس سکیم پر کام کی رفتار تیز ہو گئی اور اس پروجیکٹ کا باران ڈیم کا حصہ اپریل ۱۹۶۲ء میں مکمل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دائیں کنارے کی نہر کھول دی گئی۔ نہروں کی تشکیلِ جدید شروع کر دی گئی ہے۔ اور یہ ۱۹۶۴-۶۵ء کے آخر تک مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ نظر ثانی شدہ شکل میں اس پروجیکٹ کی مجموعی لاگت ۱۰۰۰٫۰۰ لاکھ روپے ہے اور ۱۹۶۴-۶۵ء کے لیے تعیین ۴۳٫۰۵ لاکھ روپے ہے۔

(۴) وارسک کی بلند سطح نہریں : اس پروجیکٹ کا مقصد ۴۵۷٫۰۱ لاکھ روپے کی نظر ثانی شدہ تخمینی لاگت سے قبائلی علاقے اور ضلع پشاور دونوں میں ۱۱۹٫۳۰۰ ایکڑ اراضی کو آبپاشی کا پانی مہیا کرنا ہے۔ دو نہریں ایک دائیں طرف اور دوسری بائیں طرف زیرِ تعمیر ہے۔ ۱۱۹٫۰۰۰ ایکڑ کا مجموعی رقبہ زیرِ آبپاشی آجائے گا۔ اس پروجیکٹ کا بھی ۱۹۶۵-۶۶ء تک تکمیل پا جانے کا پروگرام ہے۔ اس کے لیے ۱۹۶۴-۶۵ء کے میزانیے میں ۱۱۸٫۰۰ لاکھ روپے کی تعیین کی گئی ہے۔

(۵) بولان ڈیم پروجیکٹ : یہ پروجیکٹ اصل میں مرکزی حکومت نے شروع کیا تھا اور پھر اسے تکمیل کے لیے صوبائی حکومت کو منتقل کر دیا گیا۔ یہ پروجیکٹ، زیرِ نظرِ ثانی ہے۔ اور مکمل ہو جانے پر ایک وسیع رقبہ اراضی کو سیراب کرے گا۔ اس کے لیے ۱۹۶۴-۶۵ کے بجٹ میں ۵ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(۶) تھل پروجیکٹ : تھل پروجیکٹ کو ۱۹۳۹ء میں شروع کیا گیا تھا اور دوسری عالمی جنگ کی وجہ سے کام بند کر دینا پڑا۔ ۱۹۴۴ء میں اسے دوبارہ شروع کیا گیا اور کالا باغ ہیڈ ورکس مین لائن اپر اور مہاجر برانچ کی تکمیل کے بعد نہر ۱۹۴۶ء میں باضابطہ طور پر جاری کر دی گئی۔

اس پروجیکٹ پر کام کا بڑا حصہ انضمام سے قبل مکمل ہو گیا تھا۔ ۱۹۵۵ء کے بعد کام بڑی حد تک بعض تقسیمی نہروں کی تعمیر اور دوبارہ کھدائی تک محدود رہا۔ جنہیں ریت کے ٹیلوں سے نقصان پہنچتا رہتا تھا۔ نہر تھل کی استعداد ...۰ ،۱۰ کیوسک سے ۵۰۰، کیوسک تک بڑھانے کی ایک سکیم زیرِ تحقیق ہے تاکہ علاقہ موہر کی آب پاشی اور بخت ڈسٹری بیوٹری کی توسیع کی ضرورت پوری ہو سکے۔ اغلب ہے کہ اس پر اگلے سال کام شروع کر دیا جائے۔

اس کے علاوہ غیر آب رس علاقوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے متعدد ارتفاعی سکیمیں تعمیر کی گئی ہیں۔ اور بخوبی کام کر رہی ہیں۔ جو سکیمیں پہلے ہی تعمیر کی جا چکی ہیں وہ یہ ہیں :

گلمیری، سمندر والا، اور داؤد خیل۔ ایک اور بڑی ارتفاعی سکیم موسومہ بہ میانوالی ارتفاعی سکیم جو ...,۵۰ ایکڑ رقبے کی ضرورت کو پورا کرے گی زیرِ تعمیر ہے۔ یہ تکمیل کے آخری مرحلے کے قریب ہے اور ۱۹۶۴-۶۵ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔ اس سکیم کے لیے ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء میں ۱۰۵۷ لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(۷) میانوالی (دریائی رقبہ) ٹیوب ویل آبپاشی پراجیکٹ : دریائے سندھ کے بڑے دھارے کی بائیں طرف زرخیز زمین کا ایک ٹکڑا صدیوں سے اس علاقہ کے لیے ذخیرہ اناج رہا ہے۔ یہ آبپاشی کے لیے سیلاب پر انحصار کرتا ہے۔ لیکن تمام رقبے کو سیلاب کا فائدہ نہیں پہنچتا۔

مزید براں جب مجوزہ تربیلا ڈیم میں پانی کا ذخیرہ جمع رکھا جائے گا تو سیلابی آبپاشی میں یقینی طور پر کمی ہو جائے گی۔ ایسے علاقوں کے لیے آبپاشی کا کوئی متبادل ذریعہ مہیا کرنا ضروری ہے۔ مجوزہ پروجیکٹ کے پہلے مرحلے میں میانوالی ضلع میں دستیاب ...,۹۰ ایکڑ کچا رقبہ کو ٹیوب ویل آبپاشی مہیا کی جائے گی۔ کام

شروع کر دیا گیا ہے اور اس کام کے لیے ۱۹۶۴-۶۵ء کے سال کے لیے ۱۵،۰۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

(۸) غلام محمد بیراج پروجیکٹ : دریائے سندھ پر کوٹری کے مقام پر غلام محمد بیراج مکمل ہو جانے پر تقریباً ۲،۸۱ ملین ایکڑ کو سیراب کرے گا۔ جس میں سے ۱،۷۳ ملین ایکڑ نئی اراضی ہے۔ یہ پروجیکٹ انضمام سے قبل شروع کیا گیا تھا اور بیراج ۱۹۵۴ء میں مکمل ہو گیا تھا۔ نظامِ آبپاشی کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ اس علاقے میں سرکاری کام کی رفتار انضمام کے بعد روبہ اضافہ ہے۔ اور تیسرے پنجسالہ منصوبے کے ابتدائی سالوں میں اس کام کے مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ یہ پروجیکٹ ماسوائے ہیڈورکس کے ۱۹۶۳ء میں زرعی ترقیاتی کارپوریشن کو منتقل کر دیا گیا تھا۔

(۹)۔ رچنا دوآب میں نالوں اور سیلاب کے پانی پر قابو پانے اور نکاسِ آب کی سکیم : اس پروجیکٹ میں جڑانوالہ کے نکاسی نظام کی تشکیلِ نو، رچنا آؤٹ فال سسٹم، اور سیالکوٹ شہر کے تحفظ کے لیے ایک نالہ کی اصلاح وغیرہ شامل ہیں۔ اس سکیم کی کل تخمینی لاگت ۲،۵۵،۷۷ لاکھ روپے ہے۔ یہ کام سال ۱۹۶۰-۶۱ء کے دوران میں شروع کیا گیا تھا اور تاحال جاری ہے۔ اس سکیم کے لیے ۱۹۶۴-۶۵ء کے بجٹ میں گنجائش ۴،۷۰۰ لاکھ روپے کے لگ بھگ ہے۔

(۱۰) پانڈو کی نکاسی نظام : یہ سکیم ای سی سی کی طرف سے ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران منظور ہو چکی ہے اور کام پوری رفتار سے جاری ہے۔ اس سے ضلع لاہور کے آبپاش علاقوں میں نکاسِ آب کی سہولتیں فراہم ہونگی۔ اس کے لیے ۱۹۶۴-۶۵ء کے بجٹ میں ۱۵،۰۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

(۱۱) سکھر اور نکاسی نظام : یہ نکاسی نظام ضلع منٹگمری میں لوئر باری دوآب کے نظام سے سیراب ہونے والے علاقوں کے استفادے کے لیے ہے اور ۱۹۵۸ء سے جاری ہے اور قریب الاختتام ہے۔ اس کے لیے سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے بجٹ میں صرف ۵،۰۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

(۱۲) مکھی ڈھنڈ نکاسی نظام کی تعمیر : یہ جمراؤ اور نارا کینال کے قطعے کے استفادے کے لیے ہے۔ اسی کام کا ۸۰ فیصد سے زیادہ

حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ یہ سکیم ۱۹۶۴ - ۶۵ء کے آخر تک مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ ۱۹۶۴ - ۶۵ء کے بجٹ میں اس کے لیے تعین ۱۰ء۵ لاکھ روپے ہے۔

(۱۳) تھل سرکل کے علاقہ خوشاب میں نکاسی نظام کی تعمیر (تھل ڈرینج سکیم):

یہ منصوبہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے اور اس سے علاقہ خوشاب کو فائدہ پہنچے گا۔ جہاں کہ زیرِ زمین پانی کی سطح بلند ہے۔ تین زیرِ تعمیر نکاسی نہریں خوشاب ڈرین، بھولا ڈرین اور ڈھاک ڈرین ہیں۔ سکیم کی مجموعی لاگت ۶۷ء۰۰ ۴ لاکھ روپے ہے۔ ۱۹۶۴ء - ۶۵ء کے بجٹ میں اس کے لئے تعین ۶۳ ء ۱۱ لاکھ روپے ہے۔

منصوبہ طاس سندھ

منصوبہ طاس سندھ جو کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان نہری پانی کے معاہدہ ۱۹۶۰ء کے نتیجے میں تعمیر ہونا ہے۔ دو بڑے ڈیم ۔ منگلا دریائے جہلم پر اور تربیلا دریائے سندھ پر۔ آٹھ اتصالی نہروں، چار براجوں، ایک پھاٹک دار سائیفن، تین موجودہ بین دریائی نہروں دو موجودہ ہیڈ ورکس اور نئے منصوبے سے مستفید ہونے والے بعض موجودہ نہری نظاموں کی باز تشکیل پر مشتمل ہے۔

منگلا ڈیم دُنیا کے عظیم ترین مٹی کی بھرائی کے ڈیموں میں سے ایک ہوگا۔ اس پر کام جدول کے مطابق ہو رہا ہے۔ اور توقع ہے کہ جولائی ۱۹۶۸ء تک مکمل ہو جائے گا۔ پہلے مرحلے پر کام جو تین اتصالی نہروں، ایک بیراج، اور تریموں۔ سدھنائی۔ میلسی۔ بہاول سسٹم کی ایک پھاٹک دار سائیفن کی تعمیر ہے۔ تسلّی بخش طور پر جاری رہا اور اُن تمام کے متعلق توقع ہے کہ وہ جدول کے مطابق مکمل ہو جائیں گی۔ جبکہ ان میں سے بعض کی جدول سے پہلے مکمل ہو جانے کا بھی امکان ہے۔ مارچ ۱۹۶۴ء کے آخر تک تعمیرات کی صورتِ حال حسب ذیل تھی:-

کام	تخمیناً فیصد تکمیل
۱۔ منگلا ڈیم	۴۰
۲۔ تربیلا سدھنائی لنک	۷۵
۳۔ سدھنائی بیراج	۶۰
۴۔ سدھنائی میلسی لنک	۶۵
۵۔ میلسی سائیفن	۸۰
۶۔ میلسی بہاول لنک	۵۰

دوسرے مرحلے کی تعمیرات کی منصوبہ بندی اور نقشہ جس میں رسول ۔ قادر آباد ۔ بلوکی سلیمانکی کا تین اتصالی نہروں کا نظام اور دو بیراج شامل ہیں تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ قادر آباد ۔ بلوکی لنک کی تعمیر کا ٹھیکہ میسرز کینال کنسٹرکٹرز کارپوریشن (اٹک) پاکستان کو مارچ ۱۹۶۴ء کے دوران میں دیا گیا تھا۔ اور اپریل ۱۹۶۴ء میں کام کے شروع ہو جانے کی توقع ہے ۔ قادر آباد بیراج کے لئے ٹھیکہ بھی جلد ہی دے دیا جائے گا ۔ کیونکہ ٹنڈر زیرِ جائزہ ہیں ۔ جب کہ دوسرے مرحلے کی تعمیرات کے دوسرے اجزا کے لئے ٹھیکے بھی ۱۹۶۴ء - ۱۹۶۵ء کے دوران میں (یعنی مارچ ۱۹۶۵ء تک) دے دیئے جانے کی توقع ہے ۔ اس مرحلے کا مارچ ۱۹۶۸ء تک مکمل ہو جانے کا پروگرام ہے ۔ تاہم تیسرے مرحلے کی تعمیرات یعنی چشمہ بیراج چشمہ ۔ جہلم لنک اور تونسہ پنجند لنک کے ۱۹۶۵ - ۶۶ء کے دوران میں شروع کیے جانے کی توقع ہے ۔

جہاں تک تربیلا ڈیم کا تعلق ہے جو گذشتہ کچھ مدت سے موضوعِ بحث بنا رہا ہے ۔ عالمی بینک اس پر رضامند ہو گیا ہے کہ وہ منصوبہ طاس سندھ کے لئے نظرثانی شدہ مالی انتظامات کے ذریعے اس منصوبے پر سرمایہ اندازی کرنے سے پہلے مشیران کے ایک پینل کے ذریعے اس اس پروجیکٹ کا ایک آزادانہ جائزہ لے گا ۔ عالمی بینک کے مشیران نے یہ جائزہ پہلے ہی شروع کر دیا ہے ۔ اور ان کی رپورٹ اس تقویمی سال کے آخر تک پیش ہو جائے گی ۔ پاکستان نے اب تک جو تحقیقات اور جائزہ لیا ہے، ان کی اساس پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس پروجیکٹ کے ممکن العمل

GROSS INVESTMENT ON IRRIGATION
1955-56 TO 1964-65

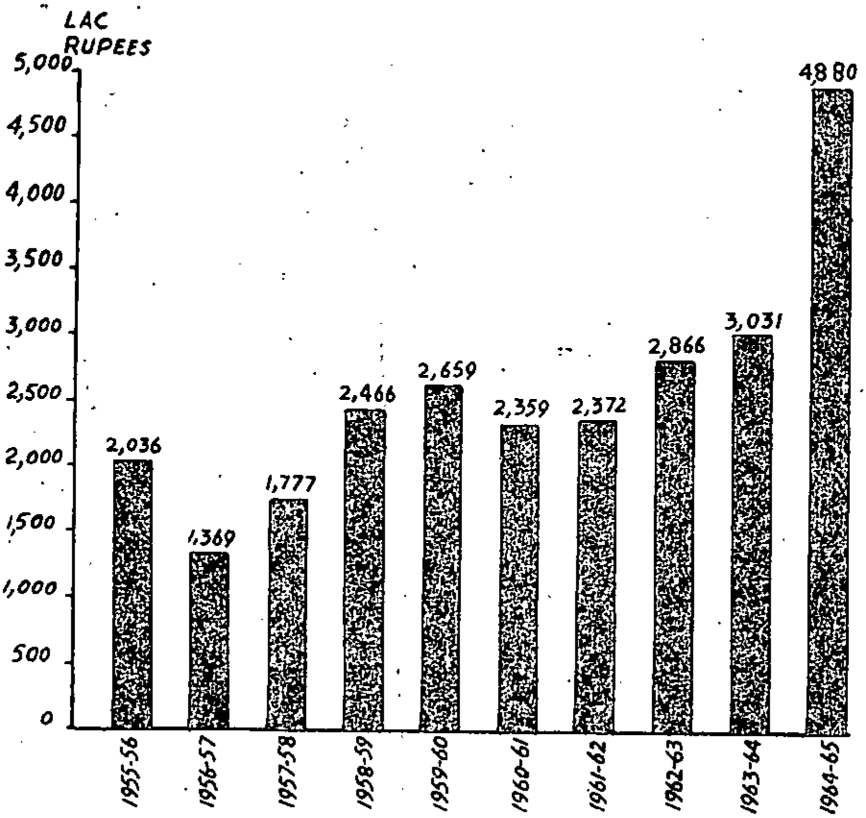

Recurring Expenditure on Irrigation Embankment and Drainage Works

1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65
168	210	330	296	210	*110	*154	*134	*139	*137

**Does not include development expenditure of 53, 99, 51, 53 and 92 in respect of the years 1960-61, 1961-62, 1962-63, 1963-64, 1964-65, respectively, which has been included in gross investment.*

Recurring Expenditure on Working Expenses of Canals

1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65
499	639	578	835	725	801	813	838	1218	1261

ہونے کے بارے میں عالمی بینک کے مشیران ہمارے اخذ کردہ نتائج کی ہمنوائی کریں گے۔ اس دوران میں واپڈا ٹھیکوں کی دستاویزیں، ابتدائی نقشے اور دیگر ابتدائی امور کی تیاری جاری رکھے ہوئے ہے۔ تاکہ ہم ۱۹۶۵ء کے وسط تک ٹنڈر طلب کرنے کے قابل ہوسکیں۔ اس لیئے یہ توقع کی جاتی ہے کہ ڈیم کی تعمیر کے لئے ٹھیکہ ۱۹۶۵ء کے آخر تک دے دیا جائے گا اور پروجیکٹ ۱۹۷۳ء کے وسط تک مکمل ہوجائے گا۔

منصوبہ طاس سندھ کی حالیہ ترین نظرثانی شدہ لاگت کا تخمینہ ۱۸۰۲۲۶ ملین ڈالر (۹۰۴۳٫۷۶ کروڑ روپے) ہے۔ زائد لاگت کو پورا کرنے کے لیے اس بات پر اتفاق ہوگیا ہے کہ دوست ممالک اور پاکستان منصوبہ طاس سندھ کے لیے اپنا اپنا غیر ملکی زرِ مبادلہ کے حصے موجودہ رقم ۶۲۳۱۶۰۰ ملین ڈالر میں مزید ۶۰۰ء ۱۸۸ ملین ڈالر کا اضافہ کردیں گے اور اس طرح وسائل کو بڑھا کر ۹۱۴۰۶۰۰ ملین ڈالر (۶۰۰ء ۴۴۶ کروڑ روپے) کردیں گے۔ اس کے علاوہ پروجیکٹ کی غیر ملکی زرِ مبادلہ کی لاگت کو پورا کرنے کے لیے پاکستان کو اپنے وسائل سے تقریباً ۶۰۰ء۱۲۶ ملین روپے ادا کرنے پڑیں گے۔ نظرثانی شدہ مالی انتظامات کے تحت پروجیکٹ پر روپوں کی لاگت پاکستان کے ذمے ہوگی اور اوّل صورت میں امریکن کاؤنٹر پارٹ فنڈز (پی ایل ۴۸۰ وصولیات) میں سے مہیا کی جائے گی اور اگر کوئی کمی ہو تو وہ داخلی وسائل سے پوری کی جائے گی۔

منصوبہ طاس سندھ کی تعمیرات پر سال ۱۹۶۳-۶۴ء کے لیے تخمینی اخراجات تقریباً ۸۲۶۰۰ کروڑ روپے ہیں اس سے طاس سندھ کی تعمیرات پر جون ۱۹۶۴ء تک منزائد اخراجات تقریباً ۶۰۰ء۲۸۸ کروڑ روپے تک پہنچ جائیں گے۔

ب۔ برقیاتی منصوبے

مندرجہ ذیل نقشہ ۱۹۵۵-۵۶ء سے ۱۹۶۳-۶۴ء تک برقیات پر جملہ اخراجات سرمایہ کو ظاہر کرتا ہے۔

(روپے لاکھوں میں)

۵۶-۱۹۵۵	۵۷-۱۹۵۶	۵۸-۱۹۵۷	۵۹-۱۹۵۸	۶۰-۱۹۵۹	۶۱-۱۹۶۰	۶۲-۱۹۶۱	۶۳-۱۹۶۲	۶۴-۱۹۶۳	۶۵-۱۹۶۴
۷ر۱۴	۴٫۰۲	۵٫۲۶	۷٫۲۸	۱۷٫۶۳	۱۹٫۰۸	۲۸٫۹۱	۲۵٫۲۷	۲۷٫۶۰	۲۳٫۹۸

واپڈا کے چند اہم برقیاتی پراجیکٹ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

(۱) بجلی کی پیداوار۔ دسمبر ۱۹۶۳ء میں واپڈا نے ملتان پاور سٹیشن کی توسیع مکمل کر لی جس سے مغربی پاکستان دستیاب بجلی کی مقدار میں ۱,۳۰,۰۰۰ کلو واٹ اضافہ ہو گیا۔ اب واپڈا کا مجموعی نظام ۶,۰۴,۰۰۰ کلو واٹ ہے جو ۱۹۵۹ء کی نصب شدہ استعداد (۱,۹۱,۰۰۰ کلوواٹ) سے جبکہ واپڈا نے بجلی کی پیداوار اور تقسیم کا کام سنبھالا تقریباً پانچ گنا زیادہ ہے۔ اسی مدت کے دوران میں زیادہ سے زیادہ طلب میں تین گنا اضافہ ہوا جو ۱,۰۱,۰۰۰ کلوواٹ سے بڑھ کر ۳,۴۹,۰۰۰ کلو واٹ ہو گئی۔ لائنوں کا سلسلہ دو گنا سے زیادہ ہو گیا جو ۴,۶۸۲ سرکٹ میلوں سے بڑھ کر ۱۲,۱۰۶ سرکٹ میل ہو گیا۔ صارفین کی تعداد ۲,۷۷,۶۸۵ سے بڑھ کر ۵,۵۹,۶۷۱ ہو گئی اور سالانہ آمدنی ۱۹۵۹ء میں ۷ء۴ کروڑ روپے سے بڑھ کر موجودہ مالی سال کے دوران میں ۱۷ء۰۰ کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔

جنوبی زون میں کوئٹہ تھرمل پاور سٹیشن (جس کی استعداد ۱۵,۰۰۰ کلوواٹ ہے) اور سکھر تھرمل پاور سٹیشن (جس کی استعداد ۲۵,۰۰۰ کلو واٹ ہے) دونوں بالترتیب ۲ء۷۳ کروڑ اور ۵ء۳۰ کروڑ روپے کی لاگت سے اس سال کے آخر تک چالو ہو جائیں گے۔ ان دونوں سکیموں کے لیے ۱۹۶۳-۶۴ء کے بجٹ میں تعیّن بالترتیب ۰ء۸۹ کروڑ روپے اور ۱ء۷۹ کروڑ روپے ہے۔ فروری ۱۹۶۴ء کے آخر تک ان سکیموں پر مجموعی اخراجات بالترتیب ۲ء۶۲ کروڑ روپے اور ۲ء۴۸ کروڑ روپے تھے۔ زیریں سندھ کے علاقے میں بجلی کی بڑھتی ہوئی کھپت کو پورا کرنے کے لیے حیدرآباد میں موجودہ تھرمل سٹیشن میں ۲ء۲۰ کروڑ روپے کی تخمینی لاگت سے مزید ۲۲,۰۰۰ کلوواٹ کی توسیع کی جارہی ہے جس سے اس سٹیشن کی استعداد بڑھ کر ۴۳,۷۰۰ کلوواٹ ہو جائے گی ۸,۰۰۰ کلوواٹ کے سٹیم سیٹ کی تنصیب کافی آگے بڑھ چکی ہے جبکہ سکیم کے باقی ماندہ حصّے پر سول تعمیرات کا کام جاری ہے۔ یہ منصوبہ ۱۹۶۵ء کے آخر تک مکمل ہونے کا پروگرام ہے۔ ۱۹۶۳-۶۴ء کے میزانیے میں اس کے لیے تعیّن ۱ء۷ کروڑ روپے ہے جس میں سے جنوری ۱۹۶۴ء تک ۱۷ء۸۵ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(۲) مغربی پاکستان ہائی ٹینشن گرڈ۔ مغربی پاکستان ہائی ٹینشن گرڈ کے پراجیکٹ کا مقصد ۱۳۲ کلو واٹ کی ہائی ٹینشن لائنوں کا ۶۸۲ میل لمبا ایک سلسلہ تعمیر کرنا ہے جو سابقہ شمال مغربی سرحدی صوبہ، پنجاب اور بہاولپور کے بڑے بڑے پاور سٹیشنوں۔ جنہیں گرڈ زون کہا جاتا ہے کو باہم ملائے گا۔ ۱۹۶۱-۶۲ء میں اس پروجیکٹ کے دائرہ کار پر نظر ثانی کی گئی تاکہ اس میں ابتدائی طور پر تجویز کردہ دس گرڈ سٹیشنوں کے علاوہ اسلام آباد، جہلم اور کوٹ لکھپت کے گرڈ سٹیشنوں کو بھی شامل

کیا جا سکے۔

ترسیلی لائنوں کی تنصیب کا کام ۱۹۶۱-۶۲ء میں مکمل ہو گیا تھا۔ اور وہ تبھی سے تجارتی طور پر کام کر رہی ہیں۔ پشاور، داؤد خیل، کھاریاں، اسلام آباد، سرگودھا، اور منٹگمری کے مقام پر گرڈ سٹیشنوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ گوجرانوالہ سب سٹیشن کا ۷۰ فیصد سے زیادہ حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ کوٹ لکھپت میں ۶۶/۱۳۲ کلوواٹ کے ۲۰ ایم وی اے ٹرانسفارمر نصب کئے گئے اور انہیں ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران بجلی پہنچائی گئی۔ ۱۳۲ کلوواٹ کے دو سرکٹ بریکروں پر کام جو قصور کو ۱۳۲ کلوواٹ لائن اور قدیم و جدید کوٹ لکھپت کے درمیان لائن کو کنٹرول کرتے ہیں مکمل ہو چکا ہے۔ کوٹ لکھپت میں مرکزی لوڈ ڈیسپچ عمارات اب مکمل ہو چکی ہیں اور ساز و سامان کی تنصیب شروع ہو چکی ہے۔

(۳) **ثانوی ترسیلی و تقسیمی سکیم** ۔ اس سکیم کا مقصد بجلی کو ابتدائی گرڈ سٹیشنوں سے اُن مقامی تقسیمی مرکزوں تک پہنچانا ہے۔ جو مغربی پاکستان گرڈ کے علاقے میں ہیں۔ اس سکیم کے تحت ۱۲۷ میل لمبی ترسیلی لائینیں جن کی وولٹیج ۳۳ کلوواٹ سے ۱۳۲ کلوواٹ تک ہو گی۔ ۱۱ کلوواٹ کی ۲۴۴ میل لمبی لائنیں، ۵۰۶ میل لمبی ایل۔ ٹی لائنیں ۱۳۲، کلوواٹ کے آٹھ سب سٹیشن، ۶۶ کلوواٹ کے ۵۰ سب سٹیشن نصب کئے جائیں گے اور ۱۰۲ چھوٹے شہروں اور دیہات میں بجلی پہنچائی جائے گی۔ اس اسکیم کے تحت لاہور، لائل پور، منٹگمری، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، پشاور اور سرگودھا کے موجودہ تقسیمی نظاموں میں تجدید اور اضافہ کیا جا رہا ہے۔ مزید براں اس کے تحت رچنا دوآب میں صلاح آراضی کے لیے نصب شدہ ۸۰۰ ٹیوب ویلوں کو بھی بجلی دی جائے گی۔

۱۳۲ کلوواٹ کی ۲۱۶ میل لمبی ترسیلی لائنیں بچھائی جا چکی ہیں۔ مارچ ۱۹۶۴ء تک ۶۶ کلوواٹ کی ۳۵۸ میل لمبی ترسیلی لائنیں مکمل کر لی گئی تھیں اور اسی مدت تک ۱۱ کلوواٹ کی ۱۰۶ میل لمبی لائنیں بچھائی جا چکی تھیں۔ اصلاح اراضی کے ٹیوب ویلوں کو بجلی پہنچانے کے کام کے تحت، ۶۶ کلوواٹ کی ۴۵ میل لمبی لائنیں اور ۱۱ کلوواٹ کی ۲۲۴ میل لمبی لائنیں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں۔ ۱۳۲ اور ۶۶ کلوواٹ کے کل ۵۸ سب سٹیشنوں میں سے ۸ مکمل ہو چکے ہیں جیسا کہ بتایا گیا ۴ سب سٹیشنوں پر کام کا ۶۰ فیصد حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ ۲۰۰ دیہات میں ایل ٹی لائنیں نصب کی گئیں۔ نو بڑے شہروں میں تجدید کا کام جدول کے مطابق جاری ہے۔

اس منصوبے پر اخراجات کا تخمینہ ۲۹۶۷ کروڑ ہے۔ مالی سال ۱۹۶۳-۶۴ کے بجٹ میں

اس کے لئے ۶۵۰ء۲ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے جس میں سے ۱۹۶۳ء کے آخر تک ۲ء۶۹ کروڑ روپے سے استفادہ کیا جا چکا تھا۔

(۴) مغربی پاکستان میں بجلی کی تقسیم۔ اس سکیم کا مقصد تمام مغربی پاکستان ماسوائے کراچی کے جملہ صارفین کو سروس کنکشن مہیا کرنا ہے۔ لوڈ میں اضافے کی وجہ سے پیش آمدہ لائنوں اور تقسیم کار سب سٹیشنوں میں معمول کے مطابق توسیعات اور اضافے اور تقسیمی نظام کی تجدید جس حد تک سرمایہ اجازت دے، بھی اس اسکیم کے تحت عمل میں لائی جا رہی ہے۔

۱۹۶۳ - ۶۴ء کے دوران پہلے پانچ مہینوں میں مختلف قصبوں اور دیہات میں ۲۲،۶۰۳ نئے کنکشن دیئے گئے۔ جملہ اقسام کے صارفین کی طرف سے کنکشنوں کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں میں تیزی سے اضافہ کی وجہ سے آنے والے سالوں میں سالانہ ۸۰۰۰۰ صارفین کو کنکشن دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے تاہم اس کا انحصار مطلوبہ غیر ملکی زرِ مبادلہ کی دستیابی پر ہے۔ ۱۹۶۳ - ۶۴ء کے نصف اول کے آخر میں مغربی پاکستان گرڈ پر زیادہ سے زیادہ لوڈ جو ریکارڈ ہوا، وہ ۲۸۰۰۰۰ ۲ کلوواٹ تھا جو ۱۹۶۲ - ۶۳ء کے نصف اول کے لئے ریکارڈ شدہ اعداد و شمار پر ۸۰۰۰۰ ۶ کلوواٹ کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔

سال ۱۹۶۳ - ۶۴ء کے لیے ۲ء۸۶ کروڑ روپے کی تعین کی گئی ہے جس میں ۶۰۰ء۵۹ لاکھ روپے کا ایک غیر ملکی زرمبادلہ کا حصہ بھی شامل ہے۔ جنوری ۱۹۶۴ء کے آخر تک اس سکیم پر ۳۸۲ء۲ کروڑ روپے خرچ کیے جا چکے تھے۔

(۵) دیہات میں بجلی پہنچانے کا منصوبہ - دیہات میں بجلی پہنچانے کے منصوبے پر عملدرآمد جس کے تحت ۵۰۰۰ دیہات کو دوسرے پنجسالہ منصوبے کی مدت کے دوران ۱۰۰۰ دیہات سالانہ کی شرح سے بجلی پہنچائی جاتی ہے، لاگت کے غیر ملکی زرِ مبادلہ کے حصے (جسے ۱۹ ملین کے اطالوی قرضے سے پورا کیا جاتا ہے) کے لیے انتظامات سرمایہ کاری مکمل نہ ہونے کے باعث رُکا رہا۔

اس منصوبے کی تخمینی لاگت ۶۵۰ء۲ کروڑ روپے ہے لیکن اس پر ابھی تک کوئی خرچ نہیں کیا گیا۔ تاہم سال کے دوران میں سکیم بجلی کی تقسیم جس کا اوپر ذکر ہوا، کے تحت ۲۰۰ دیہات کو بجلی پہنچائی گئی۔

برقیاتی ترقیات کی عمومی تحقیقات

ایسے علاقوں میں بجلی پہنچانے کے لیے جو بڑی گرڈ لائن سے بہت دور ہیں، واپڈا بہت سی سکیموں کی تیاری میں مصروف ہے۔ بعض اسکیموں کی تیاری کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور گلگت اور بلتستان کے علاقے میں پانچ چھوٹی ہائیڈل سکیموں کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ گلگت، سکردو، نالٹر، بچالٹ اور بلتت کے مقام پر ان ہائیڈل سکیموں کی تعمیر کے لئے ٹھیکے دے دیئے گئے ہیں اور ان سکیموں کے جون ۱۹۶۵ تک مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ ان سکیموں کی ابتدائی نصب شدہ استعداد ۷۵۰ کلو واٹ ہو گی۔

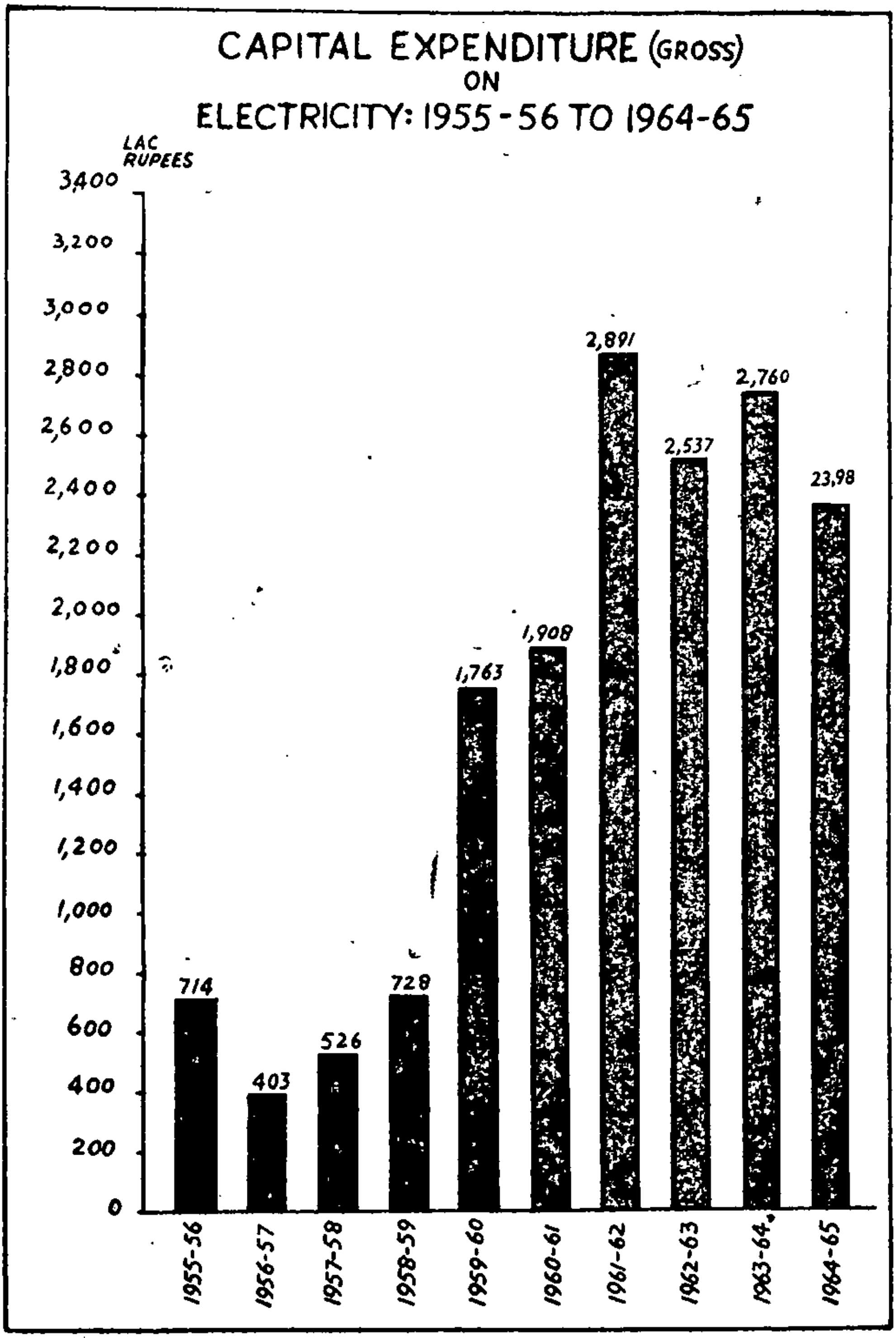
CAPITAL EXPENDITURE (GROSS)
ON
ELECTRICITY: 1955-56 TO 1964-65
LAC RUPEES
3,400
3,200
3,000
2,800
2,600
2,400
2,200
2,000
1,800
1,600
1,400
1,200
1,000
800
600
400
200
0
714
403
526
728
1,763
1,908
2,891
2,537
2,760
23,98
1955-56
1956-57
1957-58
1958-59
1959-60
1960-61
1961-62
1962-63
1963-64
1964-65

باب ۷

زراعت

باب ۷

زراعتی سیکٹر

پہلے اور دوسرے پنجسالہ منصوبوں کے اہم مقاصد من جملہ اور مقاصد یہ تھے کہ ملک کو غذا[ئی]
اجناس میں خود کفیل بنایا جائے اور نقد آور فصلوں کی پیداوار بڑھائی جائے۔

خاص زراعت میں ۶۱ جاری سکیموں اور ۴۳ نئی سکیموں پر عملدرآمد کے لیے مالی سال ۱۹۶۳-[۶۴]
کے دوران میں ۶۶ء ۸ کروڑ روپے کی ایک رقم تعین کی گئی تھی۔ ان سکیموں کا تعلق بیجوں فارموں
پھلوں کی ترقی، زراعتی توسیع، شماریات، اراضی، مشینوں کے استعمال، ٹیوب ویلوں کی تنصیب
زرعی تحقیقات و تعلیم سے ہے۔ نظرثانی شدہ تخمینہ جات برائے سال زیر رپورٹ کی تفصیلات، اگ[لے]
سال کے ترقیاتی پروگرام کے لیے تعین میزانیہ اور ہر ذیلی سیکٹر میں جاری اور نئی سکیموں کی کل
تعداد ذیل میں دی گئی ہے۔

(روپے لاکھوں میں)

ذیلی سیکٹر	نظرثانی شدہ تخمینہ ۱۹۶۳ - ۶۴ء	تعین میزانیہ ۱۹۶۴ - ۶۵ء		سکیموں کی تعداد	
		جاری سکیمیں	نئی سکیمیں	جاری	نئی
۱	۲	۳	۴	۵	۶
پلانٹ پروٹکشن	۲،۹۲ ، ۲۰	۳،۰۵ ، ۱۰	-	۴	۱

افزائشِ تخم	۵۸،۲۰	۴۵،۳۵	۶،۹۵	۳۱	۶
مشینوں کا استعمال	۱،۳۹،۹۶	۴،۹۸،۰۶	۱،۲۳،۱۶	۱۴	۶
اراضی	۱۹،۳۴	۵۱،۸۰	۱،۰۱،۱۹	۲	۴
شماریات	۱،۷۶	۲،۸۳	۴،۰۰	۲	۱
زراعتی فروختِ اجناس	..	۰،۷۵	۰،۱۲	۱	۱
زرعی توسیع	۸۷،۴۸	۱،۱۶،۷۲	۱۶،۳۰	۹	۴
زراعتی تحقیق	۶۸،۸۴	۹۱،۲۸	۱۶،۲۵	۲۲	۷
زراعتی تعلیم	۱۳،۵۸	۱۶،۸۰	۱۱،۸۱	۵	۵
ماڈل سکیم	۲۳،۶۴	۲۵،۸۹	..	۱	..
میزان	۷،۰۵،۰۰	۱۱،۵۴،۵۸	۲،۷۹،۷۸	۹۱	۳۵

پیداوار میں اضافہ

ایسی مشکلات مثلاً غیر ملکی زرِمبادلہ، مشینری اور دیگر اشیاء کی باہر سے دیر سے آمد کے باوصف پیداوار میں اضافہ کر لیا گیا ہے۔

دوسرے پنجسالہ منصوبے کے مطمحِ نظر کے مقابلے میں پیداوار کے اعداد و شمار ذیل میں ترتیب دئے گئے ہیں:

	غلّہ (ٹن ہزاروں میں)	کپاس (ٹن ہزاروں میں)	نیشکر (ٹن ہزاروں میں)	چنا اور دالیں (ٹن ہزاروں میں)
مطمحِ نظر برائے ۱۹۶۴ - ۶۵ء	۷،۱۶۹	۲،۲۷۵	۱۵،۳۴۰	۷۵۰
پیداوار ۱۹۶۳ - ۶۴ء	-	۲،۳۵۴	۱۶،۳۲۰	-
پیداوار ۱۹۶۲ - ۶۳ء	۶،۴۴۸	۲،۰۶۰	۱۸،۱۴۸	۸۲۴
پیداوار ۱۹۶۱ - ۶۲ء	۶،۲۷۴	۱،۸۲۲	۱۴،۱۳۰	۷۵۶
پیداوار ۱۹۶۰ - ۶۱ء	۵،۸۳۶	۱،۶۹۲	۱۱،۵۴۷	۷۴۲

یہ قابلِ غور ہے کہ دوسرے پنجسالہ منصوبے کے لیے کپاس کی پیداوار کا مطمحِ نظر پہلے ہی اس سال — وقتِ مقررہ سے ایک سال پہلے ہی — حاصل ہوگیا ہے۔ نیشکر کے سلسلے میں بھی ہم مطمحِ نظر کی حد سے بڑھ چکے ہیں۔ دیگر فصلوں کے سلسلے میں بھی مطمحِ نظر کافی قریب الحصول ہیں۔

نظرثانی شدہ تخمینوں کے مطابق سالِ رواں میں ۶۸٫۲۷ کروڑ روپے (۱۸٫۱۲ کروڑ روپے حسابِ محاصل پر اور ۹٫۵۶ کروڑ روپے سرمایہ کاری کی حیثیت سے) کی مجموعی گنجائش کے مقابلے میں ۱۹۶۴ - ۶۵ء کے بجٹ میں زراعتی سیکٹر کے لیے ۵۲٫۴۰ کروڑ روپے کی تعین کی گئی ہے۔ ۵۲٫۴۰ کروڑ روپے کی اس رقم میں سے ۹۸٫۳۱ کروڑ روپے اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام میں دیے گئے ہیں جب کہ موجودہ سال کی نظرثانی شدہ تعین ۵۸٫۱۹ کروڑ روپے ہے/(ملاحظہ گراف)

اگلے سال کے لیے زراعت کے لیے ترقیاتی پروگرام کی تعین ۳٫۶۳ فیصد اضافہ کرتی ہے۔ سالِ رواں میں یہ اضافہ ۸۴٫۵۹ فیصد تھا۔

ترقیاتی پروگرام میں ۹۸٫۳۱ کروڑ روپے کی تعین کے علاوہ ۵۴٫۸ کروڑ کی ایک تعین غیر ترقیاتی شعبے کے لیے کی گئی ہے اور اس طرح اگلے سال میں زراعتی سیکٹر کے لیے کُل تعین ۵۲٫۴۰ کروڑ روپے ہوجاتی ہے۔

مندرجہ ذیل نقشہ ۱۹۵۵ - ۵۶ء سے اب تک صرف محاصل بہ مدِ زراعت اور ۱۹۶۴ - ۶۵ء کے لیے مجوزہ صرف سرمایہ کو ظاہر کرتا ہے (ملاحظہ گراف)

صرفِ سرمایہ

(روپے کروڑوں میں)

سرمایہ کاری برائے ۱۹۶۳-۶۴ء	۹٫۵۶
سرمایہ کاری برائے ۱۹۶۴-۶۵ء	۱۷٫۶۵

صرفِ محاصل

(روپے کروڑوں میں)

۱۹۵۵-۵۶	۴٫۵۰
۱۹۵۶-۵۷	۴٫۶۶
۱۹۵۷-۵۸	۵٫۶۱
۱۹۵۸-۵۹	۸٫۶۳
۱۹۵۹-۶۰	۸٫۷۵
۱۹۶۰-۶۱	۱۳٫۱۹
۱۹۶۱-۶۲	۱۳٫۰۶
۱۹۶۲-۶۳	۱۶٫۸۵
۱۹۶۳-۶۴	۱۸٫۱۲
۱۹۶۴-۶۵	۲۲٫۸۷

زراعت کے میدان میں ترقیاتی پروگرام کی غایت مندرجہ ذیل مقاصد کا حصول ہے:۔

(۱) کیمیاوی کھادوں کے استعمال میں اضافہ۔

(۲) خالص کوالٹی کے بیج کی مناسب مقدار میں فراہمی اور تمام کاشت کاروں کو ترغیب کے طور پر رعایت دینا۔

(۳) زمین کو توڑنے، قلبہ رانی اور سطح ہموار کرنے اور ٹیوب ویل نصب کرنے کے لیے کاشتکاروں کو رعایتی نرخوں پر ٹریکٹر، بل ڈوزر اور ٹیوب ویل کی کھدائی کے آلات دینا۔

اس کے علاوہ زراعت اور پرورشِ حیوانات دونوں سیکٹروں میں فیلڈ میں توسیعی خدمات کو تقویت دی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے زراعت کے شعبے میں مزید فیلڈ اسسٹنٹ اور پرورشِ حیوانات کے شعبے میں مزید شاک اسسٹنٹ مقرر کیے جائیں گے۔

بڑے پیمانے پر ٹڈی دل کے خلاف مہم شروع کر دی گئی ہے، ویسٹ پاکستان وٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے جنگلی سوروں میں بخار پھیلا دینے والا ایک وائرس تیار کر لیا ہے جو بہت موثر ثابت ہو رہا ہے۔

زرعی تحقیق

گندم، چاول، کپاس، اناج، چارے اور سبزیوں کی نئی اقسام، باغاتی پودوں اور طریقوں کی اصلاح و ترقی، فصلوں کی آبی ضروریات اور کیمیاوی کھادوں کا ردِّ عمل، سیم اور تھور کے زمینی مسائل، پھپھوندی یا کیڑوں کے حملوں کی وجہ سے پودوں کی بیماریاں —— ان سب پر ٹنڈو جام، لائل پور اور ترناب کے تین تحقیقاتی اداروں کے علاوہ کوئٹہ، خان پور اور ڈیرہ اسماعیل خاں کے ریسرچ سٹیشنوں میں تحقیقات کی جا رہی ہے۔ کاشتکاروں کو زیادہ خوشحال بنانے اور مختلف اشیاء میں ملک کو خود کفیل بنانے کے لیے فصلوں کی پیداوار بڑھانے کی غرض سے نئے نظریات اور طریقے ایجاد کیے جا رہے ہیں۔ ۱۹۰۱ئہ میں دستیاب گندم کی اقسام سے ۹ من فی ایکڑ پیداوار حاصل ہوتی تھی جب کہ آج کاشت ہونے والی اقسام سے ۳۶ - ۴۰ من پیداوار فی ایکڑ حاصل ہو سکتی ہے۔ اس طرح نیشکر کی "کاٹھا" قسم سے صرف ۲۰ من گڑ حاصل ہوتا تھا جب کہ جدید ترین اقسام سے ۱۰۶ من تک گڑ حاصل ہو سکتا ہے۔ کپاس کے بارے میں تحقیقات نے کپاس کی فصل کا نمونہ بڑی حد تک بدل دیا ہے۔ نئی سفارش کردہ اقسامِ کپاس بڑی تیزی سے دیگر تمام اقسام کی جگہ لیتی جا رہی ہیں۔ اور صنعتِ پارچہ بافی میں خوشحالی کے ایک نئے دَور کا آغاز کریں گی۔

حال ہی میں اختلاط کے ذریعے باسمتی کی ایک نئی قسم سی ۶۲۲ تیار کی گئی ہے۔

کیمیاوی کھاد ـــ کیمیاوی کھاد کے استعمال میں اب گہری دلچسپی ظاہر کی جا رہی ہے اور ہمارے ذخائر کی صورتِ حال اچھی ہے۔ ہمارے مقامی کارخانوں (جو ڈبلیو پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے تحت ہیں) کی استعدادِ پیداوار حسب ذیل ہے:۔

امونیم سلفیٹ	۵۰،۰۰۰ ٹن
امونیم نائٹریٹ	۱۰۰،۰۰۰ ٹن
یوریا	۵۰،۰۰۰ ٹن
سُپر فاسفیٹ	۱۸،۰۰۰ ٹن
میزان	۲۱۸،۰۰۰ ٹن

تقسیم اور فروخت کو تیز تر کرنے کے لیے حکومت نے امداد واقعی قیمتِ فروخت کے ۵۰ فیصد تک بڑھا دی ہے اور اب فروخت کے نرخ کم کر کے ۷،۵۰ روپے سے ۸،۰۰ روپے تک کر دئے گئے ہیں۔ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن اس پر بھی آمادہ ہو گئی ہے کہ مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن اور رورل سپلائی کوآپریٹو کارپوریشن کو تین مہینے کے ادھار کی ڈیفرڈ پیمنٹ کی اساس پر کیمیاوی کھاد فروخت کرے۔ جس سے ان کھادوں کو کارخانوں سے بروقت اٹھانے میں مدد ملے گی۔

رورل سپلائی کوآپریٹو کارپوریشن اور مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن کی طرف سے ۳۱ مارچ ۱۹۶۴ء کے آخر تک کیمیاوی کھاد کی فروخت ۱۰۰،۰۰۰ ٹن تھی اور قیمتِ فروخت میں کمی کے پیشِ نظر مزید کیمیاوی کھاد خریف کی فصلوں کے استعمال کے لیے فروخت کی جا رہی ہے۔ مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے جب سے کیمیاوی کھادوں کی تقسیم اور فروخت کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے، یہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۴ء کو ختم ہونے والے گزشتہ چار ماہ کے دوران میں ۲۹،۸۹۹ ٹن کیمیاوی کھاد فروخت کر چکی ہے۔

پلانٹ پروٹکشن

۱۰۰ لاکھ روپے (غیر ملکی زرِ مبادلہ) کی ایک رقم واگزار کر دی گئی ہے تاکہ اس سے کیڑوں کو مارنے والی دوائیں اور پودوں کی حفاظت کا سامان حاصل کیا جا سکے۔ پلانٹ پروٹکشن آرگنائزیشن نے دھان کی پنیریوں میں دھان کی سنڈی لگنے پر قابو پا لیا ہے۔ کپاس کے ضمن میں آرگنائزیشن کے

بروقت سپرے کے عمل نے نہ صرف کپاس کو کیڑوں کی تباہی سے بچایا بلکہ استعمال کی جانے والی بعض کیڑے مار دوائیں پودے کو ان سے ٹھیک کرنے میں مددگار ثابت ہوئیں جس کا نتیجہ پودے کی بہتر نشوونما کی صورت میں ظاہر ہوا - پھلوں کی کاشت کے رقبے میں اضافہ ہوا - ان پر سپرے کرنے کا عمل کامیابی سے سرانجام دیا گیا -

زراعت میں مشینوں کا استعمال

سال ۱۹۶۴ - ۶۵ء میں زراعت میں مشینوں کے استعمال کی جاری سکیموں کے لیے ۴۹،۸۰۶ لاکھ روپے اور نئی سکیموں کے لیے ۱۲۶،۱۶ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے -

زراعت میں مشینوں کے استعمال کے کام کو محکمہ زراعت کی اگریکلچرل مشینری آرگنائزیشن شروع کر رہی ہے - اس آرگنائزیشن کی بڑی بڑی سرگرمیاں حسب ذیل ہیں :-

(۱) مٹی ہٹانے والی بھاری مشینوں کے ذریعے زمین ہموار کرنا -

(۲) ٹریکٹروں کے ذریعے زمین میں قلبہ رانی کرنا -

(۳) ٹیوب ویل کی کھدائی -

(۴) ورکشاپوں کا چلانا اور نگہداشت -

(۵) ٹریکٹر اپریٹروں اور ٹریکٹر مکینکوں کی تربیت -

(۶) زراعتی آلات کی تحقیق اور تیاری -

۱ - ۲ - مٹی ہٹانے والی بھاری مشینوں کے ذریعے زمین ہموار کرنا اور ٹریکٹروں کے ذریعے قلبہ رانی - سال ۱۹۶۲ - ۶۳ء کے دوران میں محکمہ زراعت کے پاس ۲۵۰ بل ڈوزر اور ۱۴۴ وھیل ٹائپ ٹریکٹر تھے - اس مشینری نے تقریباً ۱۱۰،۰۰۰ ایکڑ اراضی ہموار اور قلبہ رانی کی تھی جس کے نتیجے میں فصلوں کی پیداوار کے لیے اراضی میں کافی اضافہ ہوا - وھیل ٹائپ ٹریکٹر کاشتکاروں کو کرائے پر دیے جاتے ہیں - ہر قسم کے وھیل ٹائپ ٹریکٹر کی کامل اجرتِ کار اور حکومت کی طرف سے منظور کردہ رعایت نقشے میں دکھائی گئی ہے -

۳ - ٹیوب ویلوں کی کھدائی — محکمہ زراعت کے پاس ۱۴۴ ہاتھ سے چلنے والے اور ۱۱ بجلی سے چلنے والے رگ (ٹیوب ویل کی کھدائی کا سامان) ہیں - اس مشینری کی مدد سے کاشتکاروں کے لیے ۱۱۵۱ ٹیوب ویل لگائے گئے - ہر ٹیوب ویل سے پانی کے اخراج کی اوسط ایک سے ۱،۵۰ کیوسک تک ہے -

اس کا مطلب یہ ہے کہ مغربی پاکستان میں کاشتکاروں کو مزید ۲۶ء۷ ملین ایکڑ فٹ پانی کی سپلائی دستیاب کردی گئی ہے۔

۴۔ ورکشاپوں کا چلانا اور نگہداشت ـــــ اس وقت سات ورکشاپیں ہیں جو ڈیرہ اسمٰعیل خاں، پشاور، لائل پور، خان پور، خیرپور، ٹنڈو جام اور کوئٹہ میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ چھ ذیلی ورکشاپیں بنوں، راولپنڈی، کالا شاہ کاکو، ملتان، دادو اور خضدار کے مقام پر زیر تعمیر ہیں۔ ان ورکشاپوں کا بڑا کام ایگریکلچرل مشینری آرگنائزیشن سے تعلق رکھنے والی مشینری کی مرمت کرنا ہے۔ کاشتکاروں کے ٹریکٹروں کی مرمت بھی کی جاتی ہے۔

۵۔ ٹریکٹر اپریٹروں اور ٹریکٹر مکینکوں کی تربیت ـــــ تین ٹریکٹر اپریٹرز سکول لائل پور، ٹنڈو جام اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں کام کر رہے ہیں۔ ہر سال ہر ایک سکول میں ۱۰۰ ٹریکٹر اپریٹروں کو تربیت دی جاتی ہے۔ اس سے ٹریکٹر اپریٹروں کی شدید قلت پر قابو پانے میں بڑی مدد مل رہی ہے۔

۶۔ زرعی آلات کی تحقیق اور تیاری ـــــ بجلی سے چلنے والا ایک وہیٹ تھریشر (گندم گاہنے کی مشین) تیار کیا گیا ہے۔

ایک سکیم جس کا نام "مغربی پاکستان میں بورنگ کے کام کی بازتنظیم" ہے منظور کرلی گئی ہے۔ جس کے تحت ۱۵۶ ہاتھ سے چلنے والے رگ اور سات جدید روٹری رگ خریدے جانے کی تجویز ہے۔ اس مشینری کی مدد سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ ٹیوب ویلوں کی کھدائی کی استعداد ۳،۰۰۰ سے ۴،۵۰۰ سالانہ تک بڑھ جائے گی جبکہ موجودہ استعداد تقریباً ۱،۰۰۰ سے ۱،۲۰۰ تک ہے۔

اس وقت حکومت ہر قسم کے ٹریکٹروں کی کامل اجرتِ کار پر حسب ذیل رعایت دے رہی ہے

نمبر شمار	قسم ٹریکٹر	کامل اجرتِ کار (روپے فی گھنٹہ)	وسعت رعایت	کاشتکار جو رعایت کا مستحق ہے
				آبپاش رقبہ
۱	ڈی۔۲ یا ٹی ڈی۔۶ یا سامان ساخت (۳۰ تا ۳۵ ہارس پاور)	۱۷	۵۰٪	(الف) کسان جس کے پاس ۱۵۰ ایکڑ تک زمین ہے۔
۲	ڈی۔۴ یا ٹی ڈی۔۹ یا سامان ساخت (۴۰ تا ۴۵ ہارس پاور)	۲۲	کامل اجرت کار ماسوائے اخراجات فرسودگی	(ب) کسان جس کے پاس ۱۰۰ اور ۲۵۰ ایکڑ کے درمیان زمین ہے۔

۳	ڈی-۶ یا ٹی ڈی-۱۶ یا سامان ساخت (۷۵ تا ۸۹ ہارس پاور)	۳۱	کامل اخراجات کار	(ج) کسان جس کے پاس تقریباً ۲۵۰ ایکڑ یا زیادہ زمین ہے۔
				غیر آبپاش رقبے میں
۴	ڈی-۷ یا ٹی ڈی-۱۸ یا سامان ساخت (۹۵ تا ۱۰۰ ہارس پاور)	۴۲	۵۰٪	(و) کسان جن کے پاس تقریباً ۱۵۰ ایکڑ زمین ہے۔
۵	ڈی-۸ یا ٹی ڈی-۲۴ یا سامان (۱۳۰ تا اس سے بالا ہارس پاور)	۵۴	کامل اجرتِ کار ماسوائے اخراجاتِ فرسودگی	(ب) کسان جن کے پاس ۱۵۱ اور ۴۰۰ ایکڑ کے درمیان زمین ہے
۶	دھیل ٹائپ ٹریکٹر	۱۵	کامل اخراجاتِ کار	(ج) کسان جن کے پاس ۴۰۰ ایکڑ سے زیادہ زمین ہے۔

نوٹ :- کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں کے کسانوں کے سلسلے میں قطع نظر ان کی ملکیت کے ۵۰ فیصد کی یکساں رعایت دی جاتی ہے۔

حکومت کی مجوزہ شرح رعایت

نمبر شمار	قسم ٹریکٹر	کامل اجرتِ کار	وسعتِ رعایت	کسان جو رعایت کا مستحق ہے
۱	ٹی ڈی-۱۸، ٹی ڈی-۲۰ یا ڈی-۸ قدیم ۱۰۰ ہارس پاور کا	۴۴	۵۰٪	اُس حد ملکیت کے تابع جو اس وقت معمول میں ہے۔
۲	ٹی ڈی-۱۵، ٹی-۱۴ یا ڈی-۶ (۷۵ تا ۸۰ ہارس پاور)	۳۵	۵۰٪	ایضاً

مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن —— اپنے مقاصد کے حصول کی غرض سے کارپوریشن نے چھوٹے چھوٹے ادارے وضع کیے ہیں جن کی ذمہ داریاں واضح طور پر معین ہیں۔ تین بڑے ادارے یہ ہیں

(۱) فیلڈ ونگ (۲) سپلائی ونگ اور (۳) سمال ڈیمز آرگنائزیشن

۲۔ فیلڈ ونگ صرف پراجیکٹ کے علاقوں میں کام کرتا ہے۔ اب تک مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے ۴ پروجیکٹ علاقے ہیں یعنی (۱) غلام محمد بیراج (۲) گدو بیراج (۳) تھل اور (۴) لینڈ امپرومنٹ پروجیکٹ (وادی سون)، ان علاقوں کا مجموعی رقبہ ۰ ملین ایکڑ سے زائد ہے۔

غلام محمد بیراج — اس بیراج کے تحت ۸ء۲ ملین ایکڑ رقبے میں سے ۷ء۱ ملین ایکڑ رقبہ کو آبپاشی کے لیے پانی دیا جا چکا ہے۔ کل آب رس رقبے میں سے تقریباً ۶ء۱ ملین ایکڑ سرکاری ملکیت تھا جس میں سے تقریباً ۲ء۱ ملین ایکڑ رقبہ انفرادی کسانوں کو دیا گیا ہے۔ تقریباً ۲۵۰،۰۰۰ ایکڑ زمین غیر ہموار، اور جھاڑیوں سے بھری ہوئی ہے جس میں سے ۱۵۰،۰۰۰ ایکڑ زمین کو پوری طرح ترقی دی جا چکی ہے۔ اب تک تقریباً ۲۵ ہزار خاندان ۲۴۲ دیہات میں آباد کیے جا چکے ہیں۔ ایسے دیہات میں، جہاں غیر دوامی نہر پانی دیتی ہے۔ انسانوں اور مویشیوں کے لیے پینے کا پانی مہیا کرنے کے لیے ۱۳۱ تالاب بنائے گئے ہیں۔ تمام علاقے میں سطحی نکاسِ آب کے منصوبے مکمل کر لیے گئے ہیں اور ان پر عمل درآمد کا کام شروع ہو چکا ہے۔ پٹ سن کے بیج کا ایک فارم قائم کیا ہے جس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ مشرقی پاکستان میں استعمال کے لیے پٹ سن کا بیج پیدا کیا جائے۔ کارپوریشن کے ملازمین اور علاقے کے کاشتکاروں کو تربیت دینے کا ایک نیا تجربہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔ جنگلات لگانے کی رفتار منصوبے کے مطابق مطمح نظر — جو ۳،۰۰۰ ایکڑ سالانہ تھا — سے جا ملی ہے۔ ۲۰۰ ایکڑ میں جنگلاتی نرسریاں لگائی جا رہی ہیں۔ مویشیوں کو بیطاری کی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے ایک گشتی ڈسپنسری اور چار ہسپتال بنائے گئے ہیں۔ ۳۰،۰۰۰ ایکڑ اراضی کو آباد کرنے کے لیے ۲۲ انتظام اراضی کواپریٹو انجمنیں بنائی گئی ہیں اور ۴ کواپریٹو مشینی زراعتی انجمنیں تشکیل کی گئی ہیں۔ سروے اور کلہ بندی سے متعلق کام قریب الاختتام ہے جزوی طور پر کچی اور جزوی طور پر پکی تقریباً ۳۲۵ میل لمبی سڑکیں بنائی گئی ہیں۔

۴۔ اگلے مالی سال کے دوران میں تقریباً ۳۰۰،۰۰۰ ایکڑ مزید اراضی آبپاشی کے لیے واگزار کی جائے گی۔ ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں تقریباً ۱۵۰،۰۰۰ ایکڑ غیر ہموار اراضی کو ترقی دی جائے گی۔ اگلے مالی سال تک آباد شدہ خاندانوں کی تعداد میں ۵ ہزار کا اضافہ ہو جائے گا اور اس طرح آباد شدہ خاندانوں کی کل تعداد اگلے مالی سال تک ۳۰ ہزار ہو جائے گی۔ تمام نئے آبادکاروں کو نئے دیہات اور پینے کے پانی کے تالاب فراہم کیے جائیں گے۔ ۱۰۰۰ ایکڑ پر محیط پٹ سن کے فارم کو پوری ترقی دی جائے گی۔ کاشتکاروں کی تربیت کے تقریباً ایک درجن مرکز جن میں دفعۃً تربیت ایک سے دو ہفتے تک ہوگا تشکیل کیے جائیں گے۔ عملے کی تربیت بدورانِ ملازمت جاری رہے گی ہسپتالوں کی تعمیر کا کام تیز کر دیا جائے گا۔ مچھلیوں کی افزائش اور شکار کی مقدار میں اضافہ کیا جائے گا۔

گدو بیراج — اس کے تحت ۷ء۲ ملین ایکڑ رقبہ ہے جس میں ۱ء۱ ملین ایکڑ سرکاری ملکیتی رقبہ بھی شامل ہے۔ اب تک ۱۷،۰۰۰ ایکڑ قابلِ کاشت سرکاری اراضی فروخت کی گئی ہے۔ تقریباً

۳۷۵،۰۰۰ ایکڑ ایسے ہیں جنہیں ٹریکٹروں سے ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ صرف ۸،۰۰۰ ایکڑ کا معمولی سا رقبہ ٹھیک کیا گیا ہے اور مشینری حاصل کرنے کے لیے کوشش کی جا رہی ہے تاکہ ترقی کی رفتار کو تیز کیا جا سکے۔ سروے اور کلّہ بندی کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ دو شفاخانہ حیوانات کھولے گئے ہیں اور دو گشتی ڈسپنسریاں فراہم کی گئی ہیں۔ امداد باہمی کی تقریباً ۲۰۰ انجمنیں تشکیل کی جا چکی ہیں۔ کچھ توسیعی عملے کا تقرر کر دیا گیا ہے۔ مزید عملہ اگلے سال بھرتی کیا جائے گا۔ مچھلی کی افزائش کے لیے تقریباً ۱،۰۰۰ ایکڑ نشیبی علاقے کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔ کندی نسل کے لیے ایک مویشی فارم کھولا جا رہا ہے۔ جو اس فارم کے علاوہ ہے جو پہلے ہی اوستہ محمد میں بھاگناری نسل کے مویشیوں کے لیے قائم کیا جا چکا ہے۔

۶۔ اگلے سال کے پروگرام میں یہ امر پیش نظر ہے کہ نیلام یا پٹے کے ذریعے کم از کم ایک لاکھ ایکڑ زمین فروخت کر دی جائے۔ تقریباً ۷۰ ہزار ایکڑ کے ایک رقبے کو ٹریکٹروں کے ذریعے ترقی دی جائے گی۔ سروے اور کلہ بندی کا کام جاری رہے گا۔ مزید دو شفاخانہ حیوانات کھولے جائیں گے۔ انجمن ہائے امداد باہمی اور ماہی پروری کے شعبوں میں موجودہ کام کی رفتار اور تیز کر دی جائے گی۔

مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی طرف سے اگست ۱۹۶۲ء میں کیمیاوی کھاد کی تقسیم کا کام شروع کرنے سے اب تک مقامی اور درآمد شدہ دونوں کھادوں کے ۳۶۰،۰۰۰ ٹن تقسیم کیے جا چکے ہیں۔

جہاں تک بیج کا تعلق ہے کپاس کا ۱۳۶ ہزار من، چاول کا ۳۱،۵ ہزار من، مکئی کا ۱۰،۸ ہزار من گندم کا ۳۴۲ ہزار من، چنے کا ۲۸ ہزار من اور آلو کی الٹیمس قسم کا ۱۰ ہزار من بیج کاشتکاروں میں تقسیم کیا گیا۔ بیج کا امتحان کرنے کی سات تجربہ گاہیں قائم کر دی گئی ہیں۔ ۱۹۶۴ - ۶۵ء کے دوران میں بیجوں کی مندرجہ ذیل مقداریں فراہم کرنے کی تجویز ہے

کپاس	۳۷۰	ہزار من
چاول	۵۰	//
مکئی	۲۰	//
گندم	۸۰۰	//
چنے	۵۰	//
آلو (تخمیناً)	۵۰	//

جہاں تک آلاتِ زراعت کا تعلق ہے ٹنڈر استفسارات کیے گئے ہیں ۔ مسابقتی فرموں سے نمونے جمع کیے گئے ہیں اور ان کا امتحان کیا جا رہا ہے ۔ اگلے سال مندرجہ ذیل اقسام کے آلات حاصل اور تقسیم کیے جائیں گے ۔

نام آلات	مقدار (ہزار)
مٹی پلٹنے والا ہل	۱۰
تریھالی	۱۰
بار ہیرو	۵ ، ۴
سنگل رو کاٹن ڈرل	۱۰
آٹومیٹک ربیع ڈرل	۶ ، ۱

۳۰ ہزار ایکڑ رقبے پر محیط تقریباً ۱۸ بیج فارم اے ڈی سی کی طرف سے تجارتی اساس پر چلائے جا رہے ہیں ۔ آنے والے سالوں میں ان فارموں کو زیادہ بارور اور منفعت بخش بنایا جائے گا ۔

سمال ڈیمز آرگنائزیشن ـــ یہ ادارہ مغربی پاکستان کے پہاڑی اور خشک علاقوں میں جو اس وقت کاشتکاری کے لیے بارش کے محتاج ہیں، چھوٹے چھوٹے ڈیم تعمیر کرنے کا ذمہ دار ہے ۔ مجوزہ مطمح نظر ۵۰۰ ڈیموں کے ایک سلسلے کی تعمیر ہے ۔ تین ڈیم موسوم بہ مسرپوٹ ، تنازا اور سپیالہ مکمل ہو چکے ہیں اور سات دیگر ڈیموں پر کام شروع ہے ۔ ان ڈیموں کی تعمیر سے ایک قابلِ اعتماد ذریعۂ آبپاشی ہاتھ آ جائے گا اور اس طرح اس علاقے کی غذائی اور زرعی معیشت کی اصلاح و ترقی میں مدد ملے گی ۔

پرورشِ حیوانات

پرورشِ حیوانات سیکٹر کی ترقیاتی اور غیر ترقیاتی دونوں قسم کی سرگرمیوں کے لیے ۱۹۶۳ - ۶۴ء کے بجٹ میں مجموعی تعین ۰۰ ، ۴۰ ، ۶۷ ، ۵۳ ، ۲ روپے تھی ۔ تمام سرگرمیوں کے دائرہ ہائے کار میں ترقی کی ایک مستقل رفتار برقرار رکھی گئی ہے ۔ ان سرگرمیوں کا اجمالی جائزہ حسب ذیل ہے :-

بیماریوں کی روک تھام ـــ مزید عملے بالخصوص یونین کونسل کی سطح پر سٹاک اسسٹنٹوں کے تقرر سے متعدی بیماریوں پر موثر طور پر قابو پا لیا گیا ہے اور مویشیوں کی شرحِ اموات کافی حد تک کم ہو گئی ہے ۔

ہسپتال ـــ اس سال کے لئے منظور شدہ ۱۶ نئے ہسپتال اور ۸ نئی بیطاری ڈسپنسریاں کوئٹہ، قلات اور پشاور ڈویژنوں میں تعمیر کی جا رہی ہیں ۔

مویشیوں کی نسل کشی ـــــ وسیع پیمانے پر مویشیوں کی نسل کشی کا کام چھ سرکاری ملکیتی لائیوسٹاک تجرباتی سٹیشنوں، ۳ گرانٹی فارموں، ۹ واپس لی ہوئی زمینوں پر ۳ لائیوسٹاک فارموں اور غیر آب رس بنجر زمینوں پر ۸۴ لائیوسٹاک فارموں میں کیا جا رہا ہے۔ ان فارموں میں مویشیوں کی کل تعداد ۱۱,۳۴۳ ہے۔ گائے کی ساہیوال نسل کو ترقی دینے کے لیے خاص کوششیں کی گئی ہیں کیونکہ اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اس کی بہت مانگ ہے۔

صوبے کے تمام ریجنوں میں مصنوعی نسل کشی کے مرکز قائم کیے گئے ہیں۔ یہ طریقہ مقبول ہوتا جا رہا ہے اور کارگر ثابت ہو رہا ہے۔

مویشیوں کی نسل کشی کے مختلف شعبوں میں تحقیقات کی جا رہی ہے تاکہ مویشیوں کی کوالٹی بہتر ہو سکے اور مویشیوں کی نسل کشی کو زیادہ باکفایت بنایا جا سکے۔ اون کی ایک تجربہ گاہ قائم کی گئی ہے اور اس میں اون سے متعلق مختلف مسائل پر تحقیقات کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں موہائر صنعتیں قائم کرنے کے لیے انگورا نسل کی بکریوں کے لیے نسل کشی کا ایک فارم قائم کر دیا گیا ہے۔ امریکہ سے ۶۰ جانور درآمد کیے گئے ہیں اور ۲۰۶ بکریاں صوبے کے مختلف حصوں سے خرید کی گئی ہیں۔

بیماریوں کی تحقیقات ـــ تحقیقاتِ امراض کے بیورو کے ڈائرکٹوریٹ میں جو تنظیم نو کے بعد قائم ہوا ہے، امراض کے تحقیقاتی مسائل کے بارے میں وسیع تحقیقاتی کام ہو رہا ہے۔ ادارے کے بیالوجیکل پروڈکٹ سیکشن میں ۱۶ قسم کے ویکسین تیار کیے گئے ہیں، جنہیں مویشیوں کی بیماریوں کا مقابلہ کرنے میں کامیابی سے استعمال کیا جا چکا ہے۔

تعلیم ـــــ کالج آف اینمل ہسبنڈری، لاہور میں ۵۹۶ طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تمام صوبے سے موزوں امیدواروں کو راغب کرنے کے لیے ۱۵۵ وظائف دیے جاتے ہیں۔ فنی عملے کی کمی جو پہلے محسوس کی جاتی تھی، اس پر بڑی حد تک قابو پا لیا گیا ہے۔

ڈیری ـــــ شیر سازی کے دو پروجیکٹ ایک کراچی میں اور ایک لاہور میں، یونی سیف کی مدد سے قائم کیے جا رہے ہیں۔ ان پروجیکٹوں کا انتظام الگ الگ گورننگ باڈیوں کے ہاتھ میں ہوگا جن کی تشکیل کی جا چکی ہے۔ کراچی کا کارخانہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور جلد ہی کام شروع کر دے گا۔ لاہور کے پروجیکٹ کے لیے عمارات تعمیر کی جا رہی ہیں۔

۱۹۶۴ - ۶۵ ـــ پرورش حیوانات کے سیکٹر کے لیے سال ۱۹۶۴ - ۶۵ء میں ۳,۴۷,۹۳,۸۰۰ روپے کی ایک مجموعی تعیّن کی گئی ہے۔ اس رقم سے جاری اور نئے دونوں

پروگراموں پر سرمایہ لگایا جائے گا۔ اس سال کے دوران میں جو کہ دوسرے پنجسالہ منصوبے کا آخری سال ہے، کوششوں کو تیز تر کر دیا جائے گا تاکہ دوسرے منصوبے کے پروگرام کی تکمیل ہو سکے۔

دو نئی سکیمیں، ایک مرغی خانوں کی ترقی کے لیے اور دوسری قراقلی نسل کی بھیڑوں کی نسل کشی کا فارم قائم کرنے کے لیے، اگلے سال کے پروگرام میں شامل کر لی گئی ہیں۔ بھیڑوں کا فارم ملک میں اپنی قسم کا اولین فارم ہوگا۔ بھیڑوں کی اس نسل میں اضافے کی تجویز کی گئی ہے۔

<u>ماہی پروری</u>—— مندرجہ ذیل سکیمیں مستقل اساس پر منظور کی گئی ہیں:۔

(۱) پشاور ڈویژن میں ماہی پروری کی ترقی۔

(۲) راولپنڈی میں ماہی پروری کی ترقی۔

(۳) جھیل مانچھر میں ماہی پروری کا تحفظ اور ترقی۔

(۴) مچھلیوں کی پیداوار میں زرعی تحقیقات میں اضافہ۔

(۵) سکیم بعنوان "ٹھٹھو ماڑک کے لیے ڈرائیور مع کلینک اور کلینرز مع ڈرائیور کی اسامی"۔

(۶) ڈائریکٹوریٹ آف فشریز، مغربی پاکستان

مندرجہ ذیل عارضی سکیمیں جن پر غذائی و زرعی کونسل، پاکستان نے سرمایہ لگایا تھا، اگلے سال کے دوران میں جاری رہیں گی۔

(۱) مغربی پاکستان میں فریش واٹر فشریز کے وسائل کا سروے۔

(۲) راولپنڈی کے نزدیک سوہن دریا کی آلودگی کی تحقیقات۔

پہلی سکیم کے تحت ڈھنڈوں، جھیلوں، مصنوعی آبی ذخیروں، تالابوں، جوہڑوں وغیرہ کا ابتدائی سروے کیا جا رہا ہے جنہیں ماہی پروری کے مرکزوں کی صورت دی جا سکتی ہے۔

دوسری سکیم کے تحت دریائے سوہن، راولپنڈی میں اور ڈیک نالہ ضلع شیخوپورہ میں مچھلیوں کی ہلاکت کے اسباب کی تحقیقات کی جا رہی ہے اور یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس ہلاکت کا کیسے انسداد کیا جا سکتا ہے۔

کوشش کی جا رہی ہے کہ کم سے کم ممکن وقت میں مچھلیوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ اس کے لیے دیسی قسم کی مچھلیوں کی براہِ راست پرورش کے ساتھ ساتھ موزوں قطعاتِ آب میں مچھلیوں کی مفید اقسام کا ذخیرہ بھی کیا جا رہا ہے۔ اس کے تتمہ کے طور پر تحفظاتی اور توسیعی خدمات بھی فراہم کی جا رہی ہیں۔

محکمے کی طرف سے عملدرآمد کردہ ترقی کا جائزہ حسب ذیل آمدنی سے لیا جا سکتا ہے جو مغربی پاکستان کے وسائل

ماہی پروری سے حاصل ہوتی رہی ہے :-

سال	آمدنی روپوں میں	
۱۹۶۰ - ۶۱	۴,۸۲,۹۱۰	
۱۹۶۱ - ۶۲	۵,۴۴,۰۵۰	
۱۹۶۲ - ۶۳	۷,۹۰,۷۶۰	
۱۹۶۳ - ۶۴	۹,۵۰,۰۰۰	(نظرثانی شدہ)

جاری غیر ترقیاتی سکیمیں :-

(۱) وادیٔ کاغان میں ٹراؤٹ مچھلیوں کی پرورش۔

(۲) بہاول پور، خیرپور، اور حیدرآباد ڈویژنوں میں وسائل ماہی پروری۔

(۳) مغربی پاکستان میں فرش واٹر فشریز کے وسائل کے سروے کا استمرار۔

(۴) راولپنڈی کے نزدیک دریائے سوہن کی آلودگی کی تحقیقات کی سکیم کا استمرار۔

(۵) حیدرآباد ڈویژن میں شعبۂ ماہی پروری۔

مندرجہ ذیل سکیمیں سال ۱۹۶۴ - ۶۵ء کے دوران میں عمل درآمد کے لیے شامل کی گئی ہیں :-

جاری

(۱) ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ماہی پروری کی ترقی۔

(۲) چھناواں میں مزید تحقیقاتی سہولتیں۔

(۳) کولڈ سٹوریج اور حمل ونقل کی سہولتیں۔

(۴) فنی تعلیم کے لیے وظیفے دینے کی سکیم۔

(۵) جھیل انچھر میں وسائل ماہی پروری کا تحفظ اور ترقی۔

(۶) مغربی پاکستان کے مختلف یونٹوں میں بیکار آبی رقبوں کی اصلاح۔

(۷) نہروں کی بندش کے دوران ماہی پروری کا فروغ۔

نئی سکیمیں :-

مندرجہ ذیل سکیموں پر قبائلی علاقوں میں عملدرآمد ہو رہا ہے :-

(۱) کرم میں ٹراؤٹ مچھلیوں کی پرورش۔

(۲) سوات میں ٹراؤٹ مچھلیوں کی پرورش۔

(۳) چترال میں ٹراؤٹ مچھلیوں کی پرورش۔

جنگلات

غیر ترقیاتی سرگرمیاں کام کی بڑی مد محکمانہ طور پر درختوں کی کٹائی ہے۔ ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء کے دوران میں ۳۰۰،۶۵،۴۴،۳ روپے کے متوقع محاصل کے لئے جس میں ۹۰۰،۹۰،۴۷،۱ روپے کی فاضل رقم دی گئی ہے ۴۰۰،۵۵،۸۷،۱ روپے کے اخراجات کی مجوزہ رقم ہے ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء کے دوران میں تقریباً ۷۰ لاکھ مکعب فٹ ٹمبر، ۴۰۰۳ لاکھ من سوختی لکڑی، ۰۰۰،۶۸،۱ من گندا بیروزہ ۰۰۰،۴۰ من ایلفر اور ۰۰۰،۶۰ من مازری کی پیدا آوری کی جائے گی۔" زیادہ درخت اگاؤ کی مہم میں تقریباً ۵۰ لاکھ پودوں کی کاشت کی جائے گی اور نجی اراضی پر بھی مالکان کی توجہ دلاکر جنگل کاری میں خاص توجہ مبذول کی جائے گی۔

ترقیاتی سرگرمیاں اس پروگرام میں، جنگل کاری، سڑکوں کی تعمیر، رینجوں کی اصلاح، پودگاہوں کو بڑھانا، پانی کے تالابوں کی نگہداشت، تربیت، تحقیق انتظامی منصوبے اور سیاحوں کے لئے تفریحی سہولتوں کا بہم پہنچانا شامل ہے۔ سال ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ء کے دوران میں لائیڈ بیراج سے آبپاش کردہ علاقوں میں ۱۰۰، ۷ ایکڑ اراضی اور بہاول پور ریجن کے صنعتی قیمت رکھنے والے قطعات اراضی میں پودے لگائے گئے تھے۔ ۴۰۰ میل لمبی سڑک کے ساتھ پٹڑیوں، ۶۰۰ میل نہر کے ساتھ پٹڑیوں، مختلف ریجنوں میں ۳۰۰، ۲ ایکڑ ریلوے لائن کے ساتھ پٹڑیوں پر اور جنوبی علاقے میں دریا کے ساتھ کی ۵۰۰، ۱ ایکڑ اراضی میں پودے لگائے گئے تھے۔ بہت سے جنگل کاری کے پراجیکٹوں اور درخت لگانے کی مہم میں پورے تقسیم کرنے کی غرض سے پودوں کے موجودہ ذخیروں میں ۷۰۰ ایکڑ نئی نرسریوں کا اضافہ کیا گیا۔ ریگستان، مسلخ، کوہستان، تھل اور ڈیرہ غازی خاں میں علاقائی اراضی کی اصلاح بدستور جاری ہے۔ اور چولستان میں ایک نئے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ مسلخ پراجیکٹ تحقیق و نمائشی سرگرمیوں سے خود کفیل تجارتی اداروں کے لئے کھولا گیا۔

راولپنڈی ڈویژن میں پانی کے تالابوں کی نگہداشت کا ایک بڑا پراجیکٹ بھوربان میں زینہ بندی، جنگل کاری، پھل دار پودوں کی کاشت اور کٹاؤ کے انسداد کے لئے سرگرمیاں فراہم کرتا ہے۔ اسی ڈویژن میں دریائے جہلم اور سندھ کے نواحی علاقوں میں مزید ۰۰۰،۶ ایکڑ اراضی سے بھی اسی طریقہ سے استفادہ حاصل کیا گیا۔ موجودہ جنگلات کی سائینسی لحاظ سے نگہداشت اور پورا پورا

فائدہ حاصل کرنے کے لئے مظفرگڑھ، بہاول پور، ڈی۔ جی خان، خیرپور، لاڑکانہ، نواب شاہ کی جنگلاتی ڈویژن ہیں۔ اور سوات کی بالائی دیریں انہار پر کام شروع کر دیا گیا تھا۔ مری اور کہوٹہ کے جنگلات کے موجودہ منصوبہ کی ترمیم پر عمل ہو رہا ہے۔ مری کے پہاڑی جنگلات میں ۲۹ میل لمبی پہاڑی سڑکیں آگ پر قابو پانے، جنگلات سے پورا پورا استفادہ حاصل کرنے اور حمل و نقل کے بہتر وسائل بہم پہنچانے کے لئے تعمیر کی گئی تھیں۔

گھوڑا گلی اور بہاول پور میں فارسٹروں اور رینجروں کی تربیت کے لئے ترقیاتی میزانیہ کے لیے دیگر سہولتوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ۶۰ فارسٹروں کو تربیت دی گئی۔ تحقیق کے میدان میں بیجوں کی سینکڑوں قسموں کی آزمائش کی گئی اور لاہور کے نزدیک ۵۰ ایکڑ پیمائش کا بیجوں کی آزمائش کے لیے باغ لگایا گیا۔

کاغان اور چھانگا مانگا میں واقع دو قومی پارکوں کی نگہداشت اور توسیع کی گئی۔ جنگلات میں جنگلی پرندوں کے تحفظ کے لئے چھانگا مانگا میں ایک فارم برائے جنگلی پرندگان قائم کیا گیا تھا۔

سال ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء کے دوران میں ترقیاتی پروگرام کی نئی سکیموں کے لئے موجودہ پروگرام کے لئے ۱۳۲٫۹۶ لاکھ کی مختص کردہ رقم کے علاوہ ۸۰٫۹۰ لاکھ روپے کی خطیر رقم کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

ان میں منگلا ڈیم کے پانی کے تالابوں کی نگہداشت اور سڑکوں کے کنارے کنارے شجرکاری کو ترقی دینا شامل ہے۔ ان پراجیکٹوں کو واپڈا اور محکمہ آبپاشی نے بالترتیب محکمہ جنگلات کو منتقل کر دیئے ہیں۔ گجرات کی پبی کی پہاڑیوں میں سیسل کے درختوں کی کاشت کا نیا تجربہ شروع کیا جائے گا۔ جن سے ایک قیمتی ریشہ حاصل ہوگا۔ جو رسے اور مچھلی پکڑنے کے جال کے لئے بہت مفید ہے۔ جن کی مانگ بہت زیادہ ہے۔

ذخیرہ گاہیں :۔ پہلے پانچ سالہ منصوبے کے تحت ہاؤس ٹائپ گوداموں کی تعمیر کا کام جاری رہا۔ ۹۰،۰۰۰ ٹن کی گنجائش کے گودام توقع کی جاتی ہے کہ جون ۱۹۶۴ء کے آخر تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں گے جس سے سرکاری ذخیرہ گاہوں میں ۲۹۰٫۴۰۵ ٹنوں کی گنجائش کا اضافہ ہو جائیگا۔ زیادہ جگہوں پر دوسرے پنجسالہ منصوبے کے تحت ۴۸،۰۰۰ ٹن گنجائش کے گوداموں کی تعمیر کیلئے زمینیں حاصل کر لی گئی ہیں آئندہ مالی سال کے دوران میں گوداموں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائیگا پہلے پنجسالہ منصوبے کے تحت موجودہ پراجیکٹ میں ۱۳۵،۰۰۰ ٹن کی گنجائش کے ذخیرہ گاہوں کے لیے ۴۵،۶۵،۰۰۰ روپوں کی گنجائش ہے اور سال ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء کے میزانیئے میں ۱۴۸،۰۰۰ ٹن گنجائش کے ہاؤس ٹائپ گوداموں کی تعمیر کے لیے ۳۱،۹۶،۰۰۰ روپوں کی رقم مختص کی گئی ہے۔

آبادکاری

ریونیو بورڈ میں ایک اعلےٰ اختیارات کی حامل استفادہ اراضی کمیٹی ممبر ریونیو بورڈ (استفادہ اراضی) کی صدارت میں قائم کی گئی ہے۔ نیز ایک نئے بیراج اور پراجیکٹ میں آبادکاری کی ترقی کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

۱۔ غلام محمد بیراج پراجیکٹ ۱۔ اس پراجیکٹ کے تحت ۲۲٫۸ لاکھ ایکڑ قابل کاشت اراضی ہے۔ جس میں ۱۵۲٫۳۷۷ ایکڑ زمین جسے ناکابولی اراضی کہتے ہیں۔ حکومت کی ملکیت میں ہے اور بقایا اراضی نجی ملکیت میں ہے

۲۔ استفادہ اراضی کمیٹی نے اب تک ۱۵۰۷٫۲۰۹ ایکڑ اراضی الاٹ کی ہے۔ بڑے بڑے درجوں کے تحت الاٹ کردہ اراضی ذیل میں دی گئی ہے:۔

	ایکڑ
(۱) حارث	۲۵۹٫۰۰۰
(۲) عهاگ وارس	۲۴۸٫۰۰۰
(۳) مشینوں کے ذریعے سے کاشت کی سکیم	۲۸۳٫۰۰۰
(۴) نیلام	۱۷۵٫۰۰۰
(۵) لمبی مدت کے لئے پٹوں پر	۹۴٫۰۰۰
(۶) انجمن ہائے امداد باہمی	۲۹٫۳۲۱
(۷) آبادکاران مشرقی پاکستان	۸٫۰۰۰
(۸) مشرقی پاکستان کے سابقہ فوجی	۲٫۰۰۰
(۹) گودہرا کے پناہگزین	۱۰٫۰۰۰
(۱۰) سرحدی علاقوں کے آبادکاران	۱۶۱٫۰۰۰
(۱۱) سرحد کے قبائلی	۱۰٫۰۰۰
(۱۲) بلوچی قبائلی	۱۰٫۰۰۰
(۱۳) منگلا ڈیم کے متاثرہ افراد	۳۳٫۰۰۰
(۱۴) دفاعی افواج	۱۰۰٫۰۰۰

۳۔ سابق سندھ کے علاقے کے باشندگان اور دوسرے علاقوں کے کاشتکاران کو اراضی تقریباً ۵۰ : ۵۰

کی اساس پر ہی الاٹ کی گئی ہے۔حارث، سہاگ دارس دفاعی افواج کے عملے اور قبائلیوں وغیرہ کو اراضی استفادۂ اراضی کمیٹی کے منظور کردہ نرخوں اور شرحوں پر دی گئی ہے۔

۴۔ مجموعی ۹۰۲،۰۷۰,۵ ایکڑ مختص کردہ اراضی میں سے ۱۴۷,۸۵ ا ایکڑ اراضی مختلف درجہ کے لوگوں کو دے دی گئی ہے۔ محکمہ آبپاشی نے ۱۹۶۳ء تک ۱۰٫۵۱ لاکھ ایکڑ اراضی حاصل کی ہے۔ اس میں سے ۸٫۹۶ ایکڑ اراضی کی تقسیم کر دی گئی ہے اور ۱٫۵۵ ایکڑ اراضی باقی ہے اس کے علاوہ ۲٫۹۰ لاکھ ایکڑ اراضی کل غیر تقسیم شدہ رقبے میں سے دی گئی ہے اس طرح کل تقسیم کردہ رقبہ ۱۱٫۸۶ لاکھ ایکڑ ہے۔ میسرز ہنٹنگ کی فنی جماعت کی سفارشات کے مطابق ۲٫۰۸ لاکھ ایکڑ رقبہ سیم کی وجہ سے تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔

۵۔ اب تک فروخت کردہ اراضی کی تخمینہ کردہ قیمت ۱۵۰،۱۲،۰۵،۲۳ روپے ہے۔ ۶ کروڑ روپے کی رقم سرکاری محکموں سے ان کے منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے دی ہوئی اراضی کی قیمت کے سلسلے میں واجب الوصول ہے، اس رقم کو کتابی تسویہ کے ذریعے ہی وصول کر لیا جائے گا۔ اس طرح فروخت کردہ زمین کی تخمینہ کردہ آمدنی ۸۵۰،۱۲،۰۵،۲۹ روپے ہے۔ اسی طرح پٹے پر دی ہوئی زمینوں سے اب تک حاصل شدہ رقم ۰۰۰،۱۰،۱۰ روپے ہے۔

گڈو بیراج پراجیکٹ:۔ سال ۱۹۶۱ء میں گدو بیراج میں آنے والی اراضی سے استفادہ کرنے کے لئے بنائے گئے ماسٹر پلان کے مطابق حسب ذیل دو دور ہیں۔

(۱) پہلا دور:۔.......... ۲٫۷۰۴ لاکھ ایکڑ

(۲) دوسرا دور.......... ۷٫۰۰ لاکھ ″

(۲) پہلے دور میں دستیاب شدہ رقبے کا ضلع وار تجزیہ ذیل کے کیفیت نامہ میں دیئے گئے ہیں:

ضلع	کابولی	سرکاری قابل کاشت	سرکاری ناقابل کاشت	جنگلات	دوسرے مقاصد ناقابل کاشت	مجموعی
سکھر	۶۷۴,۰۰۹	۳۴۰,۰۳۴	۱۷۸,۸۸۷	۱۴۰,۶۸۰	۹۳,۳۸۵	۱,۴۲۶,۹۰۵
جیکب آباد	۷۳۷,۳۹۲	۱۷۱,۹۲۵	۶۹,۷۹۲	۱۲,۴۳۳	۸۰,۱۰۶	۱,۰۷۱,۶۴۹
لاڑکانہ	۴,۰۵۷	۳	-	-	-	۴,۰۶۰
سبی	۱۷۵,۹۰۲	۲۳,۴۷۳	-	-	۲,۳۱۵	۲۰۱,۶۹۰
میزان	۱۵,۹۱,۳۶۱	۵,۳۸,۴۵۵	۲,۴۸,۶۷۹	۱,۵۳,۰۶۳	۱,۷۵,۸۰۶	۲۷,۰۴,۳۰۴

نوٹ:۔ اس میں ۲۶۷,۸۰۷ ایکڑ سابقہ جاگیر اراضی کا رقبہ بھی شامل ہے جس کو حکومت اپنے قبضے میں لینے والی ہے۔

(۳) حکومت کی کل ۱۲،۹۴۳ لا ایکڑ سرکاری اراضی میں سے زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے اپنے منصوبے میں یہ درج کیا ہے کہ ۷،۶۶،۰۰۴ ایکڑ اراضی تقسیم کرنے کے لئے دستیاب کی جائے گی۔ اس کی جماعت بندی اور رجائے وقوع ذیل میں دیا گیا ہے۔

قسم	دائیں کنارے	بائیں کنارے	کل
ناکابولی	۱۱۵،۵۹۰	۱۶۶،۵۷۳	۲۸۲،۱۶۳
غیر تشخیص کردہ ناقابلِ کاشت رقبہ	۱۳۵،۵۰۶	۹۷،۶۲۰	۲۳۳،۱۲۶
غیر تشخیص کردہ ناقابل کاشت	۲۲،۲۰۰	۱۲۷،۳۸۸	۱۴۹،۵۸۸
حاصل کردہ جنگلات	۳۹،۸۸۵	۴۱،۷۰۶	۸۱،۵۱۱
غیر جائزہ شدہ کچا دیہہ	—	۲۰،۱۳۶	۲۰،۱۳۶
کل	۳،۱۳،۱۸۱	۴،۵۲،۸۲۳	۷،۶۶،۰۰۴

(۴) استفادۂ اراضی کمیٹی نے مختلف کلیم کرنے والوں کے بارے میں زمین الاٹ کرنے کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا اور حسب ذیل مدّوں میں مختص کردہ رقبوں کی منظوری دی:-

قسم	رقبہ	فیصد
دفاعی افواج	۱۰۰،۰۰۰	۱۳٫۰۵۰
آبادیوں، منڈی قصبوں، انہار، چھوٹی انہار اور سڑکوں وغیرہ کے لیے عطیات	۳۸،۳۳۰	۵٫۰۰۰
محکمانہ سکیمیں	۳۸،۳۳۰	۵٫۰۰۰
حارث و ہاگ وارث	۲،۹۵،۰۰۰	۳۸٫۴۷۰
منگلا ڈیم سے متاثر ہونیوالے لوگ	۴۶،۹۰۰	۶٫۱۰۹
اسلام آباد سے متاثر ہونیوالے لوگ	۵۴،۲۰۰	۷٫۰۷۴
القاب اور انعام داروں کو عطیات	۴،۸۰۰	۰٫۶۱۹
سرحدی قبائلیوں کو عطیات	۴،۸۰۰	۰٫۶۱۹
کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں کے لوگوں کو عطیات	۴،۸۰۰	۰٫۶۱۹

نیلام عام	۱۴۰٬۷۴۴	۱۸٬۳۴۷
ریٹائرڈ اور ریٹائر ہونیوالے سرکاری ملازمین	۳۸٬۷۰۰	۵٬۰۴۵
کل	۷۶۶٬۶۰۴	۱۰۰٬۰۰۰

۵-(۱) ۲۲۵٬۴۴٬۳۴٬۴۰۶ روپے کی کل رقم تمام زمروں میں تقسیم شدہ اراضی کی رقم بشمول نیلامی کی رقم کے واجب الوصول ہے۔ سال ۶۳-۱۹۶۲ء کے دوران میں کل ۲۱۵٬۹۹۳ ایکڑ رقبہ کو تقسیم کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ جس میں سے ۱۲۷٬۱۴۰ ایکڑ رقبہ حارث، جھاگ داروں، نیلام میں خریدنے والوں اور سرکاری ملازمین کو ستمبر ۱۹۶۳ء تک دیا گیا تھا۔ اس میں سے ۲۶٬۴۶۴ ایکڑ کے رقبے کو کل ۴۲٬۰۹٬۸۲۵ روپے کی قیمت پر نیلام کر دیا گیا تھا۔ ۲۲۵٬۴۴٬۳۴٬۴۰۶ روپے کی کل رقم تمام زمروں میں تقسیم شدہ اراضی کی رقم بشمول نیلامی کی رقم کے، واجب الوصول ہے۔

تونسہ بیراج پراجیکٹ

یہ پراجیکٹ مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں ۱٬۵۵۰٬۰۰۰ ایکڑ اراضی کو آب ریزی منضبط آبپاشی مہیا کرے گا۔ یہ علاقہ پہلے سیلابی انہار سے سیراب کیا جاتا تھا۔ صرف ۱۲۷٬۲۰ ایکڑ قابل کاشت سرکاری اراضی دستیاب ہے۔ اب تک ضلع ڈیرہ غازیخاں کے پراجیکٹ ایریا میں کیلہ بندی کے منصوبے مکمل کر لئے گئے ہیں اور ۱٬۰۶۰٬۰۰۰ ایکڑ اراضی کی کیلہ بندی کی گئی ہے۔ اسی طرح ضلع مظفر گڑھ میں ۸۵۵٬۵۸۹ ایکڑ اراضی کی کیلہ بندی کی گئی ہے۔

وارسک بالائی سطحی نہری آبپاشی سکیم:۔ وارسک ڈیم ہائیڈل پراجیکٹ ایک کثیر المقاصد منصوبہ ہے۔ یہ تقریباً ۱۱۹٬۳۲۶ ایکڑ اراضی کو سیراب کرے گا جو کہ نجی ملکیت میں ہے۔ ڈیم مکمل ہو چکا ہے لیکن لبعض انہار تاحال مکمل نہیں ہوئیں۔ نجی اراضی کی مناسب ترقی کے لئے ایک ماسٹر پلان تیار کیا گیا ہے۔

قرم گڑھی پراجیکٹ

بنوں کے نزدیک یہ دریائے قرم پر ایک کثیر المقاصد پراجیکٹ ہے ۱۱۲٬۰۰۰ ایکڑ موجودہ اراضی

کے علاوہ ۱۵،۰۰۰ ایکڑ نو کاشتہ زمین کو سیراب کرے گا۔ یہ پراجیکٹ ۹۶۳،۸۹ لاکھ روپے کی تخمینہ کردہ لاگت سے ۱۹۶۴ء میں مکمل ہونے والا ہے۔ اس سے سیراب ہونے والی زیادہ تر اراضی نجی ملکیت میں ہے۔

باران نالے کے پانی کو ہنگامی حالات میں دائیں جانب کی اراضی کو سیراب کرنے کے لئے ذخیرہ کرنا، باران ڈیم سکیم کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ مکمل ہو چکا ہے اور کام کر رہا ہے۔ یہ ۴۰۰۰ کلو واٹ بجلی پیدا کرتا ہے۔

ناری بولان پراجیکٹ

یہ پراجیکٹ قلات ڈویژن میں دریائے بولا و نہ کے بارش کے موسم کے پانی کو اکٹھا کرنے کے لئے ڈیم کی تعمیر کی تعبیر کرتا ہے۔ ڈیم تعمیر کر لیا گیا ہے اور ۶ میل لمبی نہر بھی کھود لی گئی ہے۔ چھوٹی انہار بھی تعمیر کر لی جائیں گی۔ تھوڑی مدت میں ہی تقریباً ۳۴۰۰۰ ایکڑ اراضی جو پرائیویٹ مالکان کی ملکیت ہے اس منصوبے سے سیراب ہو گی۔

AGRICULTURE

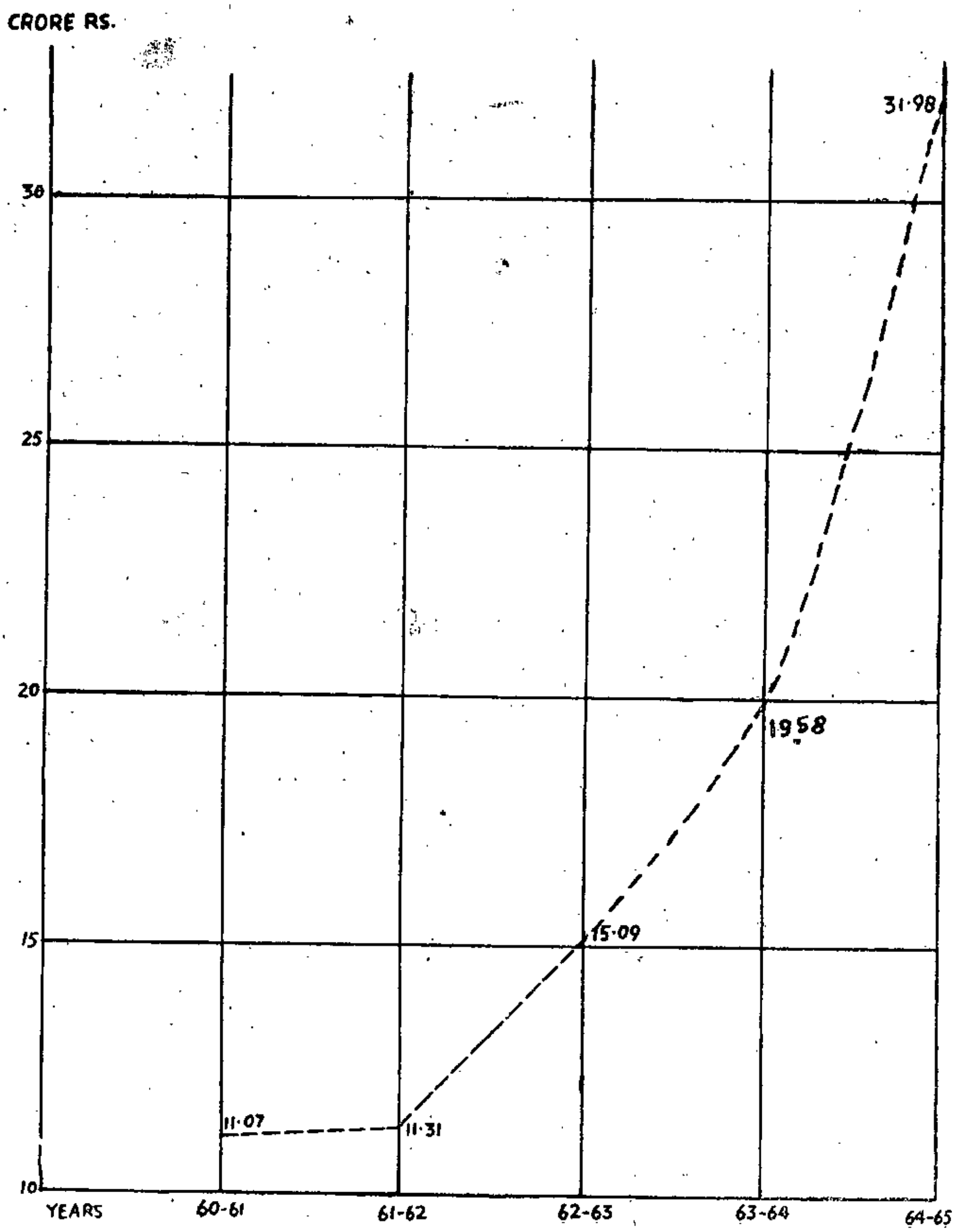

REVENUE EXPENDITURE
ON
AGRICULTURE SECTOR: 1955-56 TO 1964-65
(CAPITAL INVESTMENT FOR 1964-65: 1,765 LAC RS.)

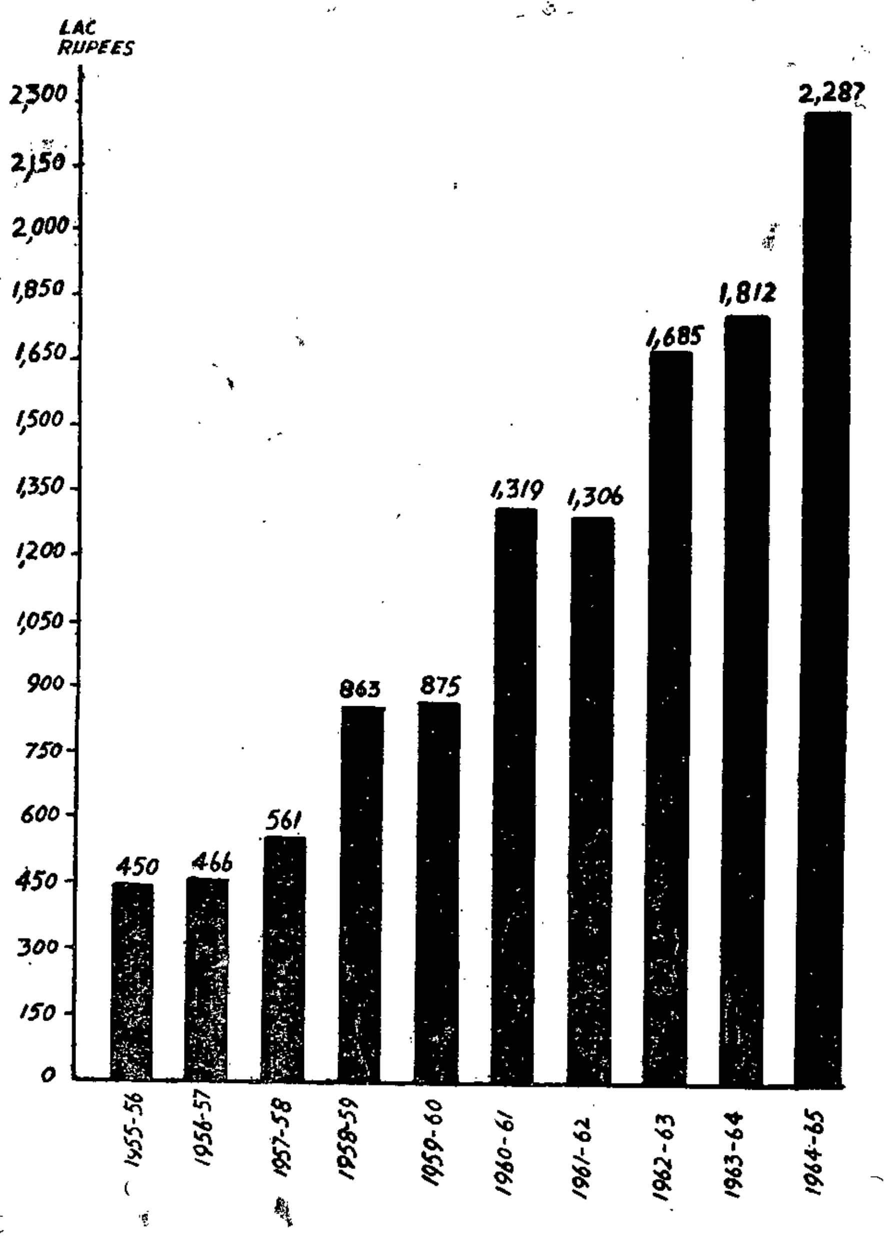

باب ۸

تعمیر مکانات اور آبادکاری

باب-۸
تعمیر مکانات و آبادکاری

تعمیر مکانات اور آبادکاری کے شعبہ میں ۱۹۶۰ء-۱۹۶۱ء سے اب تک رقوم کا تعین متعلقہ گراف سے ظاہر ہے۔

سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینے ۱۳٫۶۰ کروڑ روپے کے مقابلہ میں آئندہ سال کے بجٹ میں ۱۹٫۶۰ کروڑ روپے مہیا کئے گئے ہیں۔ یہ ۴۴٫۱۲ فی صد کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔

یہ شعبہ مندرجہ ذیل کاموں پر مشتمل ہے:-

	۱۹۶۴ء-۶۵ کیلئے گنجائش رقوم (اعداد لاکھ روپے میں)
بنیادی ترقی	۷۵٫۲۳
آبادکاری مہاجرین	۴۳۰٫۹۴
دیہی آب رسانی اور اخراج آب کی سکیمیں	۳۴۶٫۷۶
شہری آب رسانی اور اخراج آب کی سکیمیں	۲۷۴٫۲۴
ترقیاتی انتھارٹی کراچی کی سکیمیں	۳۹۰٫۰۰
سرکاری ملازمین کی آبادکاری	۱۵۰٫۴۶
سرکاری دفاتر اور عمارات	۲۹۲٫۸۳
کل	۱۹۶۰٫۴۶

شہری ترقیات - ۱۹۶۴ء-۱۹۶۵ء کے دوران میں ۴٫۳۰ کروڑ روپے کی لاگت سے زیر کار ۲۲ سکیموں پر کام جاری رہے گا۔ اب تک ۱۹ سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں جن میں ۱۹۶۲ء-۱۹۶۳ء کے خاتمہ تک ۴۹۴۵۹ خاندان آباد کئے گئے ہیں۔

اس سب سیکٹر میں اہم سکیمیں یہ ہیں:-

۱۹۶۴ء-۱۹۶۵ء کیلئے گنجائش رقوم
(اعداد لاکھ روپے میں)

سیٹلائٹ ٹاون سکیم راولپنڈی	۱۹ ، ۲۴
ذیلی بستی لاہور سکیم	۰۰ ، ۲۸۵
شاہ لطیف آباد اضافی بستی سکیم	۴۵ ، ۱۴
پیپلز کالونی لائل پور	۵۶ ، ۱۵

دیہی آب رسانی - دیہی آب رسانی اور بدررو ی پر زیادہ سے زیادہ زور دیا جا رہا ہے جیسا کہ ذیل کے اعداد سے معلوم ہوگا:-

سال	دیہی آب رسانی کیلئے گنجائش رقوم (اعداد لاکھ روپے ہیں)
۱۹۶۱ء - ۱۹۶۲ء	۸۴ ، ۳۹
۱۹۶۲ء - ۱۹۶۳ء	۳۵ ، ۴۸
۱۹۶۳ء - ۱۹۶۴ء	۸۵ ، ۸۸
۱۹۶۴ء - ۱۹۶۵ء	۷۸ ، ۳۴۶

۱۹۶۳ء - ۱۹۶۴ء میں ۴۲ زیر کار سکیمیں اور ۱۷ نئی سکیمیں شروع کی گئیں - جن کا اثر ۰۰۰ ، ۶۹ ، ۷ افراد کی مجموعی آبادی پر پڑا -

۱۹۶۴ء - ۱۹۶۵ء میں ۱۰۴ زیر کار سکیموں اور ۱۰۶ نئی سکیموں پر کام شروع ہونے کی توقع ہے - دیہی آب رسانی کی سکیموں کے علاوہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذمے مندرجہ ذیل تعمیراتی کام ہیں:-

۱ - حکومت کی شروع کردہ شہری آب رسانی اور نکاس گنداب کی سکیمیں

۲ - نئے سیٹلائٹ ٹاؤن کیلئے آب رسانی نکاس اور نکاس گنداب کی سکیمیں -

۳ - لوکل باڈی اداروں کی اہم تعمیرات صحت عامہ -

۴ - ان آب رسانی کی سکیموں کی نگہداشت جو چند لوکل باڈی اداروں نے اس کی تحویل میں دیدی ہیں -

آب رسانی اور نکاس گنداب تقریباً تمام قصبات میں خصوصی توجہ کا متقاضی ہے - دوسرے پنجسالہ منصوبے میں شہری آب رسانی و نکاس گنداب کی سکیموں اور دیہی آب رسانی کی سکیموں کے لئے ۵۰ ، ۱۳ کروڑ روپے کی گنجائش موجود ہے - موجودہ سال کے دوران میں اخراجات ۵۶ ، ۲ کروڑ روپے کے لگ بھگ ہونے کی توقع ہے - اگلے سال کے لئے ۰۰ ، ۴ کروڑ روپے کی منظوری دی گئی ہے - جس میں سے ۶۵ ، ۲ کروڑ روپے کے

رقم شہری آب رسانی اور نکاس گنداب کی سکیموں کے لئے ہو گی۔

شہری آب رسانی کی سکیمیں:۔ اس ذیلی سیکٹر میں ۴۸ زیر کار سکیمیں اور ۱۰ نئی سکیمیں شروع کی گئی ہیں۔ جن کے لئے ۶۴-۱۹۶۵ء میں مجموعی طور پر ۲۴۰۴۷ لاکھ روپے کی تعیین رکھی گئی ہے۔

کراچی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی سکیمیں۔ کے۔ ڈی۔ اے جن تعمیرات کا کام سنبھالے ہوئے ہے۔ وہ یہ ہیں۔ گریٹر کراچی بلک واٹر سپلائی سکیم۔ واٹر ٹرنک مینز اینڈ سیوریج ڈسپوزل پراجیکٹ۔ اور دو امدادی پراجیکٹ یعنی کراچی واٹر سپلائی اینڈ سیوریج رینوویشن پراجیکٹ اور توازنی تعمیرات جو گریٹر کراچی بلک واٹر سپلائی واٹر ٹرنک میں سکیموں کے پہلے مرحلے کو متوازن کرنے کے لئے ہیں۔ اگلے سال کے لئے کے۔ ڈی۔ اے کے لئے ۰۹ء۳ کروڑ روپے کی رقمی تعیین کی گئی ہے۔ جس میں سے ۷۵ء۱ کروڑ روپے آب رسانی اور نکاس گنداب کی سکیموں کے لیے اور ۱۵ء۲ کروڑ روپے وسیع تر کراچی کی آبادکاری کی سکیموں کے لئے ہیں۔

سرکاری ملازمین کیلئے مکانات کی تعمیر اور سرکاری دفاتر و عمارات کی تعمیر: اگلے سال کے لئے ۵۰ء۱ کروڑ روپیہ کی رقم کی رقمی تعیین سرکاری ملازموں کے لئے مکانات کی تعمیر کے لئے کی گئی ہے۔ اور ۹۳ء۲ کروڑ روپے کی رقمی تعیین سرکاری دفاتر و عمارات کی تعمیر کے لئے کی گئی ہے۔

اگلے سال کے پروگرام میں شامل چند زیادہ اہم سکیمیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ترقی جیل ایریا سکیم لاہور

(۲) خیرپور میں ون یونٹ رہائش گاہ

(۳) لاہور میں نئے سول سیکرٹریٹ کی عمارات کے لئے ابتدائی سروے منصوبہ بندی اور تعمیر۔

HOUSING AND SETTLEMENT

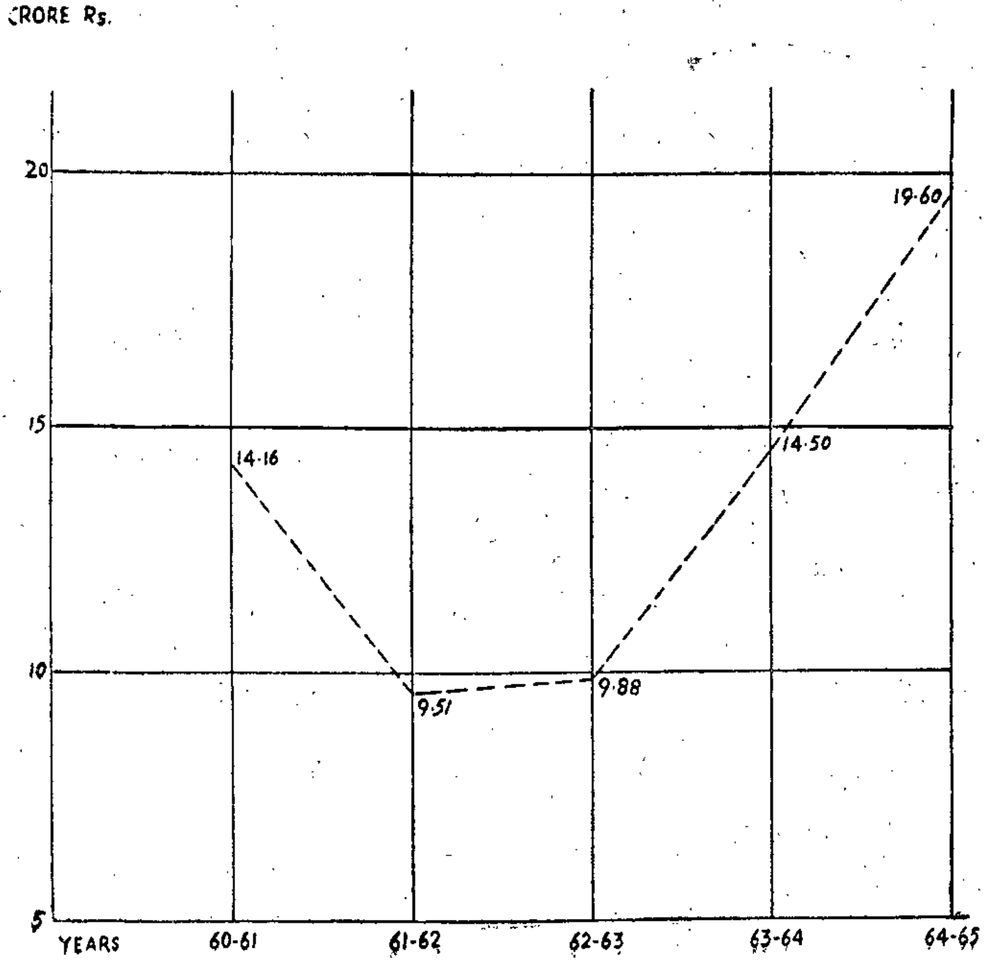

باب ۹

صنعت

باب ۹

صنعت

گذشتہ سترہ سال کے دوران میں بنیادی صنعتی مصنوعات مثلاً دھاگا اور کپڑا، ونا سپتی گھی، سگریٹ، ماچس، گنا۔ مصنوعات چرم و ربڑ، کاغذ، اخباری کاغذ، مصنوعی کھاد، بس ٹائر ٹیوبوں وغیرہ وغیرہ میں ہم خود کفیل ہو گئے ہیں۔ ۶۳-۱۹۶۴ء کے دوران میں صنعتی سیکٹر میں سرمایہ کاری کی شرح بہت حوصلہ افزا رہی ہے۔

تقسیم کے نتیجہ میں مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے حصہ میں بڑی صنعتوں کے میدان میں ۳۲ مکمل پراجیکٹ آئے ہیں۔ ان مکمل کردہ پراجیکٹوں پر صرف شدہ سرمایہ کی کل رقم ۳۲.۸۰ کروڑ روپے ہے اور کارپوریشن کی سرمایہ کاری ۴.۷۷ ۵ کروڑ روپے تک ہے۔ بعض پراجیکٹوں کے کام کی ترقی کا اجمالی جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

بھاری انجینئرنگ۔ کارپوریشن نے ۱۹۶۳-۱۹۶۴ کے دوران میں اپنی ساری توجہ اساس اور بھاری صنعتوں کی ترقی کی جانب مبذول کر لی ہے۔ مشینی پرزوں کی فیکٹری کا کام پہلے ہی شروع کر دیا گیا ہے جس کی تفصیلی سکیم تیار کر لی گئی ہے اور حکومت کے زیر غور ہے۔ کارخانہ نصب کرنے کے لئے زمین حاصل کر لی گئی ہے اور ٹینڈر طلب کرلئے گئے ہیں بھاری انڈسٹری کمپلیکس پر روئداد عمل پذیری موصول ہو چکی ہے اور زیر معائنہ ہے۔ اس پراجیکٹ کی تخمینہ کردہ لاگت ۳۵ کروڑ روپے ہے جن میں سے ۱۵ کروڑ روپے زرمبادلہ میں ہوں گے بھاری الیکٹریکل کمپلیکس پر مشیران کی رپورٹ کا انتظار ہے۔

(۲) **کیمیاوی کھاد**:۔ کارپوریشن نے پاک امریکن فرٹیلائیزز فیکٹری داؤدخیل اور لائل پور کیمیکلز و فرٹیلائیزز لمیٹیڈ کی توسیع کے لئے ابتدائی کام شروع کر دیا ہے۔ اس توسیع سے کارخانے کی موجودہ استعداد ۵۰۰۰۰ ٹن سے بڑھ کر ایک لاکھ ٹن تک ہو جائیگی۔

(۳) **سیمنٹ**۔ کارپوریشن نے حال ہی میں سفید سمنٹ پلانٹ سکیم کی حکومت سے منظوری حاصل کر لی ہے اور سال ۱۹۶۴-۱۹۶۵ کے لئے ۲۵ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ اس سکیم کی کل لاگت ۱۷ لاکھ روپے ہے۔ زیل پاک سمنٹ فیکٹری میں دو مزید چمنیوں کی منظوری دے دی گئی ہے۔

ری فریکٹریز:۔ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی صنعتی ترقیاتی بنک پاکستان کی شراکت میں لانڈھی پر حیدرآباد ٹرسٹ ری فریکٹری کو تحویل میں لینے کے مقصد کے لئے بنا دی جائے گی۔

(۴) **شکرسازی کی صنعت**۔ کارپوریشن نے بنوں اور بادین میں ۱۵/۱۸ ہزار ٹن سالانہ سفید چینی کی استعداد کے دو کارخانے

لگا دیئے ہیں ۔ بنوں میں کارخانہ انجمن امداد باہمی کی مطابقت میں قائم کیا جارہا ہے ۔ فیکٹری کے کارخانے میں ایک پرائیویٹ پارٹی شرکت کررہی ہے۔

(۵) **مصنوعات جنگلات**:۔ راولپنڈی ٹمبر اور پریزرویشن پلانٹ کی سالانہ ربنانے کی استعداد ایک لاکھ مکعب فٹ ہو جائے گی یہ اس کے لئے علاوہ ۱۰۰۰۰ ہزار ترسیلی کھمبوں کو مہیا کرے گی ۔ مالی سال ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء میں اس سکیم کے لئے ۱۳ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔

(۶) **جہازسازی** :۔ کراچی جہاز سازی کی توسیع کی سکیم کے (دوسرے دور کے حصہ اوّل) میں دوسری خشک گوڈی اور دوسری لنگرگاہ اور فی سال ۱۰۰۰۰ ڈی ڈبلیوں کے جہازوں کی تعمیر کے لئے رقمی گنجائش مہیا کرتی ہے۔ اس سکیم کی کل لاگت ۳۲۴۰۰ لاکھ ہے ۔ ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء کے دوران میں ۵۰ لاکھ کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(۷) **کان کنی** :۔ کوئٹے کی کان کنی کے میدان میں کارپوریشن کے پاس دو سارہنج شاریغ اور ڈیگاری پر عمل درآمد کرانے کے لئے تین کانیں ہیں ۔ ان تین کانوں کی سال ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء کے لئے مختص کردہ رقوم اور کل لاگت ذیل میں دی گئی ہے۔

اعداد لاکھ روپے میں

	کل لاگت	مختص کردہ رقوم
سارہنج	۲۶۰٫۰۰	۱۵٫۰۰
شاریغ	۳۴۸٫۳۵	۱۵٫۰۰
ڈیگاری	۲۸۱٫۴۳	۱۵٫۰۰

کوئٹہ میں سار کی کان سے جنوری ۱۹۶۵ میں توقع کی جاتی ہے کہ فی یوم ۵۰۰ ٹن کی پیداوار کا مقصود حاصل ہو جائے گا۔ شاریگ کی کان سے فی یوم ۴۵۰ ٹن کی پیداوار ۱۹۶۷ تک حاصل ہو جائے گی۔

(۸) **متفرق**:۔ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے داؤدخیل میں پنسلین کے کارخانہ اور فائدآباد میں اُدن کی ملیں اور تارکول کی قطیر کے پلانٹ کی توسیع کے منصوبے بنائے ہیں پنسلین کے کارخانے کی توسیع سے فی سال ۱۰ لاکھ میگایونٹ پنسلین تیار ہوگی۔ قادرآباد میں وولن ملز لیٹیڈ کی سکیم میں چاردریاں بنانے والی چھوٹی کھڈیاں جن کی فی سال استعداد پیداوار ۱۰۰۰۰ مربع گز ہوگی قائم کی جاتی ہیں ۔ اس سکیم پر کل لاگت ۳۰۷۸ لاکھ ہو گی۔

تارکول کی تقطیر کرنے والا نصیبہ فی سال ۷۵ ٹن کریوسوٹ آئل اور ۵۰۰ ٹن سڑک پرپھانے کے لئے فیر تیار کرے گا۔ اس کی کل لاگت ۱۵٫۲۵ لاکھ ہے ۔ جب کہ ۵٫۰ لاکھ ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء کے دوران میں مختص کئے گئے ہیں۔

(۹) **چھوٹی صنعتیں** چھوٹی صنعتی ڈویژن مغربی پاکستان میں ۹ چھوٹی صنعتوں کے صنعتی علاقے قائم کرے گی۔ ہر علاقے میں فنی تعلیم دینے کی غرض سے سروسے سنٹر بھی قائم کئے جارہے ہیں۔ گوجرانوالہ گجرات۔ سیالکوٹ۔ پشاور ملاڑ کانہ، سکھر، بہاولپور کوئٹہ اور لاہور میں واقع علاقوں پر کل لاگت ۷۰۸۷ کروڑ روپے ہے۔ لاڑکانہ گوجرانوالہ پشاور سیالکوٹ اور گجرات میں تعمیر کا کام مکمل ہے۔ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن، ۵۲ لاکھ کی لاگت سے ۱۰۰ گھریلو صنعتوں کی ترقیات کے مراکز بھی قائم کر رہی ہے۔ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی چھوٹی صنعتوں کی ڈویژن نے ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ کے دوران میں ۱۳۶ کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔

آئندہ سالوں کے ترقیاتی پروگراموں میں مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے لئے ۱۴۱۹ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جس میں چھوٹی صنعتوں کے شعبے کے لئے مختص کردہ ۶۳۰ کروڑ روپے کی رقم بھی شامل ہے، ۱۴۱۹ کروڑ کی مجموعی تعیناتی رقم میں، ۳۴۳ کروڑ روپے کی رقم میزانیے کے تعین میں نہیں دی گئی ہے۔ کیونکہ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن اس رقم کو بلاواسطہ غیر ملکی قرضوں۔ عطیاتی رقوم اور اپنے وسائل سے پورا کرے گی۔

منسلکہ ۱۰

ڈبلیو۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی

تقابلی کیفیت نامہ بابت برآمدات

(اعداد لاکھ روپوں میں) (روپے لاکھ میں)

	اشیائے مدکار	نام پروجیکٹ شریک کار	۱۹۶۲ - ۶۳ حقیقی برآمد مقدار	یونٹ	قیمت	۱۹۶۳ - ۶۴ تخمینہ کردہ برآمد مقدار	یونٹ	قیمت	۱۹۶۴ - ۶۵ تخمینہ کردہ برآمد مقدار	یونٹ	قیمت	کیفیت
۱	مرمت جہاز (بیرونی)	کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ	۱۵	جہاز	۱۵٫۴۵	۲۰	جہاز	۱۸٫۶۰۰	۲۰	جہاز	۱۸٫۰۰	
۲	سنٹونین	خرم کیمیکل کمپنی لمیٹڈ راولپنڈی	۲٬۳۰۶	کیلوگرام	۳٫۱۵	۲۰۰	کیلوگرام	۴٫۰۰	۲۵۰۰	کیلوگرام	۴٫۵۰	
۳	آرٹیمیزیا تیل	ایضاً	۷٬۲۰۰	پونڈ	۰٫۱۲	۷٬۰۰۰	پونڈ	۰٫۱۱	۷٬۰۰۰	پونڈ	۰٫۱۱	
۴	اونی مصنوعات	ہرنائی وولن ملز	۷۵۰	-	۰٫۲۹	۷۵۰	-	۰٫۲۹	۷۵۰	-	۰٫۲۹	
۵	قالین (اونی)	قائدآباد وولن ملز	۱۳۴٬۲۱	مربع گز	۰٫۲۵	۴۸۰	مربع گز	۰٫۱۸	۶۰٬۰۰۰	مربع گز	۱۲٫۸۷	
۶	کوہستانی نمک	نمک کی کانیں دھرپال، کھیوڑہ، کالاباغ اور کوہاٹ میں پتھر کی کانیں	۷۸۰۰	من	۰٫۲۶	۲۳۴٬۰۰۰	من	۰٫۷۵۷	۳۰۲٬۰۰۰	من	۱٫۱۲	
۷	جپسم	پاک امریکن فرٹیلائزرز لمیٹڈ جپسم کی کانیں	۲۲٬۷۴۲	ٹن	۳۰٫۸۲	۶۰٬۱۱۹	ٹن	۱۹٫۸۴	۱۲۰٬۰۰۰	ٹن	۳۲٫۲۰	
۸	روزن	ہری پور روزن اینڈ تارپین فیکٹری لمیٹڈ	۱۴۳۵	من	۰٫۵۱	۔۔	۔۔	۔۔	۶۰٬۰۰۰	من	۱۸٫۵۰	
۹	ترپنٹائن (تارپین)	ایضاً	۱۶٫۱۰	گیلن	۰٫۰۲	۔۔	۔۔	۔۔	۵۰٬۰۰۰	گیلن	۱٫۲۰	
		میزان			۴۱٫۹۸	۔۔	۔۔	۴۲٫۰۹	۔۔	۔۔	۹۲٫۳۴	

INDUSTRIES

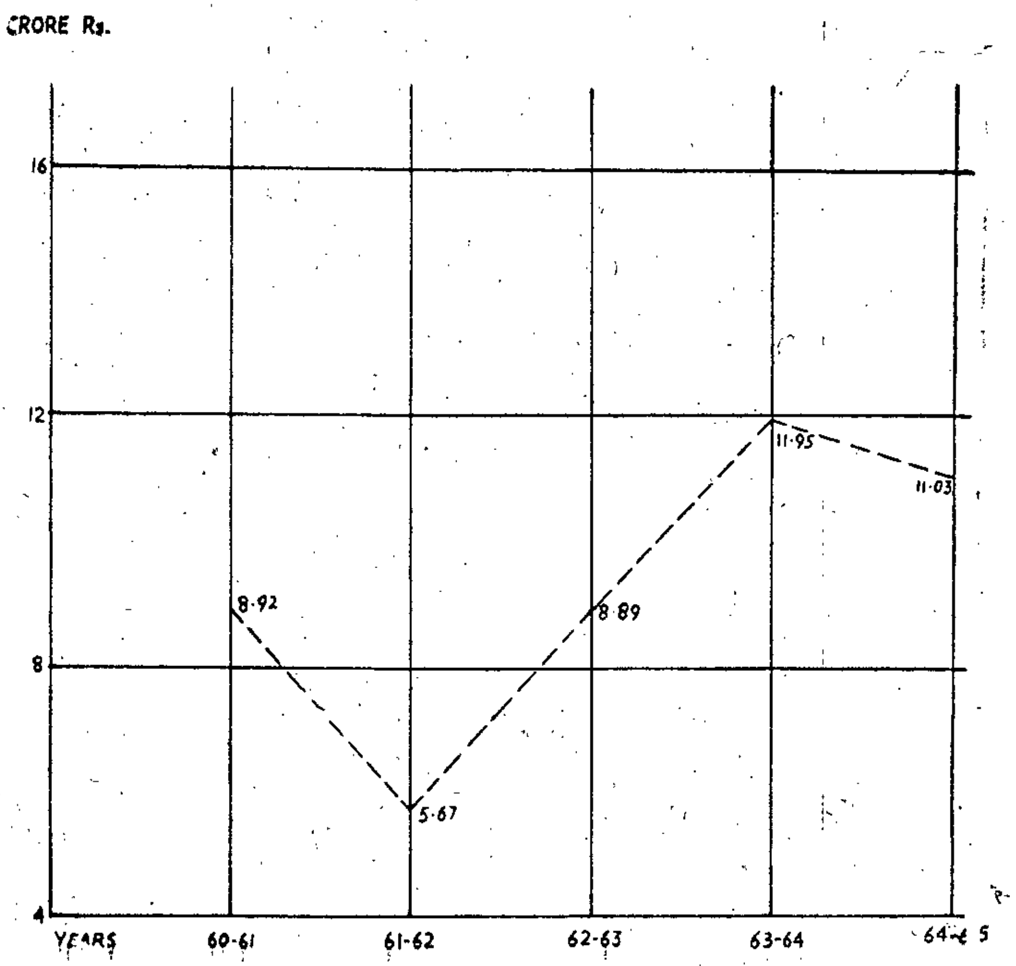
CRORE Rs.
16
12
8
4
8·92
5·67
8·89
11·95
11·03
YEARS
60-61
61-62
62-63
63-64

باب — ۱۰

تعلیم

باب ۱۰

تعلیم

دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں مغربی پاکستان کے لئے تعلیم و تربیت کے واسطے ترمیم شدہ مخصوص رقم چالیس (۴۰) کروڑ ہے۔ اس خطیر رقم سے پلان بنانے والوں کے اس یقین کی عکاسی ہوتی ہے کہ تعلیم اور ہنر کے حصول کو ملک کے مستقبل کے لئے بنیادی طور پر کس قدر اہمیت حاصل ہے۔

متعلقہ گراف ۱۹۶۱-۶۰ سے تعلیم و تربیت کے لئے ترقیاتی پروگرام کے سلسلہ میں مخصوص شدہ رقم میں مسلسل اضافے کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔

سال رواں کے لئے ترمیم شدہ اعداد و شمار (۱۲٫۴۹ کروڑ) کے مقابلہ میں محض تعلیم و تربیت کے ترقیاتی پروگرام کے واسطے ۱۵٫۱۶ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جو پہلے کی نسبت ۲۱٫۳۷ فی صد زیادہ ہے۔

تعلیم و تربیت کے واسطے آئندہ سال کے بجٹ میں ہر دو ترقیاتی اور غیر ترقیاتی امور کے سلسلہ میں ۱۷٫۲۴ کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کے مقابلہ میں سال رواں کے لئے ترمیم شدہ رقم کی مقدار ۱۴٫۳۵ کروڑ ہے اس کی وضاحت متعلقہ گراف کے ذریعہ کی گئی ہے۔ صرف سرمایہ اور اخراجات محاصل کی علیحدہ علیحدہ رقوم اور ۱۹۵۵-۵۶ سے اخراجات محاصل کے تحت مختص شدہ رقوم نیچے دیئے گئے نقشہ میں درج ہیں جس کی وضاحت متعلقہ گراف کے ذریعہ کی گئی ہے۔

تعلیم و تربیت

(لاکھوں میں)

سرمایہ کاری براتے ۱۹۶۳-۶۴	۳٫۷۱
سرمایہ کاری براتے ۱۹۶۴-۶۵	۵٫۶۸

اخراجات محاصل

۵۶-۵۵	۵۷-۵۶	۵۸-۵۷	۵۹-۵۸	۶۰-۵۹	۶۱-۶۰	۶۲-۶۱	۶۳-۶۲	۶۴-۶۳	۶۵-۶۴
۹٫۶۸	۱۰٫۳۷	۱۰٫۶۶	۱۱٫۵۴	۱۱٫۸۱	۱۴٫۷۱	۲۰٫۶۶	۲۷٫۵۵	۳۲٫۲۳	۳۶٫۳۹

تعلیم کے میدان میں مختلف سرگرمیوں کی تفصیلات حسب ذیل ہیں :-

	روپے کروڑوں میں
۱- یونیورسٹیاں	۴٫۰۷
۲- کالج	۵٫۶۵
۳- ثانوی تعلیم	۷٫۸۳
۴- پرائمری سکول	۱۳٫۶۴
۵- سپیشل سکول مع فنی تعلیم	۳٫۰۷
۶- وظائف	۱٫۴۵
۷- امدادی گرانٹ و دیگر متفرق مدات	۰٫۸۵
۸- اساتذہ کی تعلیم	۰٫۷۵
۹- سرحدی علاقے	۰٫۷۸
۱۰- مدغم شدہ علاقے	۰٫۰۸
۱۱- آلات و پلانٹ	۰٫۱۳
۱۲- ادارہ جات	۰٫۳۰
۱۳- معائنہ	۰٫۶۰
میزان	۴۲٫۱۷

یونیورسٹیاں :- ان رقوم کو مخصوص کرتے وقت یونیورسٹیوں کی ضروریات پر خاص طور پر توجہ دی گئی۔ ترقیاتی پہلو میں ۴٫۰۹ کروڑ روپے کی رقم کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو ۱۹۵۴-۵۵ سے لے کر یونیورسٹیوں کے لئے سب سے زیادہ مختص شدہ رقم ہے۔ غیر ترقیاتی سلسلہ میں ۲٫۱۴ کروڑ روپے کی رقم یونیورسٹیوں کی امدادی گرانٹ کے طور پر فراہم کی گئی ہے۔ یہ رقم بھی ۱۹۵۴-۵۵ سے لے کر اب تک سب سے زیادہ ہے۔

کراچی یونیورسٹی :- کراچی یونیورسٹی کے لئے ۲۷ لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے جو کہ اس وقت سے لیکر جس وقت وہ مغربی پاکستان کے دائرہ اختیار میں لائی گئی تھی معتد بہ زیادہ ہے۔ اس کے ترقیاتی حصہ کے لئے سال رواں کے ۳۶ لاکھ روپے کے مقابلہ میں ۵۰٫۳۴ لاکھ روپے کے سرمایہ کی گرانٹ دی گئی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی :- پنجاب یونیورسٹی کی رقمی امداد کو سال رواں کی حد تک رہنے دیا گیا ہے۔

یعنی ۲۰ء۴۰ لاکھ - پنجاب یونیورسٹی کو آئندہ سال کے لئے یونیورسٹی کے نئے علاقہ کو بسانے کے لئے ۸۵ لاکھ کے رقمی عطیہ کی منظوری دی گئی ہے -

سندھ یونیورسٹی :- سندھ یونیورسٹی کی رقمی زرِ امداد کو ۴۵ء۲۱ لاکھ سے بڑھا کر ۸۳ء۲۱ لاکھ تک کر دی گئی ہے - سندھ یونیورسٹی کے ترقیاتی حصہ کے لئے سالِ رواں کی ۴۵ لاکھ روپے کی عطیہ کے مقابلہ میں آئندہ سال ۵۰ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے - سندھ یونیورسٹی کو حیدرآباد میں انجینئرنگ کالج کے قیام کے لئے ۳۰ء۷۳ لاکھ روپے کا مزید عطیہ دیا گیا ہے -

پشاور یونیورسٹی

پشاور یونیورسٹی کو سالِ رواں کے ۳۳ لاکھ روپے کے عطیہ کے مقابلہ میں اگلے سال ۵۰ء۴۴ لاکھ روپے کا امدادی عطیہ ملے گا - اس کے علاوہ پشاور میں زراعتی و انجینئرنگ کالج کی ترقی کے لئے ۱۸ لاکھ روپے کا رقمی عطیہ ملے گا -

زراعتی یونیورسٹی لائل پور

زراعتی یونیورسٹی لائل پور کو سالِ رواں کے ۱۷ لاکھ روپے کے امدادی عطیہ کے مقابلہ میں ۱۹۶۴-۶۵ کے لئے ۸۶ء۱۷ لاکھ روپے کا امدادی عطیہ دیا گیا ہے - ترقیاتی مد میں زراعتی یونیورسٹی لائل پور کی آئندہ سال کی گرانٹ ۳۶ء۱ لاکھ سے ۷۲ء۱ لاکھ کر دی گئی ہے -

متعلقہ نقشہ میں ۱۹۵۴-۵۵ء سے یونیورسٹیوں کی ترقیاتی و غیر ترقیاتی گرانٹوں کی تفصیلات درج ہیں -

تعلیم و تربیت کے میدان میں ترقیاتی پروگرام کی نمایاں خصوصیات پر حسب ذیل بحث کی گئی ہے -

پرائمری تعلیم

دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں پرائمری تعلیم کے لئے ۶۴۸ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے - اس میں حکومت کا حصہ ۸۹ لاکھ ہے جو صوبہ کے پسماندہ علاقوں میں ۲۵۲۹ پرائمری سکول کھولنے پر خرچ کیا جائے گا - دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں مندرجہ پالیسی کے مطابق ترقی یافتہ علاقوں میں پرائمری سکول کھولنے کے لئے کسی نئی عمارت کی تعمیر یا سامان کے لئے کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی - ان علاقوں میں حکومت کی طرف سے صرف اساتذہ فراہم کئے جائیں گے اور جب سے سارے صوبہ میں پرائمری تعلیم صوباتی حکومت کے حیطۂ اختیار میں آئی ہے سارے

کا سارا خرچ اب حکومت پورا کرتی ہے۔ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوران میں مزید ۱۲ لاکھ بچوّں کے لئے تیس ہزار اساتذہ کا انتظام کیا جانا تھا۔ ۱۹۶۳-۶۴ء کے اختتام تک ۱۸۷۰۰ اساتذہ کا انتظام ہو چکا ہے۔ آئندہ سال ۴۵۰۰ اساتذہ فراہم کرنے کا پروگرام ہے۔ لیماندہ علاقوں میں مقرر کردہ حد کلہم پوری کی جا رہی ہے۔ اب تک ۲۴۲۳ سکول کھولے جا چکے ہیں اور بقایا ۱۰۶ سکول ۱۹۶۴-۶۵ میں قائم کر دیئے جائیں گے۔

دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ایک ہزار پرائمری سکولوں کو مڈل سکولوں کا درجہ دینے کا انتظام کیا گیا ہے جس پر کل ۲۵ء۱ کروڑ روپے خرچ آئیں گے۔ اب تک ۷۵۰ سکولوں کا درجہ مڈل تک بڑھا دیا گیا ہے اور سال ۱۹۶۴-۶۵ میں ۲۵۰ سکولوں کا درجہ بڑھانے کا پروگرام ہے۔

ثانوی تعلیم

ثانوی تعلیم کے میدان میں تعلیم میں فنی میلانات پیدا کرنے کے لئے دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ۳۰۰ سرکاری اور ۳۰۰ غیر سرکاری مڈل سکولوں میں انڈسٹریل آرٹ کورس کا اضافہ کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہائی سکول کی سطح پر اسی عرصہ کے اندر ۹۰ ورکشاپوں کا اضافہ کیا جائے گا۔ پلان کے پہلے تین سالوں میں ۱۷۴ غیر سرکاری اور ۱۴۳ سرکاری مڈل سکولوں میں انڈسٹریل آرٹ کورسوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ہائی سکول کی سطح پر ۱۹۶۲-۶۳ء کے اختتام تک ۲۰ سرکاری اور ۳۴ غیر سرکاری ہائی سکولوں میں ورکشاپ شیڈوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ سالِ رواں کا پروگرام ۹۰ غیر سرکاری اور ۶۸ سرکاری مڈل سکولوں میں انڈسٹریل آرٹ کورسوں (یعنی صنعتی وفنی کورس) کے اضافہ کا پروگرام ہے۔ اس کے برعکس ۵ سرکاری اور ۹ غیر سرکاری ہائی سکولوں میں ورکشاپوں کا اضافہ کیا جائے گا۔

دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں پچاس سرکاری اور ایک سو غیر سرکاری سکولوں کو مڈل سے ہائی سکول کا درجہ دینے کا انتظام کیا گیا ہے جس پر ۵۱ء۵۰ لاکھ روپے خرچ آنے کا اندازہ ہے۔ ۱۹۶۳-۶۴ کے اختتام تک ۴۳ سرکاری اور ۷۷ غیر سرکاری مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا۔ اگلے سال کے پروگرام میں ۳۰ مڈل سکولوں جن میں سات سرکاری اور ۲۳ غیر سرکاری ہیں کا درجہ بڑھایا جائے گا۔ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ۲۰ نئے غیر سرکاری ہائی سکول کھولے جائیں گے جن پر ۳۶ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ پہلے سال کے دوران میں دس غیر سرکاری سکولوں کو دوسرے سال میں پندرہ غیر سرکاری سکولوں کو ۱۹۶۲-۶۳ میں

گیارہ غیر سرکاری سکولوں کو اور ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۴۲ غیر سرکاری سکولوں کو عطیہ جات دیئے گئے۔ ۱۹۶۴-۶۵ء کے پروگرام کے تحت ۱۴ سرکاری اور ۴۲ غیر سرکاری ہائی سکولوں کو کھولنے کے لئے رقوم کا انتظام کیا گیا ہے۔ سرکاری طور پر دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ۵۰ء۱۵۱ لاکھ کے مجموعی خرچ سے ۴۵ نئے دو دو سیکشنوں والے سکول کھول لئے جائیں گے۔

۱۹۶۰-۶۱ء میں شورکوٹ اور پتھارو کے مقامات پر دو سکولوں پر کام شروع کیا گیا تھا۔ دوسرے سال میں سرمایہ کی کمی کی وجہ سے کوئی نیا پروگرام شروع نہ کیا جا سکا۔ ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران پندرہ سکولوں پر کام شروع کیا گیا۔ اس کے مقابلہ میں سالِ رواں میں ۱۲ مزید سکولوں کی عمارات تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔ ۱۹۶۴-۶۵ء کے پروگرام کے تحت ۱۴ مزید سکول کھولنے کا انتظام ہے جنہیں مختلف ہائی سکولوں کے ساتھ منسلک کیا جائے گا۔ اس سے صوبہ کے مختلف حصوں میں ہوسٹلوں کی سہولیات کے سلسلہ میں ایک بہت بڑا مطالبہ پورا ہو جائے گا۔ اگلے سال میں مغربی پاکستان میں ۲۵ مزید ہوسٹل تعمیر کئے جائیں گے جن کے لئے ۲۲ لاکھ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔ دوسرے پنجسالہ پلان میں ۲۰ پائیلیٹ سیکنڈری سکولوں کو ترقی دی جا رہی ہے تاکہ وہاں اُستادوں کی تربیت کے لئے جدید سہولتوں کا انتظام ہو جائے۔ ان سب سکولوں کے لئے انتظامی طور پر منظوری دے دی گئی ہے اور ان سب پر تعمیر کا کام شروع ہے۔ ان میں سے بہت سے سکول سالِ رواں کے اختتام تک مکمل ہو جائیں گے۔

اساتذہ کی فہرست

گکھڑ، لالہ موسیٰ، شرق پور اور خان پور میں موجودہ نارمل سکولوں کی حالت کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ اس حلقہ میں بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دوسرے پلان میں پندرہ نارمل سکولوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ پہلے سال میں دو نارمل سکول کھولے گئے اور ۱۹۶۱-۶۲ء کے دوران پانچ نارمل سکولوں کی عمارات کی منظوری دی گئی۔ ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران میں چھ نارمل سکولوں کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔ ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران تیرہ نارمل سکولوں کو ۲ء۹۶ لاکھ روپے کا سازو سامان مہیا کیا جا رہا ہے۔ آئندہ سال میں سازو سامان کے لئے ۰ء۶۰ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

دوسرے منصوبہ کے دوران مغربی پاکستان میں اساتذہ کی تربیت کے دو کالج کھولے جانے ہیں۔ چنانچہ لائل پور اور سکھر میں ان دو اداروں کی تعمیر کا کام روبہ ترقی ہے۔ ان

اداروں کے لئے ۱۹۶۳-۶۴ء میں حساب سرمایہ میں ۵ء۵۰ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور محاصل کے حساب میں ایک لاکھ کا انتظام کیا گیا ہے، ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران کام کی تکمیل کے سلسلے میں ۱۰ء۹۵ لاکھ روپے سرمایہ کاری کے شعبہ میں اور ۵۰ء لاکھ محاصل کے شعبہ میں فراہم کئے جا رہے ہیں۔

کالج کی تعلیم

دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں چوبیس (۲۴) اعلیٰ ثانوی مدارس / انٹر کالج کھولے جا رہے ہیں۔ پہلے دو سالوں میں خضدر میں اعلیٰ ثانوی سکولوں کے سوا ان کالجوں پر سرمایہ کی قلت کی وجہ سے کام شروع نہ کیا جا سکا۔

۱۹۶۲-۶۳ء میں آٹھ اعلیٰ ثانوی سکولوں پر تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔ ۱۹۶۴-۶۵ء میں بھی آٹھ نئے انٹرمیڈیٹ کالجوں کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا اور ان انٹرمیڈیٹ کالجوں کے لئے ۵ء۸۵ لاکھ روپے کا سازوسامان فراہم کیا گیا۔ ۱۹۶۴-۶۵ء کے پروگرام میں سات مزید اعلیٰ ثانوی سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے ۱۴ لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ ۲۴ سرکاری انٹرمیڈیٹ کالجوں کے علاوہ ۲۵ غیر سرکاری انٹرمیڈیٹ کالج کھولنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۳-۶۴ء تک ۱۷ غیر سرکاری انٹرمیڈیٹ کالج کھولے گئے ہیں۔ اگلے سال میں دس مزید غیر سرکاری اعلیٰ ثانوی سکول کھولنے کا پروگرام ہے۔

سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں کی لائبریریوں اور ریڈنگ روم کی حالت بہتر بنانے کے لئے ۵ لاکھ روپے کی لائبریری کی کتابوں کے لئے عطیوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جنہیں ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں دینے کا ارادہ ہے۔ مختلف سرکاری اور غیر سرکاری کالجوں میں سائنسی سامان کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس سال کے دوران ۳ء۵۰ لاکھ روپے کے عطیہ جات دیئے جا رہے ہیں۔ این ای ڈی انجینئرنگ کالج کے لئے نئی عمارت کی تعمیر کے لئے ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۴۰ لاکھ روپے دیئے گئے تھے۔ ۱۹۶۴-۶۵ء کے پروگرام میں ۲۰ لاکھ روپے کی رقم کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

اندرونِ ملک وظائف

دوسرے منصوبہ میں جاریہ و نئے وظائف کے لئے ۵۳۲ لاکھ روپے کی کل رقم مخصوص کی گئی ہے، ۱۹۶۰-۶۱ء میں وظائف کا خرچ ۶۱ء۵۸ لاکھ تھا اور ۱۹۶۱-۶۲ء میں ۱۱ء۵۳ لاکھ

EDUCATION

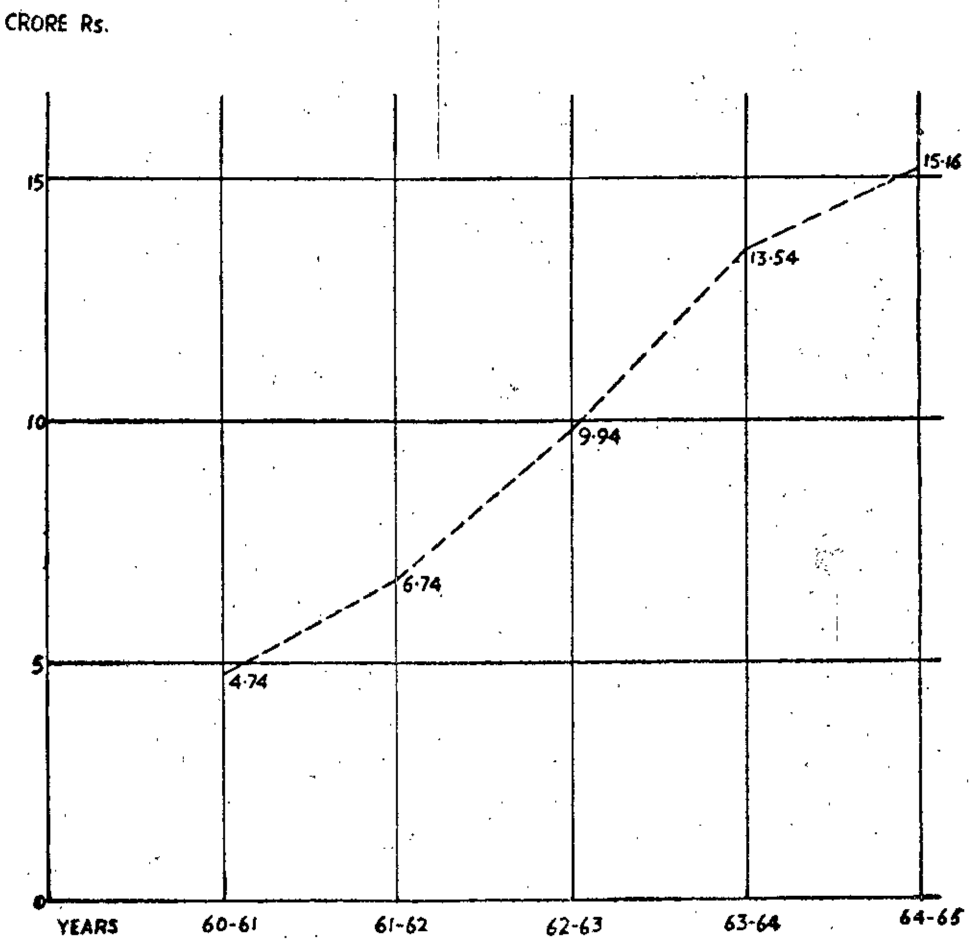

CRORE Rs.
15
10
5
0
15·16
13·54
9·94
6·74
4·74
YEARS
60-61
61-62
62-63
63-64
64-65

REVENUE EXPENDITURE
ON
EDUCATION & TRAINING SECTOR
1955-56 TO 1964-65
(CAPITAL INVESTMENT For 1964-65: 578 LAC Rs.)

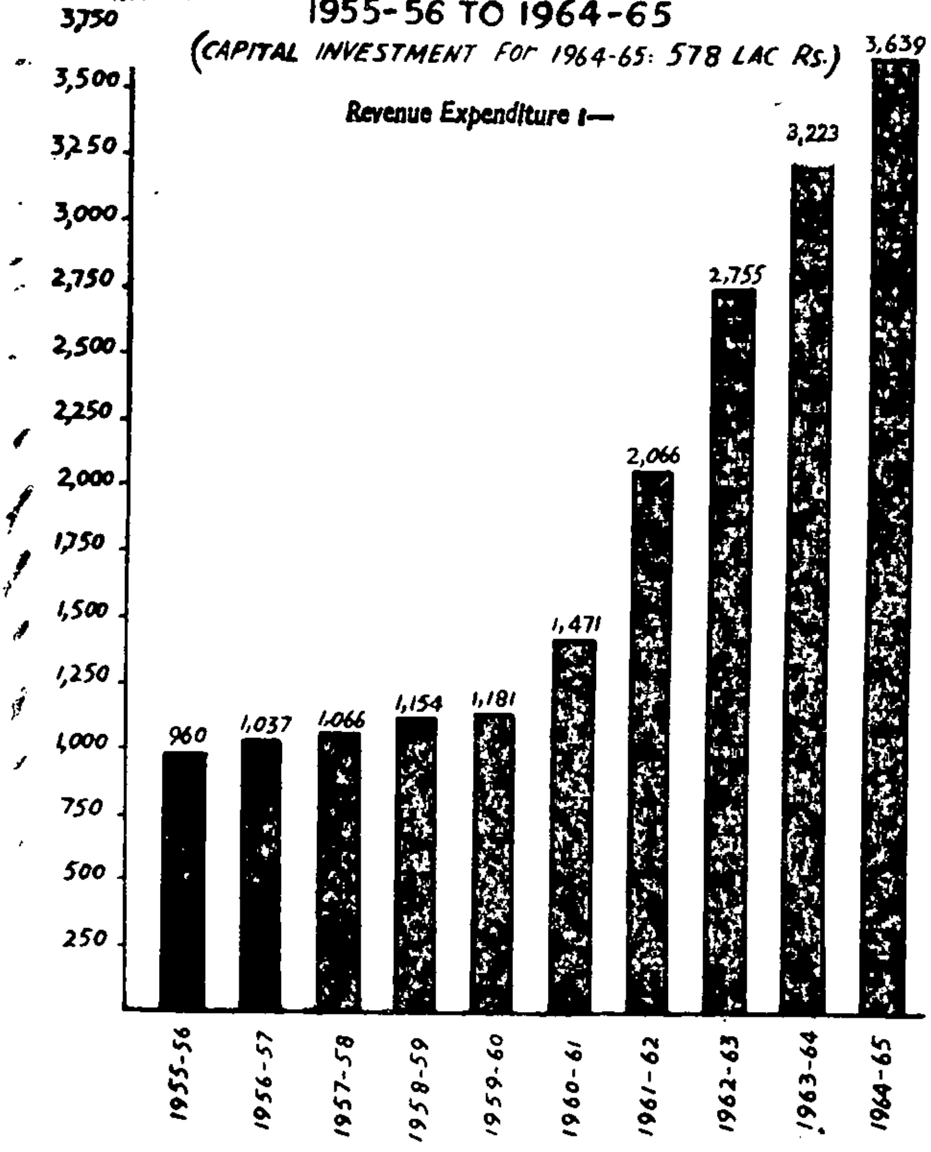

تھا ۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۶۲-۶۳ء میں یہ خرچ ۳۸ء۱۰۰ لاکھ تک بڑھ گیا ۔ ۱۹۶۳-۶۴ء میں وظائف کا خرچ ۵۴ء۱۳۲۶ لاکھ تک پہنچ گیا۔ یہ رقم پلان کے آخری سال کے دوران میں مزید بڑھ کر ۱۴۵ لاکھ ہو جائے گی ۔ وظائف کی موجودہ سکیم پر نظر ثانی کی گئی ہے اور جیساکہ اضافہ شدہ خرچ سے ظاہر ہوتا ہے ۔ وظائف کی شرح میں کافی حد تک اضافہ کر دیا گیا ہے تاکہ غریب اور مستحق طالب علم بغیر کسی مالی مشکلات کے اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکیں ۔

فنّی تعلیم

راولپنڈی ، لاہور ، سیالکوٹ ، خیرپور ، خیرپور میر ، پشاور اور بہاول پور میں پولی ٹیکنیک کے موجودہ سب اداروں کو ایسے پولی ٹیکنیک اداروں میں ترقی دی جا رہی ہے ۔ تاکہ وہ فنی تعلیم کی بہتر اور جدید سہولیات بہم پہنچا سکیں ۔ لائل پور میں اساتذہ کی فنّی تربیت کے لئے ایک کالج کھولا گیا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی مغربی پاکستان میں دس نئے کمرشل ادارے قائم کئے جا رہے ہیں ۔ نیشنل آرٹس کالج کو ترقی دی جا رہی ہے جس پر ۴ لاکھ روپے خرچ ہوں گے ۔ ان سکیموں کے علاوہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں مغربی پاکستان کے اندر سات نئے پولی ٹیکنیک ادارے قائم کئے جا رہے ہیں ۔ ان سکیموں کی اوّلیں اہمیت کے پیش نظر دوسری سکیموں سے سرمایہ کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔ موجودہ پولی ٹیکنیک پر کام روبہ ترقی ہے ۔ اس کے برعکس نئے پولی ٹیکنیک اداروں پر کام پورے زور و شور سے جاری ہے ۔ ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں اس کام کے لئے ۳۵ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے ۔

معاشرتی اور ثقافتی سرگرمیاں

۱۹۶۳-۶۴ء کے اندر ترقی ادب بورڈ لاہور ، پشتو اکادمی پشاور ، سندھ ادبی بورڈ ، بزم اقبال ، اردو اکادمی ، پنجابی ادبی اکادمی ، اسلامی تہذیب و تمدّن کے ادارہ ، بوائے سکاؤٹ ، ایسوسی ایشن ، یوتھ ہوسٹل ، ایسوسی ایشن ، کے لئے عطیہ جات دیئے گئے تھے ۔ گرل گائیڈ ایسوسی ایشن کو بھی عطیہ دیا گیا تھا ۔ آئندہ مالی سال کے لئے عطیوں کے پروگرام کو متعلقہ نقشہ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے ۔

	۱۹۶۴—۶۵ء
	روپے
۱۔ عطیہ برائے بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن مغربی پاکستان	۲،۱۴،۵۰۰
۲ — عطیہ برائے تعلیمی رسالہ	۱،۸۰۰
۳ — عطیہ برائے تعلیم بالغاں	۹،۹۰۰
۴ — عطیہ برائے گرل گائڈ ایسوسی ایشن	۱۰۰۰۰۰
۵ — دیہی کھیلوں کے مقابلوں کے انتظام کے لئے عطیہ	۲،۰۰۰
۶ — یوتھ ہوسٹل ایسوسی ایشن کے لئے عطیہ	۱۶۴۴۹۰
۷ — لاہور کے شہری علاقہ میں تفریحی سہولتوں کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے لاہور فزیکل ویلفیئر کمیٹی کے لئے عطیہ	۲،۰۰۰
۸ — انعامات برائے کھیل و سپورٹس دکوئٹہ ڈویژن)	۱،۰۰۰
۹ — مساجد کے مدارس (کوئٹہ)	۶،۰۰۰
۱۰ — ینگ ویمن کرسچن ایسوسی ایشن لاہور کے لئے عطیہ	۹۰۰
۱۱ — چلڈرن ایڈ ایسوسی ایشن کو امدادی عطیہ	۲،۴۰۰
۱۲ — اخراجات امتحان	۴۵،۰۰۰
۱۳ اقبال اکادمی کراچی کے لئے امدادی عطیہ	۸،۰۰۰
۱۴ — کالعدم خیرپور اسٹیٹ پیپل ویلفیئر ٹرسٹ ڈیٹ آف آنر کی رفاہی سرگرمیوں کے لئے امدادی عطیہ	۳۵،۵۲۰
۱۵ — اینتھلیٹک کلب کوئٹہ کے لئے امدادی عطیہ	۴،۰۰۰
۱۶ — آل پاکستان ورمنز ایسوسی ایشن کے لئے امدادی عطیہ	۷۰،۰۰۰
۱۷ — سکول ٹیچروں کو بونس کی رقم	۱،۰۰۰
۱۸ — ضلعی مشاورتی کمیٹیوں کے غیر سرکاری ارکان کے سفر خرچ	۱،۰۰۰
۱۹ — ٹیکسٹ بک کمیٹی کے غیر سرکاری ارکان کے سفر خرچ کی رقم	۱،۰۰۰
۲۰ — آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کے لئے امدادی عطیہ	۱،۰۰۰
۲۱ — کھیلوں اور سپورٹس کے لئے عطیہ	۵۸،۰۰۰

	روپے
۲۲ ـ انجمن ترقی اردو کراچی کے لئے امدادی عطیہ	۵۰۰
۲۳ ـ جناح میموریل لائبریری لاہور کا عطیہ	۵۰۰
۲۴ ـ مغربی پاکستان میں ادب کی ترقی کے لئے عطیہ	۲،۰۰،۰۰۰
۲۵ ـ بزم اقبال فنڈ کے لئے عطیہ	۲۵،۰۰۰
۲۶ ـ اسلامی ثقافت کے ادارہ (پاکستان) لاہور کا امدادی عطیہ	۲۵،۰۰۰
۲۷ ـ اردو اکادمی لاہور کے لئے امدادی عطیہ	۵۰،۰۰۰
۲۸ ـ پنجابی ادبی اکادمی لاہور کے لئے امدادی عطیہ	۲۵،۰۰۰
۲۹ ـ شاہ عبداللطیف یادگار کمیٹی و عطیہ نگہداشت	۱۵،۰۰۰
۳۰ ـ اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کی اشاعت کے لئے یونیورسٹی کو عطیہ۔	۵۰،۰۰۰
۳۱ ـ بھیٹ شاہ کلچرل سنٹر کی عمارت کے لئے عطیہ	۳۵،۰۰۰
۳۲ ـ اباسین آرٹ سوسائٹی پشاور کے لئے عطیہ	۱۰،۰۰۰
۳۳ ـ عطیہ برائے فن و ادب لائبریری (کوئٹہ)	۱،۵۰۰
۳۴ ـ عطیہ برائے ترقی سپورٹس و کھیل	۱۰،۰۰،۰۰۰
۳۵ ـ مذہبی اداروں کے لئے عطیہ	۶،۰۰۰
۳۶ ـ کیڈٹ کالج حسن ابدال کے لئے امدادی عطیہ	۸،۳۷،۸۴۰
۳۷ ـ سنڈیمن لائبریری کوئٹہ کے لئے امدادی عطیہ	۵،۰۰۰
۳۸ ـ پبلک ڈے ریلیشن کراچی (انعقاد تقریب پبلک ڈے)	۶،۵۰۰
۳۹ ـ جونیئر بریگیڈ کراچی	۲،۵۰۰
۴۰ ـ کراچی جیوگرافیکل سوسائٹی کراچی	۲،۵۰۰
۴۱ ـ کراچی سکولز فیڈریشن کراچی	۳،۰۰۰
۴۲ ـ کتاب کے تبصرہ (کراچی) کے لئے معاوضہ	۳۰،۰۰۰
۴۳ ـ سندھ ادبی بورڈ حیدر آباد کے لئے عطیہ	۱،۰۰،۰۰۰
۴۴ ـ جامعہ دینیہ دارالہدیٰ وسلطان المدارس خیرپور کے لئے امدادی عطیہ	۸،۰۰۰

۴۵ - ایجوکیشنل کانفرنس کراچی کا عطیہ	۱،۰۰۰
۴۶ - پشتو اکادمی پشاور کے لئے عطیہ	۱،۰۰،۰۰۰
۴۷ - سابقہ خیرپور ویلفیر ٹرسٹ کی رفاہی سرگرمیوں کے لئے عطیہ ـــ عطیہ برائے ممتاز کالج خیرپور برائے انٹر کالج مباحثہ	۱،۰۰۰
۴۸ - کیڈٹ کالج پٹارو کے لئے امدادی عطیہ	۶،۵۸،۲۶۰
۴۹ - زمانہ عصر کے فنون کی سوسائٹی راولپنڈی کے لئے امدادی عطیہ	۱۵،۰۰۰
۵۰ - ایبٹ آباد پبلک سکول، ایبٹ آباد کے لئے عطیہ	۵۰،۰۰۰
۵۱ - سوسائٹی برائے علوم سائنس لاہور کے لئے زائد امدادی عطیہ	۵۰۰
۵۲ - پنجاب پبلک لائبریری کے لئے امدادی عطیہ	۱۰،۰۰۰
۵۳ - پاکستان رائٹرز گلڈ لاہور ریجن کے لئے عطیہ	۱۰،۰۰۰
۵۴ - عطیہ برائے ادارہ اسلامک سنٹر	۲۵،۰۰۰
۵۵ - بلوچی اکادمی کوئٹہ کیلئے امدادی عطیہ	۲۵،۰۰۰
کل امدادی عطیات	۴۰،۶۴،۵۱۰

لاہور میوزیم یعنی عجائب گھر لاہور و کتب خانہ ہائے کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ۶۸۲ ء ۳ لاکھ روپے کی رقم آئندہ سال کے میزانیہ میں اس غرض کے لئے مختص کی گئی ہے۔ متعلقہ نقشہ میں تعلیم کے بارے میں چند بنیادی اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔

تعلیمی اعداد و شمار

	۱۹۵۹ — ۶۰	۱۹۶۳ — ۶۴ (تخمینہ)	۱۹۶۴ — ۶۵ (تخمینہ)
پرائمری			
تعداد سکول	۱۷٬۹۰۰	۳۴٬۰۰۰	۳۶٬۲۵۰
اساتذہ	۴۵٬۰۰۰	۶۵٬۰۰۰	۷۰٬۰۰۰
پرائمری سکولوں کی پرائمری جماعتوں (۱ تا ۵) میں بچوں	۱۵٫۶ لاکھ	۲۳ لاکھ	۲۵ لاکھ
کی تعداد	۱۹ لاکھ	—	۳۰ لاکھ
مڈل			
تعداد سکول	۱٬۹۶۷	۲٬۶۹۰	۲٬۹۰۰
مڈل سکولوں کی	۳٫۹۰ لاکھ	۵٫۴۰ لاکھ	۵٫۹۰ لاکھ
مڈل جماعتوں میں طلباء کی تعداد (ششم تا ہشتم)	۴٫۲ لاکھ	—	۶٫۵۰ لاکھ
ہائی			
سکولوں کی تعداد	۱٬۰۷۶	۱٬۵۱۰	۱٬۵۷۰
ہائی سکولوں کی ہائی جماعتوں	۵٫۳۲ لاکھ	۸٫۵۰ لاکھ	۹٫۰۰ لاکھ
میں طلباء کی تعداد	۱٫۵ لاکھ	—	۳٫۴۰ لاکھ
انٹرمیڈیٹ کالج			
تعداد کالج	۴۶	۸۵	۱۰۰
انٹرمیڈیٹ کالجوں کی	۱۴٬۱۱۲	۲۵٬۳۰۰	۲۹٬۰۰۰
انٹرمیڈیٹ کلاسوں میں طلبا کی تعداد (گیارھویں۔ بارھویں)	۵۴٬۵۳۴	—	۸۵٬۰۰۰

ڈگری کالج

کالجوں کی تعداد	۸۷	۹۲	۹۷
ڈگری کالجوں میں طلبار کی تعداد	۶۳و۷۵۲	۷۵و۰۰۰	۲۷و۰۰۰
(تیرھویں چودھویں)	۱۶و۰۴۶	—	۲۷و۰۰۰

پوسٹ گریجوایٹس

ایم اے ایم ایس سی طلبار کی تعداد	۴و۴۰۰	۷و۰۰۰	۸و۰۰۰

نوٹ :- کالجوں میں ابتدائی سال ۵۹ - ۱۹۶۰ء بجائے ۶۰ - ۱۹۶۱ء ہے کیونکہ طلبا کی تعداد ۶۰ - ۱۹۶۱ء میں کم ہوگئی تھی مگر اس سال سے بعد میں یہ تعداد بڑھتی گئی۔

پیشہ ورانہ فنی و انجنیرنگ اداروں میں طلبار کی تعداد

اعداد لاکھوں میں

	۱۹۶۲ء	۱۹۶۴-۶۵ء
پیشہ وارانہ	۰٫۰۴	۰٫۰۷
ٹیکنیکل	۰٫۰۳۱	۰٫۰۶۳
انجنیرنگ	۰٫۰۱۴	۰٫۰۲۴

باب — ۱۱

صحت عامہ

باب ۱۱

صحت

سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے پروگرام میں شعبہ صحت کی موجودہ خدمات کو برقرار رکھنے اور ان کی اصلاح کرنے نیز ان کی ترقی کو تیز تر کرنے کی ضرورت پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ اس سیکٹر میں ۰۷،۹اکروڑ کے مقابلے میں جن سے سال ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں استفادہ کیا گیا تھا۔ سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے لئے ۱۹،۴۹ کروڑ کی رقم ترقیاتی اور غیر ترقیاتی دونوں قسم کے اخراجات کے لئے مہیا کی گئی ہے۔ ۱۴،۴۹ کروڑ کی رقم حسب ذیل تقسیم کی گئی ہے:-

ترقیاتی خرچ

سرحدی علاقے کے سوا دیگر علاقوں میں	۶،۹۴ کروڑ
سرحدی علاقوں میں	۰،۳۴ کروڑ
غیر ترقیاتی خرچ	۷،۲۱ کروڑ
میزان	۱۴،۴۹ کروڑ

سال ۱۹۵۵-۵۶ء سے اخراجات محاصل (بشمول ترقیات) کی اور ۱۹۶۲-۶۳ء سے سرمایہ کاری کی رقمی تعیین ذیل کی فہرست میں ظاہر کی گئی ہے۔ اسے گراف نمبر(۲) میں بھی پیش کیا گیا ہے۔

سال	اخراجات محاصل (لاکھ روپوں میں)	سرمایہ کاری (لاکھ روپوں میں)
۱۹۵۵-۵۶ء	۳،۲۷	..
۱۹۵۶-۵۷ء	۳،۲۴	..
۱۹۵۷-۵۸ء	۳،۴۸	..
۱۹۵۸-۵۹ء	۴،۴۰	..
۱۹۵۹-۶۰ء	۴،۸۳	..
۱۹۶۰-۶۱ء	۵،۵۳	..

۶۲-۱۹۶۱ء	۷،۵۳	..
۶۳-۱۹۶۲ء	۸،۱۰	۱،۷۷
۶۴-۱۹۶۳ء	۸،۸۲	۲،۴۷ (ترمیم شدہ)
۶۵-۱۹۶۴ء	۱۱،۴۲	۳،۰۷

پہلے متعلقہ گراف میں ۱۹۶۰-۶۱ء سے ترقیاتی پروگرام کے تحت صحت کے لئے رقوم کی تخصیص دکھائی گئی ہے۔ یہ امر مشاہدے میں آئے گا کہ سالِ رواں کے ترمیم شدہ اعداد سے ۱۹۶۲ — ۶۳ء کے اعداد کے مقابلے میں ۹۴ء ۳ فیصد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس سیکٹر میں مزید ترقی کے لئے تحریک پیدا کرنے کی غرض سے عزم محکم کے ساتھ کوشش کی گئی ہے اور سال ۱۹۶۴ء - ۶۵ء کی تخصیص میں ۱۹ء ۷ فیصد کے بقدر اضافہ کر دیا گیا ہے۔

سال ۱۹۶۴ء — ۶۵ء کے ترقیاتی پروگرام پر عمل درآمد کرنے کیلئے ۱۶۱ سکیمیں مہیا کی گئی ہیں۔ ان میں سے ۴۵ سکیمیں جدید ہیں۔ یہ سکیمیں میڈیکل کالجوں، ہسپتالوں، ڈسپنسریوں، دیہی مراکز صحت، تپ دق پر قابو، ملیریا کے انسداد وغیرہ سے متعلق ہیں۔ مختلف سرگرمیوں کے لیے خرچ کی تخصیص دوسرے متعلقہ گراف میں ظاہر کی گئی ہے۔

بی سی جی کے ٹیکوں اور تپ دق کی تیمارگاہوں اور ہسپتالوں کے لئے کل ۴۰ء۴۷ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ۴۰ء۴۷ لاکھ کی رقم میں سے ۳۳ء ۳ لاکھ گنجائش جدید سکیموں کے لئے مخصوص ہے۔
صوبے میں ہسپتالوں کی توسیع واصلاح وغیرہ کے لئے ۸۴ء۹۱ ۱ لاکھ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ سال ۱۹۶۲ء میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد ۱۶۹۹ تھی اور ان میں ۲۲،۶۰۲ بستر تھے۔ اس کے برخلاف ۱۹۵۵ء میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد محض ۲۹۷ ۱ تھی اور ان میں صرف ۱۹،۱۹۷ بستر تھے۔
میڈیکل کالجوں اور سکولوں کو جس توجہ کی ضرورت ہے وہ دی جا رہی ہے۔ ۱۹۶۴-۶۵ء کے ترقیاتی پروگرام میں اس مقصد کیلئے ۵۸ء۵۳ لاکھ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔
بیالیس (۴۲) دیہی مراکز صحت پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔ مزید انتیس (۲۹) مراکز ۱۹۶۴-۶۵ء میں کام شروع کر دیں گے۔ سال ۱۹۶۴- ۶۵ء کے ترقیاتی پروگرام میں دیہی مراکز صحت کے لئے ۴۵ء ۵۱ لاکھ نیز ابتدائی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت کی فیلڈ ٹریننگ کے لئے ۶۳ء ۳ لاکھ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔

ملیریا کی بیخ کنی کی غرض سے سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے لئے ۳۳ء۰۰ ۳ لاکھ کی رقم مہیا کی گئی ہے

FUNDS ALLOCATED FOR HEALTH SECTOR UNDER DEVELOPMENT PROGRAMME

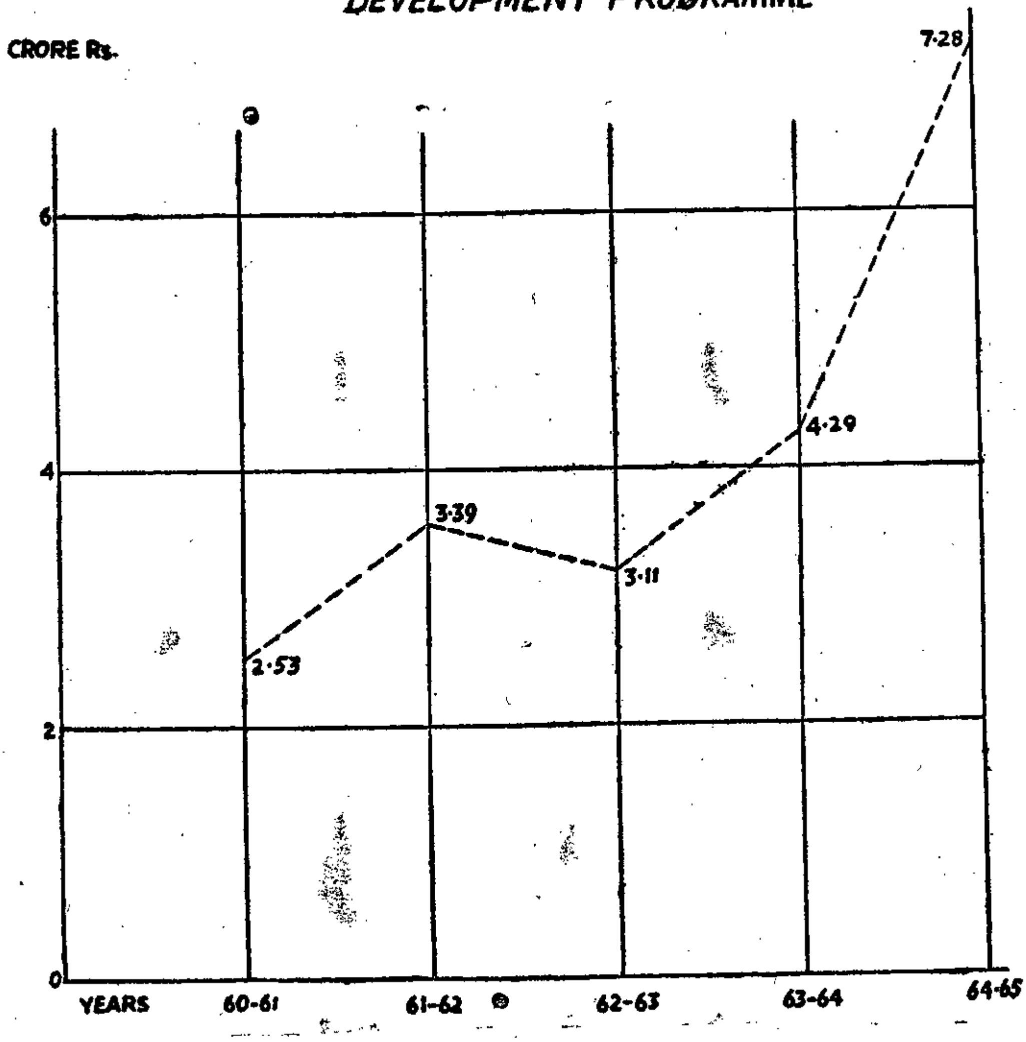

اس کے برعکس سال رواں میں صرف ۰۰ ۷ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ ملیریا کنٹرول کے لئے ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران ۸۴ء ۱۱ لاکھ کی رقم بھی مہیا کی گئی ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کے لیے مشورہ اور خدمات فراہم کرنے کی غرض سے صوبے میں اب تک خاندانی منصوبہ بندی کے کل ۱۰۳۲ کلینک قائم کئے جا چکے ہیں۔ اس پروگرام کو مزید تقویت دینے کی غرض سے سال ۱۹۶۴ – ۶۵ء کے لئے ۹۰ء ۱۶ لاکھ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔

میڈیکل کالج

آزادی کے وقت لاہور میں ایک معیاری میڈیکل کالج تھا اور کراچی کا ڈاؤ میڈیکل کالج عہدِ طفلی سے گذر رہا تھا کیونکہ اس کا آغاز آزادی سے صرف دو سال قبل ہوا تھا۔ مغربی پاکستان کے انضمام کے وقت تک میڈیکل کالجوں کی تعداد چھ تک پہنچ چکی تھی۔ ان میں سب سے کمسن خیبر میڈیکل کالج پشاور تھا جس نے یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء سے کام شروع کیا تھا۔

آزادی سے قبل محض ایک ہی میڈیکل کالج کے کامیاب میڈیکل گریجوائٹوں کی سالانہ تعداد ۹۰ اور ۱۰۰ کے درمیان تھی۔ حسب ذیل اعداد مغربی پاکستان میں کامیاب ہو کر نکلنے والے میڈیکل گریجوئیٹس کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں :-

سال	کامیاب گریجوئیٹ		
	لڑکے	لڑکیاں	میزان
۱۹۴۷ - ۴۸ء	۴۳	۷	۵۰
۱۹۵۵ - ۵۶ء	۲۳۴	۷۸	۳۱۲
۱۹۶۳ء	۴۵۹	۱۶۹	۶۲۸

مغربی پاکستان کے میڈیکل کالجوں میں سال ہائے مندرجہ ذیل میں داخل ہونے والے طلبا کی تعداد حسب ذیل ہے :-

سال	داخل شدہ طلبا کی تعداد		
	لڑکے	لڑکیاں	میزان
۱۹۴۶ - ۴۷ء	۱۱۲	۱۹	۱۳۱
۱۹۴۷ - ۴۸ء	۱۶۴	۳۹	۲۰۳

۱۹۵۵-۵۶ء	۴۸۳	۱۵۸	۶۴۱
۱۹۶۳-۶۴ء	۴۵۶	۱۹۴	۶۵۰

حسب ذیل کیفیت نامے میں ان طلبا کی کل تعداد دکھائی گئی ہے جو انضمام پر یکم اپریل ۱۹۵۶ء کو اور یکم اپریل ۱۹۶۴ء کو چھ میڈیکل کالجوں میں داخل تھے:۔

	یکم اپریل ۱۹۵۶ء	یکم اپریل ۱۹۶۴ء
کے۔ای۔میڈیکل کالج لاہور	۷۵۴	۶۴۲
ایف جے میڈیکل کالج لاہور	۴۵۹	۵۲۲
نشتر میڈیکل کالج ملتان	۴۲۶	۶۲۳
ایل ایم کالج حیدر آباد (جو ۱۹۵۳ میں شروع ہوا)	۲۸۷	۷۶۲
ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی	۷۹۵	۷۶۲
خیبر میڈیکل کالج پشاور	۶۶	۳۸۲
میزان	۲و۷۸۶	۳و۵۳۱

اس وقت مغربی پاکستان کے چھ میڈیکل کالجوں کی مختلف جماعتوں میں متفرق ممالک مثلاً افریقہ، مشرق وسطےٰ اور جنوب مشرقی ایشیا کے ۱۵۵ طلبا زیر تعلیم ہیں۔

ذیل میں مختلف میڈیکل کالجوں کے لئے سال ۱۹۶۳ــــ ۶۴ء کے غیر ترقیاتی میزانیہ کی رقمی گنجائش پیش کی گئی ہے:ــــ

میڈیکل کالج	گنجائش میزانیہ (ترمیم شدہ) ۱۹۶۳ — ۶۴ء (روپے)
کے ای میڈیکل کالج لاہور	۱۱,۱۵,۷۷۰
ایف جے میڈیکل کالج لاہور	۷,۳۰,۷۱۰
نشتر میڈیکل کالج ملتان	۷,۳۶,۸۵۰
ایل ایم کالج ۔حیدر آباد	۱۱,۴۴,۹۳۰
ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی	۱۲,۰۲,۵۲۰

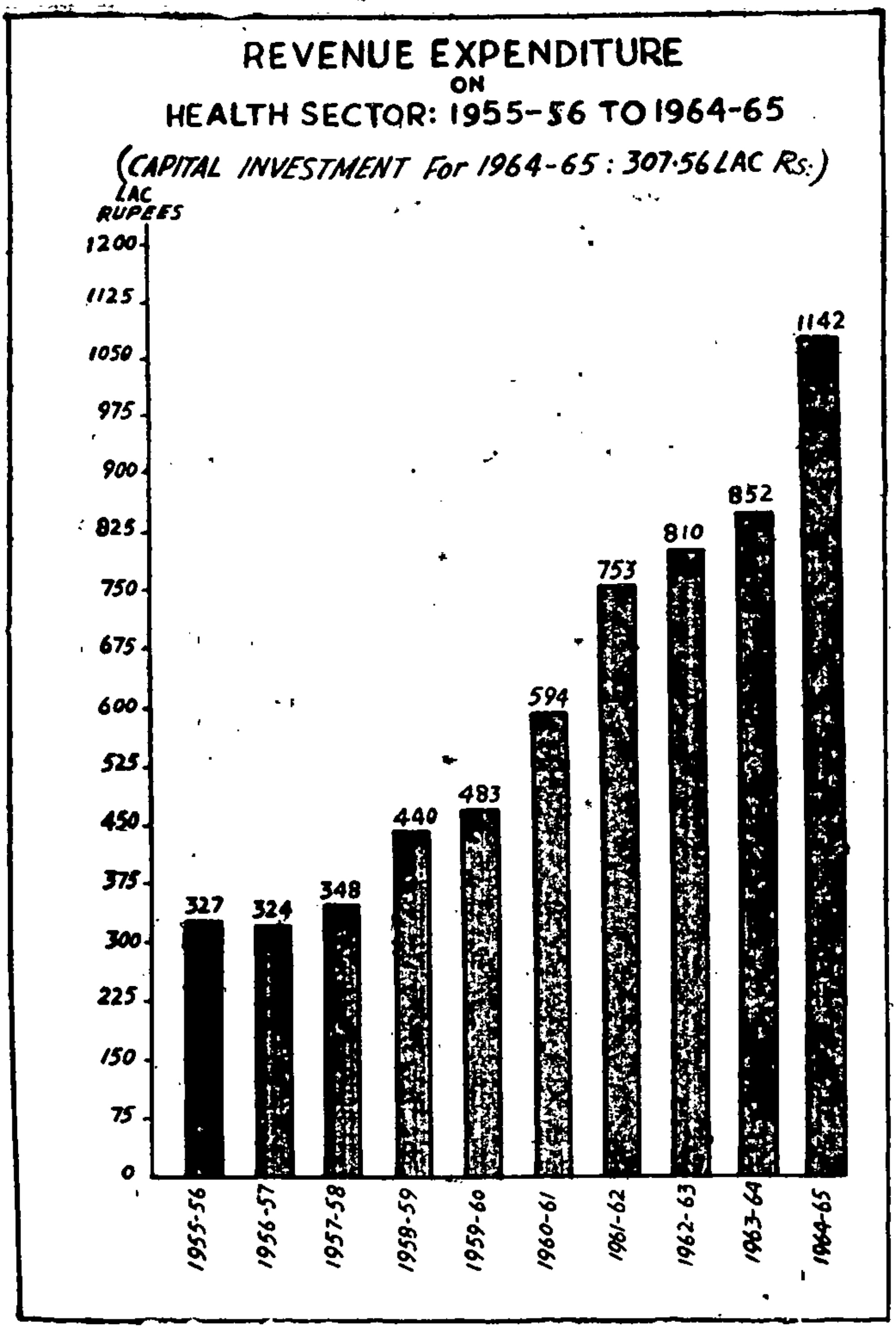

REVENUE EXPENDITURE
ON
HEALTH SECTOR: 1955-56 TO 1964-65
(CAPITAL INVESTMENT For 1964-65 : 307·56 LAC Rs.)
LAC RUPEES
1200
1125
1050
975
900
825
750
675
600
525
450
375
300
225
150
75
0
327
324
348
440
483
594
753
810
852
1142
1955-56
1956-57
1957-58
1958-59
1959-60
1960-61
1961-62
1962-63
1963-64
1964-65

(روپے)

خیبر میڈیکل کالج پشاور ۱۰ ,۶۷ ,۳۲۸

نوٹ :- (i) ایف جے میڈیکل کالج لاہور برائے خواتین کا ۵۰ فیصد خرچ میزانیہ مرکزی حکومت پورا کرتی ہے۔

(ii) خیبر میڈیکل کالج پشاور کا خرچ پشاور یونیورسٹی صوبائی حکومت کی طرف سے گرانٹ کی عطا کردہ رقوم میں سے پورا کرتی ہے۔

سابق حکومت پنجاب نے ۱۹۴۹ء میں صحت عامہ کے ڈپلوما کے لئے پوسٹ گریجویٹ تربیت دینے کی غرض سے صحت وانسدادی ادویات کا ایک ادارہ قائم کیا تھا۔ اس وقت سے اب تک پاکستان کے طول وعرض سے آئے ہوئے ۱۱۲ ڈاکٹر اس ادارے سے فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں اس ادارے کے لیے ۴۰۰ء۵ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

سال ۱۹۶۲ــــ۶۳ء میں مقامی طور پر پوسٹ گریجویٹ تربیت دینے کے انتظامات کئے گئے تھے۔ حاصل شدہ تجربے کے نتیجے میں وسیع سہولتوں کی گنجائش پیدا کی جارہی ہے اور کافی گریجوائٹ ڈاکٹروں کو مختلف مخصوص مضامین میں ڈپلوما حاصل کرنے کی غرض سے پوسٹ گریجویٹ تعلیم کے لئے داخل کیا جارہا ہے۔

سال ۱۹۶۲ــ۶۳ء کے دوران میں ۳۶ پوسٹ گریجویٹ طلبا نے کے ای میڈیکل کالج لاہور سے ڈپلوما کی مختلف سندیں حاصل کیں۔ ان میں سے ۲۷ مغربی پاکستان کے سرکاری ملازم تھے۔

اس وقت ۴۹ گریجویٹ کے۔ای میڈیکل کالج لاہور میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کی مختلف سندوں کے لئے زیر تربیت ہیں۔ ان میں سے ۲۴ مغربی پاکستان کے سرکاری ملازم ہیں۔

سال ۱۹۶۲- ۶۳ء کے دوران میں ۸ ڈاکٹروں نے صحت عامہ میں ڈپلوما حاصل کیا۔ ان میں سے سات (۷) مغربی پاکستان کے سرکاری ملازم تھے۔ فی الوقت لاہور کے ادارہ صحت و انسدادی ادویات میں ۲۵ ڈاکٹر اس ڈپلوما کے لیے تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے ۱۹ مغربی پاکستان کے سرکاری ملازمین ہیں۔

اس وقت، ڈاکٹر جن میں سے ۶ خواتین ہیں اور ایک مرد بہبودی زچہ وبچہ کے نصاب میں ڈپلوما کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے تین مغربی پاکستان کے سرکاری ملازم ہیں۔

فی الوقت مغربی پاکستان کے ۷ سرکاری ملازم "جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر" کراچی میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

آئندہ مالی سال کے دوران میں ۳۸ سرکاری میڈیکل افسر کے ای میڈیکل کالج لاہور، نشتر میڈیکل کالج ملتان، لیاقت میڈیکل کالج حیدر آباد کے مختلف پوسٹ گریجویٹ نصابوں کی تربیت حاصل کرنے کی غرض سے داخل کئے جائیں گے۔ لاہور کے ادارہ صحت و انسدادی ادویات میں صحت عامہ کے ڈپلوما کی تربیت حاصل کرنے کے لئے ۲۳ سرکاری افسران داخل کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں مغربی پاکستان گورنمنٹ کے دس افسران کو جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر کراچی میں غیر کلینیکل مضامین میں پوسٹ گریجویٹ کی تربیت کے لئے تعینات کرنے کی غرض سے مزید گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ۲۰۔ افسران اس مرکز اور دیگر میڈیکل کالجوں میں اس غرض سے مامور کئے جائیں گے کہ وہ جدید قائم شدہ پاکستان کالج آف فزیشنز و سرجنز کی فیلوشپ کے لیے پوسٹ گریجویٹ تربیت حاصل کریں۔

اس کے علاوہ ۱۵ سرکاری افسروں کو ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کے ابتدائی نصاب میں شریک ہونے کے لئے کے۔ای میڈیکل کالج بھیجا جائے گا۔ چنانچہ یہ عیاں ہوگا کہ آئندہ مالی سال میں صوبائی حکومت مختلف مضامین میں اختصاص کے لئے اندرون ملک ۱۰۶ افسروں کو پوسٹ گریجویٹ تربیت کیلئے مامور کریگی۔

لیڈی ہیلتھ وزیٹرز

لاہور کے لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی تربیت کے اسکول کو سال میں ۶۵ طلبا کے داخلے کے لئے توسیع دے دی گئی ہے۔ کراچی، کوئٹہ، حیدر آباد اور پشاور میں نئے سکول قائم کئے گئے ہیں۔ سال اوّل کی جماعت میں داخل شدہ طلباء کی تعداد اس سال ۱۳۳ ہے۔ ایک سال میں حیدر آباد اور کوئٹہ کے ہر سکول میں داخلہ کی تعداد ۱۵ سے ۳۰ کر دی جائے گی۔

ہسپتال اور ڈسپنسریاں

مندرجہ ذیل کیفیت نامہ ۱۹۵۵ اور ۱۹۶۳ء میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں بستروں کی تعداد اور ۱۹۵۵ء اور ۱۹۶۳ء میں مریضوں کی تعداد ظاہر کرتا ہے :۔

ہسپتال (۱۰ بستر یا اس سے زائد)

سال	ہسپتالوں کی تعداد	بستروں کی تعداد
۱۹۵۵ء	۳۳۳	۱۶,۹۶۹
۱۹۶۳ء	۳۶۲	۲۰,۱۰۱

ڈسپنسریاں (دس بستروں سے کم)

۱۹۵۵ء	۹۶۴	۲۲۲۸
۱۹۶۳ء	۱۳۳۷	۲۵۰۱

کُل میزان : ہسپتال اور ڈسپنسریاں

۱۹۵۵ء	۱۲۹۷	۱۹,۱۹۷
۱۹۶۳ء	۱۷۹۹	۲۲,۶۰۲

علاج شدہ مریضان

سال	اقامتی	بیرونی	کل
۱۹۵۵ء	۲۹۳۷۶۹	۸۳۷۱۵۱۵	۸۶۶۵۲۸۴
۱۹۵۶ء	۳۶۸۴۸۸	۱۵۰۶۷۹۱۲	۱۸۴۳۶۴۰۰
۱۹۶۲ء	۶۸۶۴۱۸	۲۰۵۴۲۲۲۶	۲۱۲۲۸۶۴۴

مختلف اضلاع اور تحصیلوں کے ہسپتالوں کی بستری تعداد مندرجہ ذیل ہے :-

ضلعی صدر مقامی ہسپتال

جہلم	۷۳	گجرات	۴۸
سیالکوٹ	۵۶	جھنگ	۱۰۶
گوجرانوالہ	۳۶	رحیم یار خاں	۶۵
بہاول نگر	۶۰	نواب شاہ	۷۵
سانگھڑ	۸۵		

تحصیل صدر مقامی ہسپتال

کہوٹہ ضلع راولپنڈی	۲۴	کھاریاں ضلع گجرات	۱۲
شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ	۳۶	عیسے خیل ضلع میانوالی	۳۰
بھاگ کوئٹہ قلات ریجن	۳۰	ڈگری تھرپارکر	۳۰
وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	۱۴	سجاول ٹھٹھہ	۵۰

حیدر آباد ، بہاول پور ، ملتان ، لاہور اور پشاور کے بڑے ہسپتالوں میں بہت اہم ترقی واقع ہوئی ہے ۔

جام شورو میں تعمیر شدہ نیا ہسپتال (لیاقت میڈیکل کالج) ستمبر ۱۹۶۳ء میں زیر قبضہ آیا۔ انضمام کے وقت سول ہسپتال حیدر آباد میں بستروں کی تعداد ۴۰۰ سے کم تھی۔ اب تعداد ۵۰۰ بستروں تک پہنچ گئی ہے۔ ۱۹۶۳-۶۴ء کے مالی سال کے دوران عمارتوں کے علاوہ جن کے لئے کالج کے ہمراہ ۹،۱۸ لاکھ روپے مہیا کئے گئے تھے۔ اور اس ہسپتال کے غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے ۲۲،۱۲،۶۶۰ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی تھی۔

کالج سکیم کے تحت ظاہر کردہ عمارات کے لئے ۱۳ لاکھ روپے کی رقم کے علاوہ سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے ۲۲،۱۴،۰۵۰ روپے کی رقم مہیا کرنے کی تجویز کی جاتی ہے۔ طبی امداد کے عملہ اور دیگر عملہ کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور مہیا کردہ تمام سہولتیں ایسی ہیں کہ جن کا کسی ملک میں درجہ اوّل کے تعلیمی ہسپتالوں کی سہولتوں کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ نئے ہسپتال کی تعمیر کا پہلا مرحلہ مالی سال کے دوران میں ۱۳ لاکھ کی رقم فراہم کی جا کر مزید سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

انضمام کے بعد سے اب تک بی۔ وی ہسپتال بہاولپور میں ۲۰۰ بستروں کا اضافہ کیا جا چکا ہے اور ایکس رے لیبارٹری کی تشخیص میں جدید طرز کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ اور قدیم طرز کی سہولتوں میں بڑی حد تک توسیع کی جا چکی ہے۔ سال ۶۳-۶۴ء کے دوران میں غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے ۱۵،۱۱،۱۰۰ روپے کی رقم مہیا کی گئی تھی۔ سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے لئے ۱۵،۶۵،۹۳۰ روپے کی رقم مہیا کرنے کی تجویز کی جاتی ہے۔

مالی سال ۱۹۶۳-۶۴ء میں نشتر ہسپتال ملتان کے لئے ۲۰،۸۰،۱۲۰ روپے کی گنجائش فراہم کی گئی تھی۔ سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں ترقیاتی و غیر ترقیاتی اخراجات دونوں کیلئے ۲۲،۲۶،۲۹۰ روپے کی رقم فراہم کرنے کی تجویز کی جاتی ہے۔

میو ہسپتال لاہور میں مریضوں کی کثرت کو کم کرنے کے لیے لاہور جنرل ہسپتال میں ۵۰۰ بستروں کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ اس ہسپتال میں ۶۰ نرس طالبات کی تربیت کا بھی انتظام ہے۔ مالی سال ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں ۱۱،۰۵،۶۹۰ روپے کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ سال ۱۹۶۴-۶۵ کے لئے ۱۲،۱۵،۹۱۰ روپے کی رقم فراہم کرنے کی تجویز کی جاتی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور

یہ ہسپتال لاہور میں متعین شدہ سرکاری ملازمین اور اُن کے خاندان کی بڑی تعداد کو طبی / جراحی ضروریات

مہیا کرتا ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران میں اس کی توسیع کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے ذریعہ ۷ لاکھ کی رقم فراہم کی گئی ہے۔

ضلعی صدر مقام کے ہسپتال

دوسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران پانچ نئے ضلعی صدر مقام کے ہسپتال تعمیر کرنے اور موجودہ چودہ (۱۴) سول ہسپتالوں کو ضلعی صدر مقام کے ہسپتالوں میں تبدیل کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ جہلم، گجرات سیالکوٹ اور سانگھڑ کے مقام پر ضلعی صدر مقام کے ہسپتالوں کی تعمیر کا کام ترقی کے مراحل طے کر رہا ہے۔ جھنگ کے مقام پر پانچویں ہسپتال کی تعمیر کے لئے اراضی حاصل کی جا چکی ہے۔ ڈیرہ غازی خان اور تربت کے مقام پر اونچے درجہ کے دو ضلعی صدر مقام ہسپتالوں کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے اور سال ۱۹۶۴ - ۶۵ء کے دوران میں دادو کے مقام پر تیسرے ہسپتال کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔ چھ مقامات پر تعمیر کا کام رو بہ ترقی ہے۔ اور آئندہ مالی سال کے دوران میں دیگر چھ مقامات پر تعمیر کا کام شروع کرنے کی تجویز ہے۔ بنوں کے مقام پر ضلعی صدر مقام کے نئے ہسپتال کی تعمیر کے لئے حصول اراضی کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران میں ضلعی صدر مقام کے ہسپتالوں اور شہری ہسپتالوں کے لئے ۱۲۱.۷۰ لاکھ روپے کی مجموعی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ سیالکوٹ اور تربت کے ضلعی صدر مقام کے ہسپتالوں کے لیے زائد عملہ کی منظوری دی جا چکی ہے۔

دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسروں کے دفتروں کے قیام کی ایسے مقامات پر جہاں کہ ایسے دفتر موجود نہیں ہیں منظوری کا پروگرام شامل ہے۔ نیز ایسے مقامات پر جہاں کہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسرز امراض کے معالجی اور انسدادی خدمات کا دوہرا کام انجام دیتے ہیں۔ وہاں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ / سول سرجن کے دفتروں کے قیام کی منظوری کا پروگرام شامل ہے۔ اس پروگرام کو رو بہ عمل لانے کے لئے مردان۔ خیرپور۔ میرپور خاص۔ ٹھٹھہ۔ لس بیلا اور ژوب لورالائی کے مقام پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسرز اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے لیے سال ۱۹۶۳ - ۶۴ء تک ۱۲ دفاتر قائم کرنے کی منظوری دی جا چکی ہے۔ سال ۱۹۶۴ - ۶۵ء کے لئے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسرز کے دو دفاتر قائم کرنے کی منظوری دی جا چکی ہے۔ یہ دفاتر کراچی اور ہزارہ کے مقام پر قائم ہوں گے۔

تحصیل صدر مقام کے ہسپتال

دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوران ۵ نئے تحصیل صدر مقام کے ہسپتالوں کی تعمیر اور ۱۰

موجودہ سول ہسپتالوں کے معیار کو بڑھا کر تحصیل صدر مقام کے ہسپتالوں میں تبدیل کرنے کی تجویز کی گئی تھی۔ شکر گڑھ کے مقام پر ایک تحصیل صدر مقام کے ہسپتال کی تعمیر کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ کہوٹہ۔ عیسیٰ خیل۔ ڈگری۔ اور بھاگ کے مقام پر ۴ تحصیل صدر مقام کے ہسپتالوں کی تعمیر کا کام آخری مرحلہ پر ہے اور سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں اس کے مکمل ہونے کی توقع ہے۔ اس دوران میں تحصیل صدر مقام بھاگ کے ہسپتال کے لئے زائد عملہ کی منظوری دی جا چکی ہے۔ صوابی۔ وزیرآباد۔ احمدپور شرقیہ۔ حاصل پور۔ میچن آباد اور فورٹ عباس کے مقام پر ۶ تحصیل صدر مقام کے ہسپتالوں کے معیار کو بلند کرنے کے لئے تعمیر کا کام مالی سال رواں کے دوران میں شروع کر دیا گیا ہے۔ ہری پور۔ چارسدہ۔ ہنگو۔ لاکھی اور ٹانک کے مقام پر پانچ تحصیل صدر مقام کے ہسپتالوں کو دیگر سہولتوں کے علاوہ ایکس رے روم اور ایکس رے پلانٹ کی ضروری سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور تحصیل صدر مقام وزیرآباد کے ہسپتال کے لیے زائد عملہ کی منظوری بھی دی جا چکی ہے۔ اس سکیم کی ترقی کو جاری رکھنے کے لئے سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں تحصیل صدر مقام کے ہسپتالوں اور شہری ہسپتالوں کے علاوہ دیگر ہسپتالوں کے لیے ۳۷٫۷۸ لاکھ روپے کی رقمی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔

دانتوں کے شفا خانے

ایسے مقامات پر جہاں دانتوں کے علاج کی سہولتیں موجود نہیں ہیں وہاں مالی سال رواں کے دوران میں کوہاٹ۔ سیالکوٹ۔ جھنگ۔ خیرپور۔ ٹھٹھہ اور تربت کے مقام پر دانتوں کے شفا خانے قائم کئے جا چکے ہیں۔ اور سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں بنوں۔ گوجرانوالہ۔ لیڈی ایچی سن ہسپتال لاہور۔ لڑکانہ۔ دادو اور لورالائی کے مقام پر مزید ۶ شفا خانے قائم کرنیکی تجویز کی گئی ہے۔

دیہی مراکز صحت

یہ پروگرام دیہی علاقوں میں علاج اور انسدادی خدمات صحت کو ترقی دینے کے لئے صوبے میں اب تک روبہ عمل لائے گئے تمام پروگراموں میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اے۔ آئی ڈی کی امداد سے سال ۱۹۶۰-۱۹۶۱ء میں نمائشی اور فیلڈ کے کام کے تربیتی دیہی مراکز صحت کا قیام عمل میں آیا۔ نتیجے کے طور پر مزید ۱۷ مراکز کی منظوری دی گئی۔ ان میں سے ۲۴ پہلے ہی زیر کار ہیں۔ ان تمام ۱۷ دیہی مراکز صحت کو چلانے کے لئے ۱۹۶۴-۶۵ کا غیر ترقیاتی میزانیہ رقم مہیا کرتا ہے۔ سال

۱۹۶۴ - ۶۵ء کے دوران میں تمام مراکز پر بعض تعمیری کام مکمل ہو جائے گا - ان دیہی مراکزِ صحت کی مسلسل تعمیر کے کام کے لئے ۱۹۶۴ - ۶۵ ۱۹ء کے لئے مجوزہ گنجائش ۵۱٫۴۵ لاکھ روپے ہے۔

ہر دیہی مرکزِ صحت کے زیر خدمت اوسطاً ۵۰۰۰ نفوس پر مشتمل آبادی ہوگی - اور ایک ابتدائی مرکز پر مشتمل ہوگا - جس میں ایک ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر - ایک ناظر برائے دیہی صحت اور ایک مددگار تجربہ گاہ - ایک دایہ وغیرہ وغیرہ کا امدادی عملہ ہوگا - اور تین ذیلی مراکز ہر ایک میں ایک ناظر دیہی صحت اور ایک دایہ ہوگی - ان ذیلی مرکزوں میں پرائمری مرکز کا ڈاکٹر بلاناغہ ہفتہ میں دو بار دورہ کرتا ہے - دیہی مراکزِ صحت پر سالانہ خرچ ۷۵٫۰۰۰ روپے ہے - یونیسف (یو-این-آئی-سی-ای-ایف) کی جانب سے مہیا کردہ ضروری گاڑیوں کی مدد سے علاجی اور انسدادی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے عملے کو علاقے کا دورہ کرایا جاتا ہے۔

دیہی مراکزِ صحت کو بطور احسن کام کرنے کے لئے کڑی نگرانی نہایت ہی ضروری ہے - اس پروگرام پر جزوی طور پر عمل درآمد کرنے کے لئے ۲۸ - اضلاع میں کل وقتی ضلعی افسران صحت کی پہلی منظوری دی جا چکی ہے - ضلعی افسرانِ صحت کا نظم ونسق اور نگرانی کے امور میں ہاتھ بٹانے کے لئے ،، مددگار ضلعی افسرانِ صحت کی آسامیوں کی اب تک منظوری دی جا چکی ہے - اور یو-این-آئی-سی-ای-ایف کی اعانت سے ان افسران کو دورہ کرنے کے لئے گاڑیاں مہیا کی جاتی ہیں - ہر مددگار ضلعی افسر صحت ایک یا ایک سے زیادہ تحصیل کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہوتا ہے - حلقہ کا تعین طبی اداروں کی تعداد اور زیر علاج آنے والی آبادی کی تعداد پر منحصر ہوتا ہے -

اقدام برائے صحتِ عامہ

صحت کو بہتر کرنے اور بیماری کا انسداد کرنے کے لئے صوبے میں بیماریوں پر قابو پانے / انسداد کرنے کے مختلف پروگراموں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔

تپ دق کی روک تھام اور علاج

(۱) بی-سی-جی کی ٹیکہ کاری لوگوں کو تپ دق سے بچانے کے لئے ارزاں ترین اور سہل ترین طریقہ علاج ہے - ۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ء کے دوران میں صوبے میں بی-سی-جی کے ٹیکے لگانے کی ۷ جماعتیں سرگرم عمل تھیں - مالی سال رواں کے دوران میں ۹ مزید جماعتوں کا قیام عمل میں آیا - سال ۱۹۶۳ء کے اختتام

تک ان جماعتوں نے کل ۳ ۴۳،۶۲،۱۳ لوگوں کا معائنہ کیا اور کل ۵۲۴ ، ۱۳ ، ۵۱ اشخاص کو بی سی جی کے ٹیکے لگائے۔

(۲) ٹی۔ بی سینی ٹوریا ٹی۔ بی کے داخلی مریضوں کے لئے پانچ سینی ٹوریا ہیں جن میں کل ۱۱۳۰ بستروں کی گنجائش ہے اور کراچی کے سینی ٹوریم میں جلد ہی ۱۵۰ بستروں کا اضافہ کر دیا جائے گا جن کے لئے عمارات زیر تعمیر ہیں۔

(۳) ٹی بی کلینکس کے لئے رقمی گنجائش۔ تپ دق پر قابو پانے کی کسی بھی سکیم کے لئے تپ دق کے مریضوں کی تشخیص اور سفری علاج بہت ہی ضروری اور اہم ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے دوسرے منصوبے میں مغربی پاکستان میں ۲۰ کلینکس کے قیام کے لئے رقمی گنجائش شامل کر لی گئی ہے۔ اب تک ۱۶ ٹی بی کلینک قائم کئے جا چکے ہیں اور ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء میں ۴ مزید قائم کئے جائیں گے۔
فی الوقت مغربی پاکستان میں مجموعی طور پر ایسے ۳۴ سرکاری کلینک فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

انسداد ملیریا

۱۴ سال کے عرصہ میں مغربی پاکستان سے ملیریا کو نیست و نابود کرنے کا جامع پروگرام ۱۹۶۰-۶۱ء میں تقریباً ۳۲،۵ کروڑ روپے کی مجموعی لاگت سے شروع کیا گیا تھا۔ فی الوقت یہ پروگرام گیارہ اضلاع یعنی شیخوپورہ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لاہور، لائل پور، جھنگ، منٹگمری، بہاول پور، گجرات، سرگودھا اور حیدرآباد میں جاری ہے۔ سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں ان پروگراموں میں توسیع کر کے کیمبل پور، رحیم یار خان، بہاول پور، خیرپور، نواب شاہ، ملتان، راولپنڈی، مظفر گڑھ، میانوالی اور ساہیوال کے دس اضلاع کو بھی شامل کر لیا جائے گا۔ اس پروگرام کے نتیجہ کے طور پر ملیریا کی بیماریوں میں نمایاں حد تک کمی واقع ہو گئی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ ۱۹۷۴-۷۵ء میں جب یہ پروگرام ختم ہوگا صوبے میں اس بیماری کا مکمل طور پر قلع قمع ہو جائے گا۔ اس بیماری کا مکمل انسداد دیہی علاقے کے لوگوں کی معیشت کی خوشحالی کا ضامن ہوگا۔ دیہی علاقوں کی عام اور خطرناک بیماری کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دوسرے منصوبے میں اس سکیم کے لئے ۵،۳ کروڑ کی رقمی گنجائش شامل کی گئی ہے۔
مالی سال رواں کے دوران میں اس سکیم کے لئے میزانیے میں ۷۰ لاکھ روپے کی رقم شامل ہے۔
اور ۱۹۶۴-۶۵ء کے دوران میں اس سکیم کے لیے ۳۲۳،۰۰ لاکھ روپے کی مجوزہ رقمی گنجائش رکھی گئی ہے جس میں ۱۳۰ لاکھ روپے کی مالیت کا غیر ملکی زرمبادلہ بھی شامل ہے۔

طبی ذخیرہ جات

اس امر کی یقین دھانی کے لئے کہ طبی اداروں کو ضروری ذخیرے اور ادویات مہیا کی گئی ہیں اور درآمدی مدات کے لحاظ سے سپلائی کی صورت حال کو مزید بہتر بنانے کے لئے لاہور اور کراچی کے طبی ذخیرہ جات کے لئے ۱۱۸ لاکھ روپے کی رقم مہیا کی جا رہی ہے۔ ان میں سے تقریباً ۱۰۶۷۸ لاکھ روپے کی رقم لاہور کے طبی ذخیرے کے گودام کے لئے تجویز کی گئی ہے اور بقایا رقم کراچی کے دو طبی ذخیروں کے گوداموں کے لئے مختص کی گئی ہے۔

DISTRIBUTION OF DEVELOPMENT EXPENDITURE AMONG THE SPHERES OF ACTIVITIES RELATING TO HEALTH SECTOR

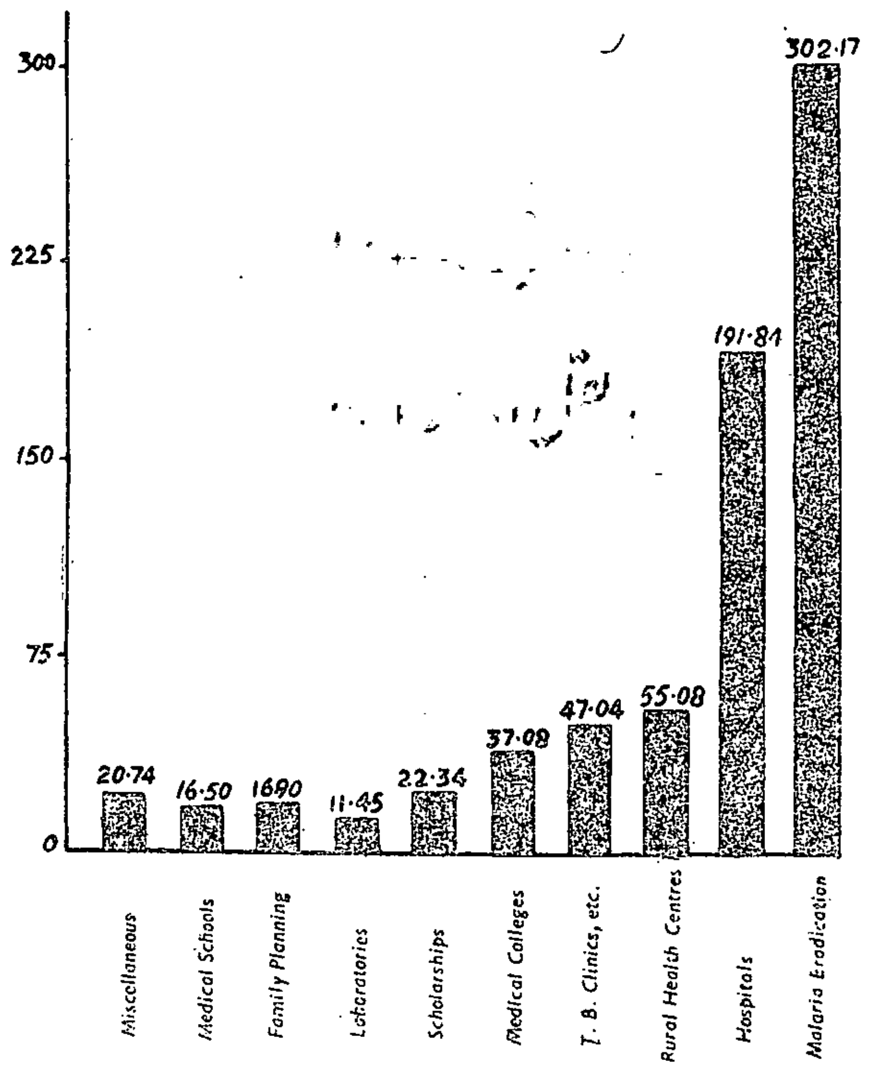

باب — ۱۲

حمل ونقل اور مواصلات

باب ۱۲

حمل و نقل اور مواصلات

مغربی پاکستان ریلوے ۔ ریلوں کو ۱۹۶۲ء کے دوران میں صوبائی تحویل میں لیا گیا تھا ۔ سال ۶۵-۱۹۶۴ء کے دوران میں ریلوں کے ترقیاتی پروگرام کے لیے ۲۵ کروڑ روپیہ کی رقم مہیا کی گئی ہے اس پروگرام کے تحت بڑی بڑی مدات حسب ذیل ہیں ۔

	(اعداد لاکھوں میں)
کراچی سرکلر ریلوے	۶۶۰.۰۰
متحرک سامانِ ریلوے	۱،۳۱۳.۸۷
ٹریک کی بحالی	۱،۴۱۴.۰۰
اصلاح کردہ سگنلنگ اور لائن کی گنجائش	۱،۲۳۰.۸۹
کارہائے انجینئری اور عمارات	۲،۹۵.۷۰

ریلوے ٹریفک کی بہنات دراصل اس افزائش کی شرح سے بہت زیادہ ہے جس پر مغربی پاکستان ریلوے کے تعین رقوم کی اصل پلان کا انحصار ہے ۔ ۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ء کے دوران مسافروں کی تعداد ۱۲،۱۳،۴۳،۷۲۰ تھی جبکہ ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ء کے دوران ماہ جولائی ۱۹۶۳ء سے فروری ۱۹۶۴ء تک مسافروں کی تعداد ۱۲،۳۱،۰۱،۵۲۰ شمار کی گئی ۔

مندرجہ ذیل جدول اعداد و شمار مہیا شدہ متحرک سامان ریلوے کی تعداد کو ظاہر کرتا ہے ۔

تعداد مہیا شدہ متحرک سامانِ ریلوے	۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ء	۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ء
لوکوس	۷۴	۸
کیرج	۲۲	۷۸
ویگنیں	(الف) ۱،۵۲۳ چار پہیوں والے شکستہ	(الف) ۶۶۲ چار پہیوں والے شکستہ

(ب) جزو سامان (ب) بقایا سامان برائے مشینی

پیداوار ۲۱۰۷

(ج) جزو سامان برائے ۲۱۰۷ ویگن

ٹریک کی تجدید: کراچی لالہ موسیٰ سیکشن پر ٹریک کو نہ صرف بحال کیا جا رہا ہے بلکہ ۹۰ پونڈ کی ریلوں کی بجائے ۱۰۰ پونڈ کی ریلیں استعمال کر کے مضبوط بھی کیا جا رہا ہے۔ ٹریک کے لیے سامان کی بہم رسانی کی صورت حال بدستور تسلی بخش ہے۔ سال ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء میں ۱۷۸ میل تک جدید ریلوے لائنیں بچھائی گئیں اور ۲۲۳ میل تک سلیپر تبدیل کیے گئے۔

جدید تعمیر ۱۹۶۲-۱۹۶۳-۱۹۶۴ء: کراچی سرکلر ریلوے کا پروجیکٹ دو مرحلوں پر مشتمل ہے۔ یعنی مرحلہ نمبر ۱ ڈرگ روڈ۔ کھارادر ریلوے ۱۷۰۲۸ میل کا فاصلہ مرحلہ نمبر ۲۔ کھارادر۔ کراچی سٹی ریلوے ۱۰۶۲ میل کا فاصلہ۔ مرحلہ نمبر ۱ کا بیشتر حصہ مکمل ہو چکا ہے لائن مال گاڑیوں کے لیے ۲۷ جنوری ۱۹۶۳ء کو کھول دی گئی تھی۔ بقیہ کام جو زیادہ تر سڑکوں اور پیدل پلوں کی تعمیر پر مشتمل ہے۔ اچھی رفتار سے جاری ہے۔ مرحلہ نمبر ۱ ۱۹۶۴ء کے دوسرے نصف حصے میں پوری طرح مکمل ہو جائے گا اور پھر یہ مسافر گاڑیوں کے لیے کھول دیا جائے گا۔

لاہور اور خانیوال کے درمیان خود کار برقی سگنلنگ آخری مرحلوں سے گزر رہی ہے اور لاہور اور پنڈی کے درمیان خود کار سگنلنگ کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔

مواصلات

تخصیص رقوم برائے شارعات۔ سڑکوں کی تعمیر اور اصلاح اور پلوں کے لیے آئندہ مالی سال کے دوران میں ۱۱۰۹۰ کروڑ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ اس کے برعکس موجودہ مالی سال کے دوران میں ۷۰۹۱ کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی گئی تھی۔ اس سے ۹۰۳۰ء۴ فیصد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ سال ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء کے لیے ۱۱۰۹۰ کروڑ روپے کی تخصیص کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ برائے کارہائے جاریہ	۵۷۱۰۵۵
۲۔ برائے تعمیرات نو (بشمول ۸۸۰۲۰ لاکھ برائے جائزہ عمل پذیری)	۲۱۷۰۳۳

۳ ۔ برائے کارہائے کراچی ڈویژن	۳۹٫۸۹
۴ ۔ برائے کارہائے علاقہ سار رینج	۲۲٫۷۹
۵ ۔ برائے ٹھٹہ سجاول پل	۸۵٫۰۰
۶ ۔ برائے کارہائے گدو بیراج	۲۵٫۰۰
۷ ۔ برائے شارعی تحقیقی تجربہ گاہ	۵۰٫۰۰
۸ ۔ کراچی ۔ حیدرآباد سپر ہائی وے	۳۲٫۰۰
۹ ۔ سیہوان میں دریائے سندھ پر کشتیوں کا پل اور خدمت گھاٹ	۱۰٫۰۰
۱۰ ۔ سرحدی رینجوں میں شارعات	۳۹٫۵۱
۱۱ ۔ شارعات غلام محمد بیراج	۹۳٫۸۱
۱۲ ۔ سیلاب سے نقصان رسیدہ تعمیرات کی بحالی	۲۵٫۰۰
۱۳ ۔ اوزار و نصبیات	۲۳٫۲۰
میزان	۱۱۹۰٫۰۸
یا	۱۱٫۹۰ کروڑ

شارعی ترقیاتی پروگرام: آنے والے سال کے شارعاتی ترقی کے پروگرام میں تقریباً ۴۰ میل لمبی تارکولی سڑکیں اور تقریباً ۵۰ میل لمبی غیر پختہ سڑکیں شامل ہیں۔

انضمام کے بعد سے حکومت نے بہاول پور ڈویژن میں مواصلات کی ترقی کی جانب بہت توجہ دی ہے۔ سال ۱۹۶۴ء کے اختتام تک سڑکوں کی پختہ تعمیر میں ۸۹۹ میل کے فاصلے کے مقابلے میں جو بوقت انضمام تھا ۴۴۳ میل کے اضافے کی توقع ہے۔ سال ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء کے دوران میں اس ڈویژن میں سڑکوں کی تعمیر/تکمیل کے لیے کل ۱۸۹ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

شارعات گدو بیراج: نئے گدو بیراج کے علاقے میں معقول ذرائع مواصلات مہیا کرنے کے لیے میزانیہ میں ۲۵٫۰۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

شارعات سار رینج: اس علاقے میں واقع کانوں سے کوئلے کے حمل ونقل کے لیے ذرائع مواصلات مہیا کرنے کی غرض سے میزانیہ میں سار رینج علاقے کی سڑکوں

کی تکمیل کے لیے ۹ء۲۲ لاکھ روپے کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے۔

سرحدی علاقے : سرحدی علاقوں میں مواصلات کی ترقی پر معقول توجہ دی جا رہی ہے۔ اور قبائلی علاقوں میں سڑکوں کے لیے ۳۹ء۵۱ لاکھ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔

جدید اہم منصوبے : بعض جدید اہم منصوبے جو آئندہ مالی سال کے دوران میں شروع کیے جائینگے حسب ذیل ہیں :-

(۱) کراچی ۔ حیدرآباد سپر ہائی وے۔

(۲) جیکب آباد اور سبی کے درمیان روہڑی کوئٹہ چمن روڈ کی مرمت۔

(۳) ناروال ۔ شکر گڑھ روڈ پر بسنتر نالا اور بڈی نالا کے اوپر پل۔

(۴) کراچی ماڑی پور روڈ پر دو ضرر رسیدہ پلوں کی تعمیر۔

(۵) منٹگمری ۔ عارف والا ۔ قبولا پتن ۔ بہاول نگر روڈ کی اصلاح ۔

باقی ماندہ رقم کراچی کے علاقے میں تعمیرات ۔ نئی سڑکوں اور پلوں کے ممکن العمل ہونے سے متعلق سروے، سیہوان میں دریائے سندھ پر کشتیوں کا پل اور کشتی گھاٹ اور سیلاب سے ضرر رسیدہ تعمیرات کی بحالی وغیرہ کے لیے مخصوص کی گئی ہے۔

صوبے میں سڑکوں کی کل لمبائی جو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تک پائی گئی اور جس کی ۳۰ جون ۱۹۶۵ء کی بابت پیش بینی کی گئی ہے ۔ ذیل میں پیش ہے۔

	پختہ سڑکوں کا طول	غیر پختہ سڑکوں کا طول	میزان
۱۵ اگست ۱۹۴۷ء	۵,۰۵۰	۸,۷۳۱	۱۳,۷۸۱
۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء	۷,۹۸۰	۱۱,۱۲۲	۱۹,۱۰۲
یکم اپریل ۱۹۵۹ء	۸,۶۹۰	۱۰,۲۴۳	۱۸,۹۳۳
یکم جولائی ۱۹۶۰ء	۸,۷۷۲	۱۰,۴۰۴	۱۹,۱۷۶
یکم جولائی ۱۹۶۱ء	۸,۸۴۳	۱۱,۶۱۴	۲۰,۴۵۷
یکم جولائی ۱۹۶۲ء	۸,۸۶۵	۱۱,۶۵۴	۲۰,۵۱۹
یکم جولائی ۱۹۶۳ء	۹,۰۱۵	۱۲,۴۱۴	۲۱,۴۲۹
یکم جولائی ۱۹۶۴ء	۱۰,۹۷۰	۱۲,۹۵۲	۲۳,۹۲۲
(متوقع)			

۳۰ جون ۱۹۶۵ء (متوقع)	۱۱٫۲۱۰	۱۳٫۰۰۲	۲۴٫۲۱۲

ان میں وزیرستان، ڈیرہ اسمٰعیل خان، کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں کے مخصوص علاقوں کی سڑکیں شامل ہیں۔

سڑکوں کی تعمیر کے لیے مختص کردہ رقوم کے علاوہ حکومت صوبے کی موجودہ سڑکوں اور پلوں کی نگہداشت پر جس میں علاقہ سرحد کے سابق جنوبی مخصوص علاقوں کی غیر مکیدمی سڑکیں شامل ہیں۔ ۶۲ء۴ کروڑ روپے کی رقم صرف کرے گی۔

COMMUNICATIONS

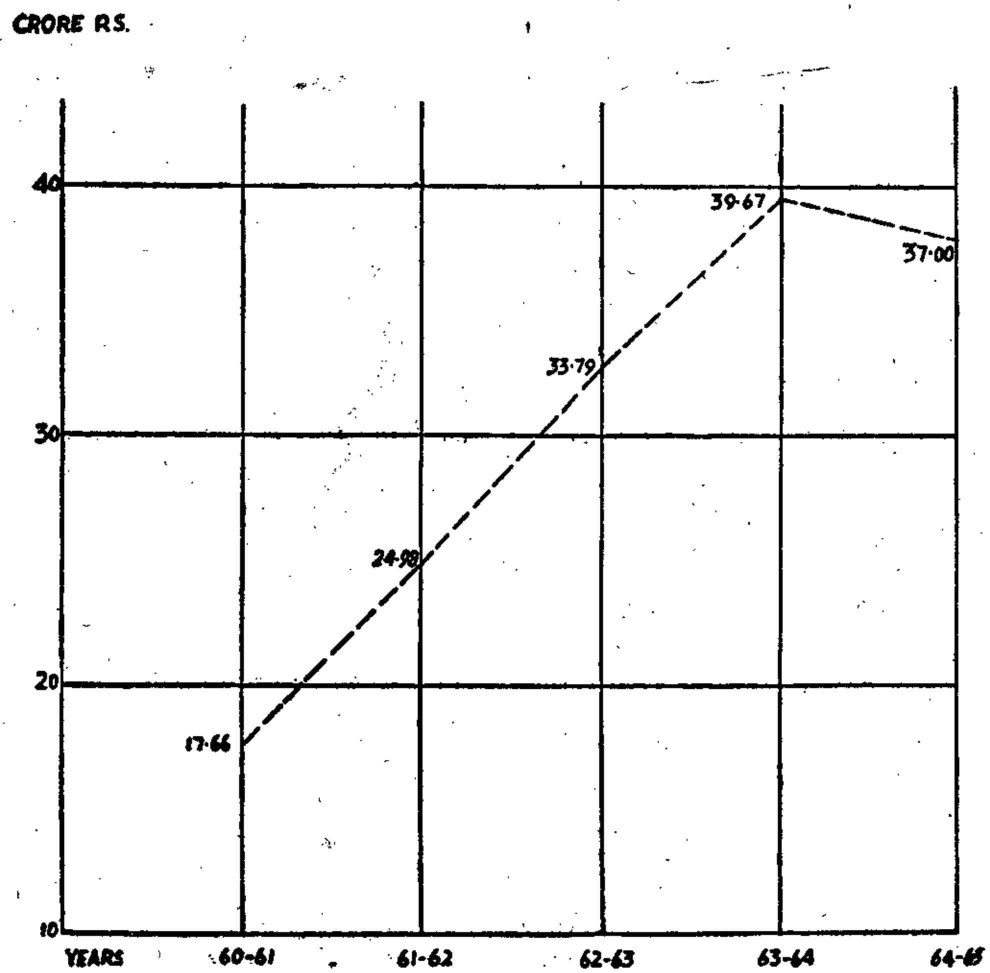

باب — ۱۳

معاشرتی بہبود، افرادی طاقت اور روزگار۔

باب ۱۳

معاشرتی بہبود۔ افرادی طاقت اور روزگار

۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء میں اس شعبہ کے لئے ۲ء۳۵ ، ۷ لاکھ روپے کی رقمی گنجائش رکھی گئی ہے۔

نظامت معاشرتی بہبود موجودہ مالی سال میں قائم کی گئی تھی۔ طبی معاشرتی بہبود، نابیناؤں اور معذوروں کی بہبود اور آبادکاری اور تادیب گھروں کی سکیمیں علی الترتیب محکمہ صحت، تعلیم اور ہوم کو منتقل کردی گئی تھیں۔

ذیل میں ان سکیموں کی تعداد کا خلاصہ دیا جاتا ہے جو معاشرتی بہبود کے دائرہ میں محکمہ کی طرف سے جاری ہیں۔

سکیم کا نام	یکم جولائی ۱۹۶۲ء	یکم جولائی ۱۹۶۳ء	یکم جولائی ۱۹۶۴ء سے ۳۰ جون ۶۵ء تک
۱۔ شہری آبادی کی ترقی کی پراجیکٹ	۴۳	۴۳	۴۳
۲۔ راولپنڈی اور کراچی میں نادار اور بیکس عورتوں کے لئے امان گھر	۲	۲	۲
۳۔ کراچی میں معاشرتی و معاشی مرکز	۱	۱	۱
۴۔ ادارہ تربیت بہبود اطفال۔ لاہور	-	۱	۱

مالی سال رواں کے دوران میں سکیمیں جو مرکز نے منتقل کیں اور جو گذشتہ تین سال سے زیر کار ہیں۔ ان میں وہ بھی شامل ہیں جو مرکزی حکومت نے منتقل کی تھیں۔ سال کے دوران میں ادارہ اقوام متحدہ کی امداد سے ایک ادارہ تربیت بہبود اطفال قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد بہبود اطفال کے کارکنوں کو جدید طریقوں اور اسالیب میں تربیت دینا ہے۔ مالی سال رواں میں مغربی پاکستان کی کونسل معاشرتی بہبود کو ۷ لاکھ روپے کی رقمی امداد دی گئی ہے۔ اس کونسل نے رضاکار معاشرتی بہبود کے اداروں کو امدادی رقوم دیں۔

۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ء میں اس کونسل کو ۷ لاکھ روپے کی رقمی امداد فراہم کی گئی ہے۔ چند اہم تجاویز جن کے لئے رقم فراہم کی گئی ہے یہ ہیں۔

	لاکھ روپے میں
۱۔ اندرون شیرانوالہ دروازہ ادارہ نابینان میں اضافہ	۲٫۳۴
راولپنڈی اور کراچی طبی معاشرتی بہبود کے کام	۱٫۳۲
کراچی اور راولپنڈی میں شہری آبادی کے ترقیاتی منصوبے	۲٫۶۴

آئندہ سال کے بجٹ میں افرادی طاقت اور روزگار کے لئے ۴۹٫۵۴ لاکھ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ اس رقم میں سے ۱۹٫۲۰ لاکھ روپے حیدرآباد میں فنی تربیتی ادارہ کے قیام کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ ۲۲٫۵۰ لاکھ روپے کی رقم پاک جرمن تربیتی مرکز مغلپورہ کے لئے معین ہے۔

اس شعبہ کی غیر ترقیاتی سکیموں کے لئے مندرجہ ذیل رقوم مہیا کی گئی ہیں:۔

	روپے
۱۔ مغربی پاکستان میں صنعتی کارکنوں کے فائدے کے لئے بیمہ معاشرتی سکیم (قرضے)	۲٫۰۰٫۰۰۰
۲۔ فنی تربیتی ادارہ حیدرآباد	۵۱٫۴۰۰
۳۔ فنی تربیتی مرکز مغلپورہ لاہور	۱٫۸۳٫۰۰۰

SOCIAL WELFARE